

تجیلوں ہیں حواسِ گم ہیں تجیرِ عیش و الم نہیں کہے  
ستم کا شکوہ تو کیا کر سیگے مجالِ شکر کرم نہیں کہے

دیوبند

# بخاری

Islamie News Paper  
CLOTH BAZAR, RAICHUR

The  
**RAZIAZ**

Editor: Amrit Islami

DISTLVN

PACIFIC OCEAN

deoband  
U.P.

ایٹیٹر

مہمنان (فاضل دین)

Annual RS.  
per copy 5/-

فی پڑجہ  
آٹھ آنے

سالان  
چھ روپے



لُعْسِيرِیٰ

دَعْوَاتُ  
عَبْدِ رَبِّہِ

رَبِّ الْقَرَا

# آپ شایدیں جانتے

ادارہ ہادی دیوبند نے تبلیغ دین اور اشاعت قرآن پاک کا کام استطاعت حضرات کیلئے کیا طلاقیہ جاری کر رکھا، ادارہ ہادی بیان القرآن جیسی عظیم تفسیر جداب پاروں کی شکل میں کام ایک پارہ پیش کر کے عالم مسلمانوں خارج ہیں حاصل کر جائیو جو ان بھی مکمل بیٹیاں ایک دوپاروں کی شکل میں پیش جائیں ہیں حضرت حکیم الامت کی یادگار میں مرکز اشرف العلوم کا قیام ادارہ کی وسائل خدمات کا پکوڑ ہے یہ فی پارہ ایک پیہ چار آنے۔ بدیہی نے مجموعہ مowaاعظ ایک پیہ چار آنے۔ بقدر لائت علاوہ مصروفہ اک غیرہ یہ رعایت صرف میران کے لئے مخصوص ہے، عام لوگوں کے لئے ہر پانے اور مجموعہ مowaاعظ کی قیمت دو روپے ہے فیں تمہری نامہ، نوشتریا اور نسالانہ۔ بلکہ اس سلسلہ کی ائمہ شریف کے لئے صرف آٹھ آنے تفسیر حقائق شیخ القسطنطینی عبدالحق وہلوی۔ دھخلت عبد اللہ حضرت حکیم الامت ادارہ کی دوسری اوپری پیش کشی جمیع مowaاعظ حکیم الامت (تلہ دعوات بعدیت کے پانچ مowaاعظ کا مجموعہ) اور تفہیقیاتی اپنی بیشال خوبیوں و جسم قبول عام ہے طرزیان عام فہم زبان سادہ مصائب وقت کے مناسب آپ ہی اتنی سلسلے میں اپنی خدمات پیش کریں، اور ان تینوں سلسلوں کو مسلمانوں کے لئے بھی پہنچانے میں ادارہ کی مدد ہے، مدارس میں تمام مسابعہ میں قرآنی درس کا انتظام فرمائیں، قائم عمری مہنگائیں پوسٹ چس انگریز، خود ہم بری قبول فرمائیں، دوستوں کو مشورہ دیں۔ ممکن ہے کہ آپ حضرات کی اس مجموعی کوشش اور مخلصانہ ویقی جذبہ عمل سے یہ بیڑے اعزز ہو کر کیا عجب ہے پھر ابھر آئے کہم نے انقلاب پرخ گزار یوں بھی ریکھے ہیں

مفصل معلومات اس جنمتم مرکز اشرف العلوم ادارہ ہادی دیوبند یوپی  
پتھے سے حاصل یکجیئے

ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے

دیوبند سالانہ قیمت چھپو پے۔ فی پرچھ آٹھ کنے  
غیر مالک سے سالانہ قیمت ہاشٹنگ

بشكل پرستیں آرڈر



فہرست مضمایں طہنہا تعلیٰ بابت ماہ جولائی ۱۹۵۹ء

|   |                             |
|---|-----------------------------|
| ۱ | آغاز سخن                    |
| ۲ | تفہیم الحدیث                |
| ۳ | گاندھی جی کے دیں ہیں        |
| ۴ | محفلی کی ڈاک                |
| ۵ | مسجد سے میجانے تک           |
| ۶ | دین میں صلح و ضرورت کا لحاظ |
| ۷ | جلاءہ برادری کا مستدر       |
| ۸ | کھڑے کھوٹے                  |
| ۹ | بائب الصحت                  |

الگاس دائرے میں شرخ نشان ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس پرچھ پر آپ کی خبر یاد ری ختم ہے۔ یا تو منی آرڈر سے سالانہ قیمت بھیں یا تو پی کی اجازت دیں اگر آئندہ خریداری جاری نہ رکھنی ہو تو بھی اطلاع دیں۔ خاموشی کی صورت میں اگلا پرچھ دی پی سے بھیجا جائیگا جسے حصول کرنے آپ کا اخلاقی و فرض ہو گا کاروباری پی چھ بیپے باٹھنے پیسے کا ہو گا منی آرڈر بھکر آپ وی پی خرچ سے نفع جاتیں گے۔ پاکستانی حفظہ اور ہدایات، ہائے پاکستانی پی پرچندہ بھج کر رسید منی آرڈر میں بھجدیں رسالہ جاری ہو جائے گا۔

پاکستان کا پتہ۔ جناب شیخ میلم اللہ صحتا

ترسلیں نہ اور خط و کتابت



دفتر تبلیغی دیوبند ضلع سہارنپور (بیرونی) فیضن دیوبند ۵/۲۰ نامم آباد کراچی (پاکستان)

عامہ عثمانی پرنٹر پلائیٹس نے "کوہ فور" نام دلی سے چھوڑ کر اپنے دفتر تبلیغی دیوبند شائع کیا

آعَنْ مُلْكَ سِرْخَنْ

حق نعماتِہ و لام تسلیم و موت  
الا و انت مسلمون -  
وَلَا يَقْعُدُ اللَّهُ أَنْ يَسْأَلُكُمْ  
مِّا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ حَمَلَ إِنَّ اللَّهَ  
حَمَلَ عَلَيْكُمْ سَارِقِيْتَ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آتُوكُمُ الْقُوَّةَ  
وَلَا تُؤْمِنُوا بِرُّؤْسَكُمُ الظَّاهِرَةُ  
لَكُمُ الْأَعْمَالُ كُمُّ دُفَّعَتْ لَكُمْ  
ذُوبَكُمْ ذُوقَ مِنْ يَطْعَمُ الْمُلْكَ وَ  
سَرْوَلَهُ فَقَدْ فَانَّ فَوْزَرَ  
عَظِيمٌ -

جس نے اطاعت کی اللہ اور مسکے رسول کی بلاشبہ پائی۔ ٹری ہزار دینے تو رسول اللہ کے فرمودا تیر غور کیجئے پھر ان آیات پر نظر فرازیہ جھیں جھوڑنے داخل خطبہ فراز دیا ہے۔ پھر اپنے خبر سے پوچھیجئے کہ اڑکی والوں سے رقمون اور قسمی سامانوں کے ناٹا امطالبہ کا ظلم صرف ہے اور فتنہ جلی اران فتوح کی روشنی میں کیا مقام رکھتا ہے۔ کماں یہ وہ مدد اوت ہے خون پڑھنے کا حرم، اللہ سے طلب کی جاری ہے

کیا اسی جو رو طغیان پر اللہ کی احانت درکار ہے۔ اندازہ فرمائیے کہ حضور نے قرآن کی تین مختلف سورتوں (آل عمران، نہاد، اولاً حزاب) میں سے چون کروہ آیات خطبہ نکالیں میں رہیں جو مراحتِ تائبہ کے ساتھ خدا سے ڈالنے، ظلم سے بچنے اور اللہ رسول کے احکامات کی روحی کرنے کی ہے ایت کردہ ہیں۔ ساتھ ہی رشتہ داروں سے حسنِ ملوك پر بھی تنبیہ کی مفسرین نے "قابل داروں سے خبردار" ہنسنے کا جو مفہوم بیان کیا ہے وہ اس کے سوا چھپنیں کر اہل قرابت کے حقوق ادا کرنے رہوانہ اس سے بچے، ان پر کسی طرح کی زیادتی کی

**جوڑے کی لعنت (ببلسلہ گذشتہ)** کوئی رسم و رواج اگر بعد کے یوں سے دل سے گھٹلیا ہو تو ظاہر ہے کہ قرآن و حدیث میں خاص طور پر اس کے بارے میں کوئی ثابت یا غنی حکم نہیں مل سکتا۔ جوڑے کی نامہ زادہ حرم کفار اور عرب ہیں جسی موجودہ حرم کو اللہ اور رسول اُس کی خاص طور پر مانعت فریط۔ نہ ان احکامات دہدایا ت کی موجودگی میں ہوشائی بیان کے سلسلہ میں قرآن نے تین تھیں اس کا کوئی امکان تھا کہ بعد نہیں تو ان "جوڑے" کی رسم ایجاد کر کے اس کا جوڑ اسلام سے مالیکیں نے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس باب میں پھر فراز نے کی حضورت نہیں تھی۔ چنانچہ تمام اکتب حدیث کے اواب النکاح دیکھ جلتی، شادی بیان سے متعلق تمام قابلِ لحاظ امور کو کچھ بخوبی جانتے ہوئے تھے۔ مگر نہیں ملے گاؤں "جوڑے" کا ذکر فضول نہیں ملے گا۔ اس سے ہر عقل والا خود بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ رسم قبیع بعد کے شیطانی دماغوں کی ختراع ہے۔ آئیے دیکھئے خطبہ نکاح یہی میں کتنی واضح ہدایت اس بات کی موجود ہے کہ ایک درست پر ظلم نہ کرو، خدا سے ڈرد رشتون کا لحاظ رکھو۔ حضرت عبد اللہ بن حمودہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم خطبہ نکاح اس طرح سمجھا ہے:-

سب قریب اللہ کیلئے ہے۔ ہم اسکی  
تعریف کرنے میں اور اس سے مدد چاہتے  
ہیں اور اس سے ہمارے طلبگار ہیں۔  
جسے انسان ہمارے گذشتے اسے کوئی  
گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ ہری  
گمراہ کرنے لئے ہماری نیت ہے الگ کوئی  
نہیں اور ہم اگر یہی نیت ہیں کہ اللہ کے  
سو اکوئی سبزہ نہیں اور گوہی ویتنے

ان الحمد لله رب العالمين  
وَسْتَعِينُهُ وَسْتُغْفِرُهُ  
وَسْتَهْلِكُ بِهِ مِنْ يَقِنِي  
اللَّهُمَّ قُلْ مُصْلِحٌ لَّهُ مَنْ  
يُعْصِلُ فَلَا هُدَى لِمَنْ يَعْصِي  
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا شَرِيكَ  
لَهُمْ أَنَّمَّا يُعَذِّبُهُمْ  
يَا أَيُّهُمَا الَّذِينَ أَمْنَوْا ثُمَّ أَعْوَلَهُمْ

لَا خُرُوسٌ وَالْخَنْوَارٌ اسلام میں خود نقصان بیس پڑھنے کی تعلیم ہے نہ  
فِ الْاَسْلَامِ دوسروں کو نقصان پہنچاتے کی۔

جوڑے کی کرم کا یہ حال ہے کہ جس جگہ اس کا رواج ہے  
وہاں جب کسی کے گھر لڑکی پیدا ہوتی ہے تو والدین کے لئے ایک سبق  
فلک و اندوہ کا بیغا آ جاتا ہے۔ پھر جوں جوں لڑکی بڑی ہوئی جاتی  
ہے والدین خصوصاً والدکا خون خشک ہوتا رہتا ہے۔ اے علوم  
ہے کہ جو ان ہونے پر شادی کرنی ہو گی اور شادی کی نہیں جاسکتی  
جب تک لڑکے والوں کو نہ کسی رقم او قسمی چیز نہ دیدیا جائے۔  
اول تو مسلمان عموماً اس حال میں ہیں کہ روپیہ بھانا تو درکار بال کوچ  
کو دو وقت ڈھنگ کی رہی گھولدیا ہی ان کے لئے مخلک ہو گیا ہے  
لیکن جو لوگ تدکے آسودہ حال ہیں ان کے لئے بھی اطمینان کوئی  
موقوع نہیں، لیکن لڑکے والوں کا دست ہوس اُسی لہستگ دراز ہوتے ہے  
جنی لڑکی والوں کی جیت ہے۔ لڑکی والے اگر ہزار روپے کی بیت  
رکھتے ہیں تو مطالیہ دو ہزار کا ہوتا ہے۔ گویا اس کس مردا رواج کے  
پہنچے میں پہنچتے ہوئے ہر مسلمان لڑکی والے کو مسلم لئے کرم سے  
نجات نہیں۔ وہ لڑکی کے لائق بناک ہونے سے قبل ہی ہر لڑکا جائے  
ٹریکے سے قم کلنے اور چیز تدارک نے پر بخور ہو گا اور اگر آسانی سکا  
سکا۔ جیسا کہ ام طور پر پوتا ہے تو جوڑے کا تم بھر نے کیلئے وض  
سلکا جاندے ایسا فور پہنچ جاؤ اور جیسیں اس کا بھی موقع میر نہیں وہ  
لڑکوں کو گھر میں بھاتے خم و اندوہ کی اگ میں جلتے رہیں گے۔

یہ ایسی صورت حالت ہے جس پر انتہائی کینڈ نظرت اور بیرونی  
درخواج لوگوں کے علاوہ ہر شخص کا لکھریت ہو گا۔ لیکن جوڑے کے پرد تار  
نوش ہیں کہ تم رشتہداروں کے بھیں اطمینان کوچیں کر خوب احکام  
خداوندی کا نذر اڑا لیتے ہیں۔ کہم بدترین شکم کی قطع رحمی کر کے اسلامی  
ہدایات کو نہ چڑھا رہے ہیں۔

ایک اور بدترین پہلو اس معاملہ کا یہ ہے کہ جس لوگوں کے ہمایاں  
لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں یا لڑکیاں کم اور لڑکے زیادہ ہوتے ہیں کئے  
کاوب میں شیرع ہی سے نفع اندوزی اور استعمال کے بلا قیمت پر شروع  
ہو جاتے ہیں۔ برداشت فرشتوں کی طرح وہ منصوبے بناتے رہتے ہیں کہ اتنے  
لڑکوں کی کم سے کم اتنی قیمت وصول کر کے قم فلاں فلاں کام کریں گے۔  
پیش نہیں کیا تو ان کے سیشور ہیں پرورش پاتے رہتے ہیں اور جیسے

بلکہ جو اسکے احسان و کرم سے میں آ کے۔ رشتہداروں سے  
بدرسلوکی کو دینی اصطلاح میں قطع رحمی کہتے ہیں اور حسن سلوک کو  
”صلہ رحمی“۔ گویا بدسلوک رحم کو کاٹ دینا ہے اور حسن سلوک رحم کو  
ٹوادیا۔ کوئی صفات علم حنفیہ نہیں ہے کہ قرآن حمد میں جعلی رحمی پر تقدیر  
زور دیا گیا ہے چند روایات ملاحظہ ہوں۔ ابوہریرہؓ کو دایت ہے۔  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةٌ لِي أَيُّهُمْ يَرْجُنْ  
عَلٰی وَسَلَمٌ إِلَيْهِ رَحْمَةٌ شَجَنَةٌ مِنْ رَحْمٍ كَمِيسٍ  
مِنْ الرَّحْمِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى الشَّعَالِيَّ نَفَرَ إِلَيْكَ جَنَاحٌ  
مِنْ وَصْلَاتٍ وَصَلَّتُهُ وَمِنْ لَثَرَكَامیں اُسے طاؤں کا اور جو  
قطعی قطعہ (بخاری) قطع کر چکا ہیں اُسے قطع کردنے کا  
رعنی جو اہل ثراۃ سے حسن سلوک کر چکا ہے اس پر کرم کر دیا گا اور جو  
بدسلوکی کر چکا اس پر کرم نہیں کروں گا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے:-

|   |                                     |
|---|-------------------------------------|
| قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَأَى رَحْمٌ عَوْنَى | حَذَرَ مِنْ فِرَاءَ رَحْمٌ عَوْنَى  |
| عَلٰی وَسَلَمٌ إِلَيْهِ رَحْمٌ مَعْلَفَةٌ               | لَكَاهُمْ يَأْبَى وَجَنَاحٌ يَهُبَّ |
| بِالْعَرْشِ تَقُولُ مِنْ صَلَّى                         | الثَّرَائِيَّ مَلِيْكًا             |
| وَصَلَّهَ اللّٰهُ وَمِنْ قَطْعَنِي                      | جَنَاحٌ كَاهَى                      |
| قطْعَهُ اللّٰهُ وَمِنْ قَطْعَنِي                        | الثَّرَائِيَّ كَاهَى                |
| + + + + +   | + + + + +                           |

مجبرین مطلع شم کی روایت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَأَى رَحْمٌ عَوْنَى اَصْنُورٌ نَدَرَهُ بِنَرٌ يَأْكُلُ فِرَاءَ رَحْمٌ كَرْنَوَالٌ  
عَلٰی وَسَلَمٌ لَدَدِنَالِجَنَّةِ جَنَتٌ میں نہیں جاتے گا۔  
فَاطِمَّ رَجَارِيَّ وَسَلَمٌ + + + + +

اور بھی کتنی ہی روایات صلہ رحمی کی ہیں اور قطع رحمی سے  
پہنچنے کی تکمیل میں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

اب سوچنے جن گھر انوں میں باہم شادی بیاہ ہوتے ہیں وہ  
عمو اقرار اب دار ہی ہوتے ہیں۔ ایک فیصلہ علی ہمیشہ کل ہی سطیح گا  
کہ لڑکی اور لڑکے والوں میں کوئی بھی دُور قریب کی رشتہ داری نہ ہو۔  
ایسی حالت میں کیا وہ لوگ بدترین عذاب آخرت سے تحقیق نہیں  
جو لڑکی والوں سے کس مردا رواج کے جبری قبیل اور قسمی چیز دھول  
فرماں۔ اسلام میں تو بلا وجہ ایک کاشا بھروسہ نہیں یا ایک سخت  
لفظ کہ جیسے نک کو ظلم فرادی گیا ہے۔ مل شدہ اصول سچے کر۔

رقم اور جہیز کا مطالبہ کرنا چاہتے تھا۔ اگر ایسا مطالبہ چاہئے تو مکن  
بہتر نہ تھا۔ خصوصاً جب تک لکھ کی فرمائش بھی خود حضرت خدیجہ پر کھڑف  
ہے کی اُجھی ہو تو اس مطالبہ کے لئے اور بھی نہ رہیں موقع تھا۔ اور  
اگر یہ حورت حال بھی سامنے رکھ لی جلتے کہ حضور اُس وقت ۲۵  
سال کے تھے اور حضرت خدیجہ نے قفر بیان کا میں مالیٰ تسبیح تو  
جوڑے بازوں کی متعلق سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جتنا بھی مانگ  
لیتے تھے انکن ہر بار جو اسکے کو حضور نے مطالبہ نہیں کیا اور کبھی  
نہیں سکتے تھے کہ ایک سپریور طبقی جہیز سے ایک بھولی غور و بامحتست تھی  
بھی استحصلال کے اس مکینہ و دل طریقہ کو اختیار نہیں کر سکتا مانگے  
پر خلاف روایات شاہزادی ہیں کہ حضرت خدیجہ کا ہر یا اس سلطانی دہم  
مقرر ہوا۔ گویا عمل نہ تابت ہو گیا کہ عقد نکاح میں مالی زیر باری پڑھا  
مرد کے ذمہ ہے خدا وہ غریب ہوا اور عورت کتنی بھی امیر۔ ان نفس  
کے بنوں کو نہیں اسی ایک نکاح سے عبرت پذیری کا کافی موقع ہے  
جو بے جا تی کے ساتھ اپنے لڑکوں کی قابلیت والہیت وغیرہ کو  
جوڑے کی رقم کا بدل ٹھیراتے ہیں۔ اگر مرد کی ذاتی وجہ است،  
قابلیت اور مرتبت لڑکی والوں سے قبض و مصول کرنے کی ذات  
و جسم پر کسی تو بھلا خدیجہ عربی خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کون  
مرد ذاتی وجہ است و قابلیت اور خلقت و مرتبت کا مالک ہو گا۔

وہ حضرت خدیجہ کی تماں دولت بھی بطور ”جوڑہ“ مانگ لیتے تو  
کچھ بڑی بات نہ تھی۔ مگر نہ بالشند من فلک پیغمبر اسلام طرح کی  
حرام خوری کا نسخہ بھی کیا کہ سکتا تھا۔ یہ تو یہ بعد بھی کچھ مسیاہ  
کاروں کو شیطانی تجارت سمجھی ہے کہ لڑکی والوں سے رقبیں  
انٹھواد دے پہنچا کر لکھ مسیح قرار دو۔

حضرت خدیجہ کی دفاتر کے بعد حضور نے حضرت سودہ  
بنت زمعہ سے نکاح کیا۔ ہمارا بھی جوڑے جہیز کوئی تقصیر  
نہیں بلکہ چار سو درہم ہر حصہ ہی کے ذمہ قرار پائے۔ پھر آپ نے  
حضرت عائشہ سے نکاح فرمایا اور وہی چار سو درہم (یا روایت  
سلم کی روشنی پا چکھو درہم) ہم مقرر ہوا۔ اس کے بعد حضرت  
حضرت خدیجہ پر حضرت زینب اُم المسکین سے پھر حضرت  
اُم سمل غرض سے پھر بھی پی رہا ہیں حضرت زینب سے پھر حضرت  
جویریہ سے پھر حضرت اُم جبیر سے پھر حضرت بیوی نے پھر

شادی کا موقع آتا ہے تو لڑکی والوں کا کوئی عذر کوئی مجبوری ایسی  
ظہر می پہنچے پاسے پوسے منصوبوں کے مقابلہ میں ذرا بھی ایسیست  
نہیں رکھتی۔ خدا جانے وہ کس اونڈھے دماغ کے لوگ ہوں گے  
جو اس ناپاک اور شیطانی صورت حال کی قیاحت و شناخت  
محضوں نہیں کرتے۔

کتب حدیث کے ابواب المکاح الٹھاکر دیکھتے ہے شمار  
روایات میں بھی ملے گا کہ معلم نکاح میں مالی استحقاق عورت ہی  
کا ہے اور مرد پر لازم ہے کہ بھر جائے۔ کم یا زیادہ۔ مالی ادا بھی بھر حال  
مرد بھی پر ہے اور مرد کی طرف سے مالی مطلبے کا ادنیٰ سالصورت بھی  
کسی حدیث میں نہیں ملتے گا۔ عالم نہیں بلکہ ایسے کچھ ہیں وہ  
لوگ جو نہود بالشند من ڈالک جوڑے کی رسم کو منعت اور محسن اور  
محروم بناتے ہیں۔ اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر لعنت  
بیجھتے ہیں جو دل سے ایک بات گھوڑیں اور اسے اسلام منسوب  
کر دیں۔ پھر یہ بات اگر علم حرج اور حصیت بھرہ ہو تو لعنت  
وہ بھری مدد جاتی ہے اور حیثم کے شعلے ان بدہنادوں کو شکل لینے  
کے لئے بیقرار ہو جاتے ہیں۔

ہر دلیل سے زیادہ ایم اور ہر شہزادت پر مقدم خود رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ مبارکہ۔ آپ نے ایک دن نہیں بھی کہا  
شادی کیں۔ خوشنعس کا بیر و نہیں بلکہ سچائی کا جو جایا ہے اسے  
شادی بیاہ سے متعلق قیود وحدو اور اسلامی ادب دادا مرکا علم  
حل کرنے کے لئے نہیں دُور جانے کی ضرورت نہیں پیغمبر اسلام  
کا فعل عمل بہت کافی ہے جس چیزوں پر آپ نے عمل کیا وہ یقیناً  
مشتمل ہیں تو یہیں اور جیسیں نریں علی نہیں لائے وہ یا تو غیر ضروری  
تھیں یا قبعچ وغیرہ تھیں۔ الیا کہ شریعت ہی کی طرف کوئی ہاتھا ہو۔  
آپ کی اپنی شادی حضرت خدیجہ سے ہوتی ہے۔ حال یہ ہے  
کہ حضرت خدیجہ بے حد مال دار ہیں۔ تمویل کا یہ عالم ہے کہ جب  
اپلی مکہ کا تجارتی قافلہ دیگر مالک کیلئے روانہ ہوتا ہے تو وہاں حضرت  
خدیجہ کی بیشہ کا سامان تجارت پورے قریش کے سامان تجارت کے  
برابر ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ضرور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو  
حضرت خدیجہ اور ان کے اقارب سے جوڑے کے طور پر کافی

ساختے ہے۔ کیا اس سے کسی بھی درجہ میں جوڑے بازی کا جانہ لاتے آتے ہے؟ ہر کی اہمیت اور شہدید ازام کا خالک اُصر تھے۔ حضرت علی ہمت غرب تھے۔ کوئی بعد نہ تھا کہ رسول اللہ صَلَّی ہُوَ عَلَیْہِ السَّلَامُ خوہی ان کے لئے رقم کا انتظام فرا دیتے تھے، لیکن حضورؐ کو تو اپنے عمل سے دنیا کو سین دینا تھا کہ مرد جا ہے کتنا ہی غرب ہو، لیکن اس پر لازم ہے کہ نکاح کرنا چاہے تو عورت کے لئے ہر کا انتظام کرے۔ چنانچہ دیکھیجئے حضورؐ ہر کی خاطر حضرت علیؓ کی زندگی تک پکارنے میں درجے نہیں کرتے۔

رہی ایک پلنگ اور ایک بستر کے جہیز کی بات تجوہ لوگ نہایت دھنیاتی کے ساتھ اس کا جوڑا اپنے طلب کروہ لئے جوڑے جہیز سے طالیتے ہیں ان کے باتے میں کم سے کم جو بات کبھی جانشنا ہو جو دہ ہے کہ ان کے دلوں میں خوف خدا کی رسم بھی باقی نہیں۔ وہ سیدہ فاطمہ اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نادان اُڑاستہ میں اور ان کے لئے آخرت کا شدید عذاب مخکھولے راہ تک ہاہے۔ بعض روایات کی رو سے حضورؐ نے جہیز میں ایک چادر دو چکیاں اور ایک مشک بھی دی تھی۔ یہ جہیز جیسا کچھ ہر آپ کے ساختے ہے۔ ہم کہتے ہیں اگر حضورؐ دینا بھر کی دولت بھی حضرت فاطمہؓ کے جہیز میں دیدتے تو اس سے جوڑے بازوں کو کیا دیں۔ مل سکتی تھی مستلزم ریر بحث یہ نہیں کہ جہیز کم دیا جائے یا زیاد کہٹ تو اس پر ہے کہ کیا جہیز کی مقدار اور ادا سیکی میں اڑکے والوں کا مطالبہ بھی کوئی معنی رکھتا ہے۔ کیا لڑکا ایسا اس کے سر پر سوت لڑکی والوں کو جبور کر سکتے ہیں کہ اتنا تباہ جہیز دو دشادی نہیں کر سکتے۔

یہاں تو یہ پوچھ حضورؐ نے جو کچھ دیا انہی مرضی سے حضرت علیؓ کا مطالبہ اس میں شامل نہیں تھا۔ پھر حضرت علیؓ نے پہلے جہیز کی قسم نقد دیدی۔ حضورؐ نے اسی میں سے مذکورہ جہیز دیا۔ کہاں جیسی جوڑے باز۔ بہت ہر تو اسی طریقہ مر عمل کر کے دکھائیں۔ واقعیت ہے کہ جو از نکاح کے لئے ہر کی قسم کو بطور قرض مان لیتا بھی ایک رعایت ہی ہے جو اسلام نے مردوں کی تاری کے بیش نظر دی ہے ورنہ صحیح تر اور حقیقی بات ہی ہے کہ مرد ہر کی رقم نکاح سے قبل ہی ادا کر دے۔

حضرت صَلَّی ہُوَ عَلَیْہِ السَّلَامُ نکاح فرمایا۔ ذرا ڈھونڈو معتبر تاریخوں میں کہیں بھی ایسا کوئی شارة کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی ہمسے ولی یہوی یا اس کے اقرباء سے فقدی یا جائز کے طور پر ایک جستہ بھی طلب کیا ہو۔ تمام عمر بھی ڈھونڈو مجھے پھر بھی ناکام ہی رہے جو ہاں یہ برابر پادھے کہ ہر نکاح کے عوض خود حضورؐ ہی پر ہر کی رقم حاصل ہوتی رہی ہے۔

بعض بدینیت اور بیسی الدہ میں حضرت سیدنا النساء حضرت فاطمہؓ اس کے نکاح کو عوام کے آئے کچھ ایسے رنگ سے جیان کرتے ہیں کہ ”جوڑے“ کا جواز نکل آتے۔ ظاہر ہے یادہ گوئی کا تو کوئی علاج نہیں زکھی کی زبان پڑتی جا سکتی ہے مان ہم تائیکی صورت حال ساختے لیکے نہیں اس کے ائمہ میں عوام دیکھ لیں کہ جوڑے باز کئے حوصل اور دروغ باف ہیں۔

حضرت فاطمہؓ سے نکاح کی خواہش کا اظہار پہلے ابو بکر صہبؓ اور پھر حضرت عمر فاروقؓ کرتے ہیں، لیکن رسول اللہ صَلَّی ہُوَ عَلَیْہِ السَّلَامُ جواب نہیں دیتے۔ پھر حضرت علیؓ خواہش ظاہر کرتے ہیں تو رسول اللہ صَلَّی ہُوَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کرتے ہیں۔

”تمہارے پاس ہے ادا کرنے کے لئے کچھ ہے؟“

”حضرت علیؓ جواب دیتے ہیں۔“

”ایک حکوم اور ایک زرہ۔ میں اسے سوچا کچھ نہیں۔“

”رسول اللہ صَلَّی ہُوَ عَلَیْہِ السَّلَامُ تھیں۔“

”محفوظۃ الوجنگ کے لئے حضورؐ ہی ہے۔ زرہ بیچ ڈالو۔“

حضرت علیؓ تفہیم کرتے ہیں بحضرت علیؓ نے زرہ ۲۰۰۰ در ہم میں خرید لیتے ہیں۔ حضرت علیؓ در ہم حضورؐ کو دیتے ہیں۔

”حضورؐ بابل میں حکم دیتے ہیں کہ بازار سے خوشبو لا۔ پھر نکاح پہ جاتا ہے۔ حضورؐ جہیز میں ایک پلنگ اور ایک بستر دیتے ہیں۔“

”میں یہ ایک پلنگ اور بستر کا جہیز جوڑے بازوں کے لئے پارس کی تھیں بن گیا۔ من گھر میں جانشی جلا ہا کرنے سے بے علم عوام کے آئے ایسے انداز میں پیش کیا کہ جیسے حضورؐ کے دیتے ہوئے اس

جہیز کی حیثیت بعینہ دہی ہے جو آج جوڑے کے نام پر صوبوں کے جانے والے جہیز ادا مال کی ہے۔ پناہ بخدا۔“

تمام معروف سنتدار تاریخوں کا متفق علیہ بیان آپ کے

ڈال کر تمہارا عموم کو مگر اسکے جانے پر ہو۔ جو تو کے اسے دیا ہی دیودودی کہکھ  
جان پکھاتے ہو، جو دل مانگے اسے پٹکلے سلتے ہو۔ انسوس بھر تباہ کے  
اُس دہن پر جو نفسانی خواہشات کو دین کے سچھپیک رہے۔

## ہمارا ایک علمی و فکری تصویر [از مردوں کے عجیب ہم الخدیث] کے

صفحات پر روپ آیا ہے کہ مسلم کچھ بحث کی کمی کی خاصیت پر  
پر علام شمس احمد عثمانی کے فائدہ القرآن کے ایک فضیری نکش سے  
روپ کلام کا ایک اصول اخذ کر کے ہے اس کی تکمیل و تفصیل کی قیمتی  
اور گیارہوں یا تکے کی اختتامی آیات پر اس اصول کا انطباق  
کرتے ہوئے اُن عالمی قدیم فرسن کی رائے کو مردوج قرار دیا تھا،  
جن میں مولانا محمودی بھی شامل ہیں۔ ان کی فضیری کا اقتباس یہ ہے  
ہوئے ہم نے اپنے اشتباہ و اشکال کو تم تفصیلی اندازیں ہیں کیا تھا۔  
ناظرین بات کو پوری طرح سمجھنے کے لئے ایک با رچڑو نہبر کی تفہیم  
دیکھئے لیں۔

حدائق مولانا ابو محمد امام الدین کا جھلکا کر کے کہ انہوں نے تقریباً  
ددھاہ ہوئے ایک مشوظ و مفصل مقالہ کے ذریعہ ہم تفتیہ فرمایا کہ  
تمہاری رائے ناقص و ناجمل ہے۔ اس میں جو صوف نے ہماری نظری  
لغزش کا اثبات کرئے ہوئے پڑی تحقیق سے اُس موقعت کی ہر ایں  
جمع فرمائے جئے ہم نے مردوج اور قابلِ نظر قرار دیا تھا۔ علمی اعتبار  
سے یہ مقالہ بڑا درزی تھا۔ ہمیں اس کے مطابق نہ احتمال لیا  
کریں روپ آیات کے مسلمین جو کچھ ہمایے قلمبے نکل گیا ہے، ہم یہی  
تفہیم کی کوشی پر کھرا ہیں اُنترنا، بلکہ علم و صیرت کی کوئی ہمیشی  
معلوم ہوتا ہے۔ صوف کا پیش کردہ مواد جاندار تھا! من اس  
کے بعد ہم نے اپنا فرض خال کیا کہ غور و فکر کی جو را انہوں نے  
دھکلائی ہے اس پر کچھ اور حل کر فریضی تحقیق کریں۔ چنانچہ جن تھیں  
کے انہوں نے جو اس دینے تھے اور جو اقبال سلف فضل فرستے تھے  
اُن کے علاوہ بھی اپنی دسترس میں مدتک بہت کچھ دکھا اور اسی  
گگ و دوہیں کافی وقت گذر گی۔ شکر ہے یہ وقت ضائع نہیں گیا  
بلکہ دھکانے لگا۔ آیات کے روپ و نظم کے موجود پر تقدیم و  
متاخرین نے جو کچھ لکھا ہے اس کے بہت بڑے حصے سے واقفیت  
غیرہ ہوئی۔ مسئلہ کے سائیں پہلو سائنس تھے اور آخر کار اعتراف

حضورؐ کے اسوسے جو سبق مادہ مختصر یہ ہے کہ بڑی کے  
سر پرست اپنی حیثیت کے طبق اپنی لڑکی کے لئے خود دی سامان  
اپنی خوشی سے ہتھا کر دیں۔ عادخواہ کی زیر باری اور نمائش نہ ہو  
ظاہر ہے اپنی بیٹی کے لئے اپنی بخشی اور خوشی سے کچھ ایسا سامان  
ہتھا کر دیا جو مقبل میں اس کے آرام اور احت کا ذریعہ ہو ایسا فعل  
ہے جس کے عدم جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اگر اس کے  
وابستہ طالب کرنے پر اُتراتیں تو بے شک وہ طفلی پر جس افضل علم  
ایک جنت پر بھی طالب کی اجاہت ہیں وہیانہ انسانیت کا نتاق  
سلیمان اس لمحاؤ نے اوپرست طریقے کا جواز برداشت کر سکتا ہے۔

حضورؐ کے بعد ان کے صحابہؓ کی داستان زندگی کے اور اوقاع  
لیٹیئے تو وہاں بھی جوڑے کی لعنت کا پہلا سایہ نکل نہ لے گا۔  
انہوں نے اپنی اولادوں کی شادیاں کیں۔ وہی مرد کے ذمہ  
جہڑا پہنچنے والیں ہیں، بلکہ اسلام کی سادگی و سو اخلاق سائیں  
جوڑے کے طالبات ہیں، بلکہ اسلام کی سادگی و سو اخلاق سائیں  
ہے۔ پھر تالعین، ائمہ، فقہاء، علماء و مصلحاوں اور مشائخ گوئیکے، اخیں  
بھی جوڑے کی گندگی سے کو سوں دو ریاں گے۔ ہم الگ فروخت  
پڑھئے تو ابتدائی چار سو سالوں میں سے تحقیق علمیہ بزرگوں کی گھر انہوں  
کی کمی کم سو شاذیوں کے تفصیلی حالات میں تاریخیں سے بیان  
کر سکتے ہیں جن میں جوڑے کا سایہ نکل ظفریں آئے ہو، ایکیں قیامتیں  
اس کی حضورت ہیں، جو کچھ میش کر دیا ہی طالبائیں اُن کیلئے بہت  
کافی ہے اور جن کے سروں پر شیطان سوار ہے وہ الگ باری معروف تھا  
پر کوئی قابلِ محاض اعزاز امن اٹھائیں گے تو اشارہ اللہ علیہ کا جواب ہی  
سے گزر ہیں کیا جائے گا۔

آزاد دوپہریاں ہیں وہ نام نہاد علماء و علمو اور وہ علیینہ مہربان  
جو ایک سو گھنٹے تھام و تغیان کو اسلام کے بر لگا کر اپنی مقامیت اور  
تمہاری عافت برداشتے رہتے ہیں۔ پوچھوں سے تمہارے لئے  
قاوی میں کیا دلیل ہے۔ دریافت کر کر جو احادیث یا جو واقعات  
ہی تھیں نے میان کئے دہ غلط ہیں یا صحیح۔ غلط ہیں تو دلیل اور صحیح بات  
مع والزم بناؤ۔ صحیح ہیں تو اس سے رسول نئے دین نئے قرآن کا ہا  
لو جس پر تم میل سے ہو۔ میر کیا کر لیں وہ اس اور جو بزری کا درج

بھی مقال کے صفات پر فوٹو بلاک سے چھاپ دیا ہے جس کے بعد کسی مخالف کی فحشا اسی نہیں رہتی۔ ان خطوط کو پڑھ کر معلوم ہوا کہ مولانا کی تفسیر پڑھ کر بعض اس طرح کی بدلگانیاں جسیں تو اس کے مقابلہ ملے کی گئیں تھے آج ہی پیدا نہیں ہوتی ہیں، بلکہ اشاعتی تفسیر کے آغاز ہی میں لکھتے ہیں اور جو اسی ادھی ان میں گرفتار ہوئے اور بعض نے تو بہت سخت نوشیں لیا۔

ہم ہمارا کچھ زیادہ بکھر کی گنجائش نہیں پاتے ہیں جو مولانا مولانا کے خطوط پر ہے تو ہمارے اسے خلا ہر کرو جائے ہے کہ جو لوگ مولانا کے باسے میں بہت زیادہ خوش عقیدہ نہیں ان کے لئے اس تفسیر کے بعض مقامات میں الفاظ کی حد تک بدلنا کسی خلاف موجود ہے کہ مونا تاکی طرف بعض نہایت بھی اک اور اپنے خالی سنت کر دیں، لیکن فی الحقيقة مولانا کے خیالات و حقائق امت متفق ہیں کہ دینے والے علم و فہم کا ہے، کیونکہ انھوں نے تو نہیں کہا تھا اور زیر تذکرہ آیت کے ذیں میں جو کچھ ہے لکھا ہے وہ کسی جامع اصول پر مشتمل ہے یا یہ کہ اس سے فلاں اصول اخذ کر سکتے ہو۔ تو ہم یہ سمجھی جو کہ پہلے ایک اصول اخذ کیا پھر بات کو اسے پڑھائیں گے۔ خوشی کی بات ہے کہ ہر پہلو سے قصور دار ہیں رہے اور مولانا مودودی یا مولانا مختاری پر جرحت نہیں آیا۔ اساتذہ کے مقابلہ میں ٹالیوں کی خطأ اہل ہو جائے تو یقین خوشی ہی کا مقام ہے۔

اس اعتراف کے بعد ہم مولانا ابو محمد کے مقال کی اشاعت ضروری نہیں سمجھتے۔ اس کا معہدہ تحریر ہمارے اعتراف نے پورا کر دیا ہے۔ آیات کے نظم دریط پر مولانا حمید الدین مشریف اسی تفسیر نظام القرآن خالص کی جیزی ہے۔ اپنے ذوق اسے ضرور کیجیں مولانا آزاد کا نظر کے فروزی دماغ شیخ عربی کے صحی میں جواب میں تو یہ کا ایک مقام ہے۔

"وَحدِيٌّ أَدْيَانٌ" کے عناوں سے شائع ہوا تھا اور قلم الحروف نے بھی "آغاز عن" میں ایک عظیم فتنہ کے عناوں سے کچھ لکھا تھا اس کے بعد ہمارے پاس ایک کتاب بھی گئی جو کہا ہے "میریہ مصنف کی جگہ مولانا آزاد" کا ہم اسی بہت ہے اور ناشر ہے مکتبہ جامعہ عربی۔ یہ کتاب دراصل مولانا مر جوام کے چند خطوط کا جھوٹ ہے وہ "وَحدِيٌّ أَدْيَانٌ" کے موضع پر بعض حضرات کو اصرار ہے وہ حقیقی نہیں ہیں یا یہ کم ان کے تحدی و حرم میں مولانا بھری ہیں۔ یہ کوئی خوشی کی

کوئی پڑھ کر مولانا سید ابوالا علیٰ مودودی "مولانا ابوالکلام آزاد" اور مولانا حمید الدین فراہمی جیسے باخ نظر مغلکریں نے قرآن کی تفسیر جتنے وسیع مطالعہ کے بعد اور جتنی آگرائی میں اُتر کر کی ہے اس تک ہم کوتاہ قدموں کو ہنخا لفیض نہیں۔ جزاً احمد اللہ خیر الموجاہ مولانا ابو محمد کا بہت شکر یہ کہ ان کی درود مندا اندر پہنچانی نے ہمیں روزخنی دکھانی اور دریط آیات کے دین مسئلہ میں ہمارا اچھیں کچھ کم ہوا۔ اب ہم اطمینان سے کہہ سکتے ہیں کہ مولانا مودودی کی تفسیر پر ہم نے اعزاز امن کی حد تک شہزادا ہر کیا تھا اسی فی الحققت انساب داوی ہے اور جس اصول کو علم شیر احمد عثمانی کے کلام سے اخذ کر کے دریط آیات کی عقدہ کشانی کرنی چاہی تھی وہ ناجائز ضطراب اور غیر جامع ہے۔ ظاہر ہے قصور علامہ مرضو حروف کا نہیں ہمارے علم و فہم کا ہے، کیونکہ انھوں نے تو نہیں کہا تھا اور زیر تذکرہ آیت کے ذیں میں جو کچھ ہے لکھا ہے وہ کسی جامع اصول پر مشتمل ہے یا یہ کہ اس سے فلاں اصول اخذ کر سکتے ہو۔ تو ہم یہ سمجھی جو کہ پہلے ایک اصول اخذ کیا پھر بات کو اسے پڑھائیں گے۔ خوشی کی بات ہے کہ ہر پہلو سے قصور دار ہیں رہے اور مولانا مودودی یا مولانا مختاری پر جرحت نہیں آیا۔ اساتذہ کے مقابلہ میں ٹالیوں کی خطأ اہل ہو جائے تو یقین خوشی ہی کا مقام ہے۔

اس اعتراف کے بعد ہم مولانا ابو محمد کے مقال کی اشاعت ضروری نہیں سمجھتے۔ اس کا معہدہ تحریر ہمارے اعتراف نے پورا کر دیا ہے۔ آیات کے نظم دریط پر مولانا حمید الدین مشریف اسی تفسیر نظام القرآن خالص کی جیزی ہے۔ اپنے ذوق اسے ضرور کیجیں مولانا آزاد کا نظر کے جواب میں تو یہ کا ایک مقام ہے۔

"وَحدِيٌّ أَدْيَانٌ" کے عناوں سے شائع ہوا تھا اور قلم الحروف نے بھی "آغاز عن" میں ایک عظیم فتنہ کے عناوں سے کچھ لکھا تھا اس کے بعد ہمارے پاس ایک کتاب بھی گئی جو کہا ہے "میریہ مصنف" کی جگہ مولانا آزاد" کا ہم اسی بہت ہے اور ناشر ہے مکتبہ جامعہ عربی۔ یہ کتاب دراصل مولانا مر جوام کے چند خطوط کا جھوٹ ہے وہ "وَحدِيٌّ أَدْيَانٌ" کے موضع پر بعض حضرات کو اصرار ہے وہ حقیقی نہیں تا خشنہ حرف خطوط کی نقلیں ہی نہیں دیں بلکہ اصل خطوط کا علس

**اگلے شام کے میں** اس اشاعت میں حلامریں قائم کئے فرمودات ہانہا ترجیح القلقن سے نقل کر کے بولا تا میں احسن اصلاحی کے اُسی مضمون سے متعلق ہم نے بھی کچھ کہا ہے جو حال ہی میں بعض رسائل میں چھپا ہے۔ اگلی اشاعت میں اسی مضمون پر مولانا ابو الحسن امام الدین رام نگری کے کچھ ارشادات ملاحظہ فرمائیے۔ الشاء اللہ

بات نہیں تھی کہ ہم اپنے ایک عظیم عالم کے حقاند کی فہرست میں ایک لغو باطن عقیدہ شامل کرنے پر بخوبی ہی جس سے ہوتے ہوئے سارے ہی حقاند کی ہوا اکھڑ جاتی ہے۔ خوشی کی بات تو یہ ہے اسکے خطوط نے ہمیں یہ کہنے کا موقع ہم سنبھال کر وہ بعده لئے تعلیٰ ضرورت رسالت اور دینا فی اسلام کے باب میں صحیح الفقیر تھے اور کسی کو حق نہیں کر اکی تصریح کے بعض مقالات کو "حدیث ارباب" اور "الکبار رسالت" کے پروگرام سے میں بطور حریر استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ مردم کو جادو رحمت میں جگہتے اور اگر واقعی لفظ دیانت میں ان چیزوں پر کہو ہو گئی ہے تو اسے معاف فرمائی۔

## کمپیو نرم کے اصلی خدختاں

### نمایاں کرنیوالی چند پہترین کتابیں

**آزادی کی طرف** ایک بڑے روپی امریکی خود نوشت سوانح، جس نے امریکی میں پناہ لی۔ یہ بے حد دلچسپ لیکن عنیاں اکٹاں کتاب روس کے حقیقی حالات سے متعارف کرتی ہے۔ اسے پڑھنے کے بعد اپ کمپیو نرم کے حسین نمونوں اور مصنوعی دعووں سے بھی دھوکہ نہیں کھاتیں گے۔ قیمت مجلہ تین روپے۔

**کمپیو نرم اور کتاب** کمپیو نرم کو ایشیانی نقطہ نظر سے بھی مجھلنے کی کامیاب کوشش جو بے شمار دستاویزی حوالوں سے مزین ہے۔ قیمت جملہ ڈھانی روپے۔

**سونٹ نظام کی چکنچکیاں** جوچ ملے عقلي و نفسی دلائی پر مشتمل ایک سندھدہ اور معیاری کتاب جو دلچسپ بھی ہے، اور تحقیقت افراد بھی صفحات ۲۲۴ قیمت ایک روپیہ۔

**لینن** کمپیو نرم کے مشہور اہنس لینن کے سوانح حیات، ایک روپی کے قلمب سے جو کامل غیر جانب داری سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔ صفحات ۲۲۴ قیمت ایک روپیہ۔

**آزادی کا ادب** بعض متحفظ مقالوں، افساؤں اور نظموں کا جمود جنہیں نیک تعریٰ مقاصد کے تحت چھاپ لیا ہو۔ مجلہ نہ پڑا اور سب میں ترقی پسندی کے نام سے جو تحریر کے جادی کی تھی اس کی پوست کندہ تحقیقی الصل اوپر میں ترقی پسندی وہ کمپیو نرم ہی کی ایک سازش ہے۔ قیمت مجلہ ایک روپیہ۔

**ان کتابوں کا سطاع العمر آیکو بعض متحفظ حقائق کو اگاہ کر لے**

ان کے علاوہ ہر یہ ترمیم کی کتابیں ذیل کے قبے سے طلب بیجیے

مکتبہ جعلی دیوبند (دوپہر)

# لِفْرَهِ حَمْدُ الْحَدِيثِ

## آغاز سخاری کی قسم (کتاب الوحی)

۲۰

ذوٹ: پہچلے قسط میں ضور قلا اورون صاحبی کا ذکر آیا تھا اور ہم نے لکھا تھا کہ اس کے زمانے کی  
حکیم نہیں ہو سکی، ہمارے حترم دوست جناب میر محبوب رضوی نے جو تاریخ میں گھری نظر  
اور وسیع طالع درستھے ہیں، آگاہ فرمایا ہے مصصوم اللدون کا زمانہ ساتویں صدی ہجری کا ملکی  
آخر ہے۔ ہم اس زمانی کے لئے ان کے گھونوں ہیں۔

قَالَ أَبُو سَفِينَاتٍ فَلَمَّا قَاتَ الْمَأْتَىٰ وَقَرَ عَرَمٌ فِي رِبْعَةِ الْكِتَابِ كُلُّ رِبْعَةٍ مِنَ الظَّاهِرِ  
وَأَخْرَجَنَا فَلَمَّا لَرَضَهَا حِينَ أُخْرَجْنَا لَهُ أُولَئِكَ أَبِي لَكِشَةَ إِنَّهُ يُخَافُهُ أَمَّا الْمُلْكُ بَنْيَ  
الْأَصْفَرِ فَلَمَّا سُرَيْتُ مُؤْفِنًا إِنَّهُ سَيِّطَهُ هُرَيْثَةً حَتَّىٰ أَدْخَلَ اللَّهَمَّكُلُّ الْوَسْلَامَ وَحَمَانَ أَبْنَ النَّاطُورِ  
صَاحِبَ إِثْلَىٰ أَعْوَهَهُ فَلَمْ سُقْفَ عَلَىٰ نَصَارَى الشَّامِ مُعْتَدِلَتُ أَنَّ هُرَيْثَةَ حِينَ قَدَرَ إِلَيْهَا أَصْبَغَ  
كُوَّةً مَّا أَخْبَيْتُ النَّصَارَى فَقَالَ لَهُنَّا كُلُّنَا سَيِّطُهُ هُرَيْثَةَ أَمَّا الْمُلْكُ بَنْيَ  
هُرَيْثَةَ أَعْنَيْتُ فِي الْمُجَمَّعِ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَوْكُمْ إِنِّي أَرَيْتُ اللَّهَ أَعْلَمُ  
مَلِكَ الْجِنَانَ قَدْ لَمَّا هُرَيْثَةَ فَمَنْ يَخْتَرُ مِنْ هُنَّا بِالْأُوْمَةِ قَالُوا إِنَّمَا يَخْتَرُ إِلَّا الْمَعْوُدُ فَلَوْلَا  
يُعْصِيَنَّ شَاهِمَرَ الْكُتُبَ إِلَى مَدَارِشِ مُلْكِكَ فَلَيَقْتُلُو أَمَّنْ فِيهِمْ مِنَ الْمَعْوُدِ۔

ترجمہ:- ابوسفیان نے کہا جب ہر قل نے یہ باتیں کیں اور خط پڑھنے سے فارغ ہو تو اس کے ارد گرد بڑا شور ہے گا سب ہیں  
اور آزادیں بلند ہوتے لگیں اور ہم لوگ دیاں سے نکال دیتے گئے۔ ہم میں نے تکلف کے بعد پنے ناخیوں سے کہا کہ یادوں ایوب کشہ  
دھرمی اللہ علیہ وسلم کی پوزش تو بہت اونچی ہو گئی کہ اس سے تو شاہزادہ ورم ہیں ڈرتا ہے۔ ... پھر ابوسفیان اعزاز کرتے  
ہیں کہ اس دن سے بھی یقین ہو گیا کہ محمد غائب آکے رہیں گے۔ بہانگ کہ اللہ نے بھی اسلام لئے کی تو یعنی عطاکی اور ابن  
ناطور جو بت المقدس کا حاکم اعلیٰ اور ہر قل کا صاحب اور شامی نصرانیوں کا پادری تھا یا ان کردا تھا کہ ہر قل جب بنت المقدس  
ہیں آیا تو ایک صبح نہایت کبیدہ خاطر اٹھا۔ اس کے بعد ہم ہماجیوں نے پوچھا کیا بابت ہے آج آج کتاب بہت کبیدہ خاطر مسلم چوتھے  
ہیں ہم ابن ناطور نے بھی تصریح کی تھی کہ ہر قل کا ہیں بھی تھا ستاروں سے خوبی پسی رکھنا تھا۔ مصاہجوں کے جواب میں وہ  
پولا۔ راست جب یہ مسنتشاروں کا جائزہ یا تو معلم ہوا اک کوئی ایسا با در شاہ غائب ہوا جس کی قوم منتشر کرائی ہے۔ بناؤ تو  
فی زمانکوں لوگ ختنہ کرائے ہیں؟

مصاہجوں نے جواب دیا۔ کوئی بھی نہیں سوائے یہودیوں کے۔ یہودی اس لائق نہیں ہیں کہ آپ ان سے  
ذریں۔ ایسا کہیجئے کہ پہنچ زیر نگہ ملاؤں کے ٹھماں کو لکھ جیجی کہ جتنے بھی یہودی ہوں سب کو امر ڈالیں۔

خدا ہائے کوئی توجہ بھالیں دا تھے۔ ہو سکتا ہو رہیں  
کی زور دنگت کے باعث ہی انھیں خواص فر کئے گئے ہوں والدالم  
لقد امر امر ماریں ابی الکبیر عربی محاورے میں یہ جملہ فرمیں  
تاجا تھا یعنی دال اللہ فلاں کا د قار توبہت اُخْفَانِیاً۔ لفظی ترجمہ  
یوں ہو گا کہ ابوالکبیر کا کام توہت بڑھی۔ مطلب ہے کہ ایک  
شخص اگر کوئی درخت کو قی خریک کرنی منصوبہ لے کر اٹھائے اور اسکا  
رسے خاصی کامیابی حاصل ہوتی چلی جاتے اور لوگوں میں اسی عظمت  
منزلت بڑھ جاتے تو کہا جاتا ہے لقد امر امر فلاں معلوم  
ہو اک ابوسفیان اسلام لانے سے قبل ہی مجموعی کی عظمت اسلام  
کی سطوت سے پوری طرح مرعوب و ممتاز پڑ گئے تھے۔

ابن المأطوس۔ یہ شخص بیت المقدس کا حاکم اعلیٰ اور ہر ہل کا  
ندم خاص تھا۔ ناطور عربی لفظ نہیں ہے۔ اس کا ترجمہ باغبان  
ہوتا ہے اور صیاد یوں کے یہاں ایک عجیبے کا بھی نام رہا ہے جسے  
پر پ اور پار ددی وغیرہ۔ ہو سکتا ہے اس سکس کے خاندان میں کوئی  
باغبان رہا ہو، یا اس عجیبے پر نائز ہو اس نے اسے ابن المأطوس  
کہا گیا۔ بعض روایات میں یہ ظسلے آیا ہے یعنی المأطوس اور عین  
میں ناطور ابا اضا از الفت ہے۔ یعنی شامی نصر انہوں کا پادری  
بنایا گیا تھا حضرت عربی کے دو خلافت میں اسلام سے آیا اور اسکے  
بعد یہ معموریان کیا جو آگئے ہے اور ہے ام زہری یہاں فرمائے ہیں  
خبیث النفس۔ یہ ادی کی ایسی کیفیت کا نہ ہے جب وہ غم و  
غصے سے چڑھ جاؤ ہو رہا ہو۔ جملہ ہو ہے اور بے سی کا طبلہ فہم میں  
میں شامل ہے۔ ایک نقطہ کم کر کے الگ خبیث کو خبیث کر دیں تو  
حصی بدل جائیتے ہیں۔ یعنی خبیث النفس شکست دل۔

بطارقة بطريقہ کی حج ہے۔ یہ ایک عجیدہ ہے۔ یہاں ہر فر  
نکم و مصائب مراد ہے۔

حضرت اعر۔ یقافہ شناس کو کہتے ہیں۔ یہاں بخوبی مراد ہے۔ اس کا  
فیلقتلو امن فی الیهود۔ یہ حرث جاہ بھی کیا چزیرے۔ اس کا  
کھوت جن لوگوں پر کارہوتا ہے وہ بظاہر جائے کیسے ہی ہوشیار  
ہیں۔ لیکن تحقیقت ان کا اتنی توانی بیٹھ جاتی ہے۔ وہ اسے  
افتخار کی خاطر دنیا کے بڑے سے بڑے علم کو کھیل کر کے لئے ہیں اور  
ہر وہ کام کر گذشتہ ہیں جس سے ان کی دلانتی میں اقتدار کو خونریز

تفھیم۔۔۔ ہر قل اور ابوسفیان کے درمیان جو تفصیلی گفتگو ہوئی  
تھی وہی اُن درباریوں کو بھر کا دیش کے لئے بہت کافی تھی جس کا  
ذمہ بی تھا اپنے اقتدار و قوت کے لئے نہ سے فدا پا کر کیں کہ ایسیں  
ہبھا ہوا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطے اور تازیہ لکھا  
ٹھہرے اور انصاف پسند دماغوں کے لئے یہ خط چاہتے تھے اسی ہی  
پروفار نرم اور سیم اموز ہوا لیکن ان دماغوں کے لئے شاعر جو جا  
ہی ثابت ہوا جو تہلی و غدر کے نثر میں سفر مار تھے۔

کھوشنہدہ الصھنیب یہ الفاظ اُس موقع پر ہوئے جاتے ہیں جب  
 مجلس میں پہلی سی تجویز جاتے اور افر الفرقی بھیں جاتے۔

ابن ابی الکبیر صلی اللہ علیہ وسلم کو کہدا یا عاتا تھا بعض نے  
کہا کہ ابوالکبیر آپ کے رضاہی والدینی علیہ سعدیہ کے شوہر کا نام  
تھا۔ اس نے ادھر نہیں کی گئی بعض نے فرمایا اک نہیں جلیس کے شوہر کا  
تو یہ نہ تھا اُن اس کے اجداد میں کوئی شخص اس نام کا الگرا تھا۔  
کچھ نہ تھی سری یا تھی۔ یعنی تبیدہ بخواہ اُدھر سے تاش ہو کر شعری کی عباد  
تھا اس نے سب سے پہلے ہر تی سے تاش ہو کر شعری کی عباد  
شروع کی تھی (الشعراء) ایک ستارہ ہے جو سخت گری بیں طیور جو تا  
ہے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے آباء اور اجداد کا دین حضور کے  
ایک نیادیں اختیار کیا تھا اس مناسبت سے آپ کی نسبت ابوالکبیر  
کی طرف کر دی گئی۔

ان نیوں تو جیوں میں سے کوئی صحیح ہے اس کا فیصلہ ان جو اس  
باد جو دمی تھیں کے ہیں نہیں علم ہوا۔ غالبستان یہ ہے کہ یہی توحید  
درست ہے۔

میلٹ بھی الاصغر۔ اصغر زرد کو کہتے ہیں۔ ایں روم کو بھی اصغر  
کیوں کہتے تھے۔ اس کی تین توجیہیں ملتی ہیں۔ ایک یہ کہ ان کے جتر  
امجد و مهر بن عیص بن اسحق بن ابراہیم علیہ السلام  
السلام نے شاہ جہش کی لڑکی سے شادی کی تو زور نگ کا لڑکا پیدا  
ہوا جس پر انھیں اصغر کہتے گئے۔

دوسری یہ کہ لڑکا پیدا ہونے کی بات نہیں بلکہ انکا نام  
ہی اصغر بن الرؤم تھا۔  
تمسیری یہ کہ ادی کی دادی نے ان کو سوتا پہنا یا تھا اسی  
اصغر نام پڑ گیا تھا۔

اٹل ہے جسے کوئی نہیں بدل سکتا۔ انسان کی خبریت اسی میں ہے کہ وہ تقبل میں جما نکنے کی کوشش نہ کرے۔ یہ خدا کا احسان ہے کہ اس نے انسانوں کو مستقبل کا تفصیلی علم نہیں دیا اور نہ زندگی کی عدالت بھالی۔

واضح ہے کہ علم خوم سے بہار مراد وہی اصطلاحی علم خوم ہے ورنہ ظاہر قدرت کی عملی و مانندی حقیقی پر اسلام کوئی قدر عن نہیں بھاتا۔ آپ شوق سے وحدت کا ہیں بنائیں چاند سورج پکنیں چیزیں لاکھوں میں اور اڑیں ان سب چیزوں سے اسلام کو کوئی بیرونی، البشری طبقہ غور و خود میں آپ کو خدا سے بغاوت کی طرف نسلے جا رہے ہوں اور اپنی حقیقی کاموں سے آپ کا دامغ نخراپ کر دیا ہو۔ (باقی آئندہ الشاء اللہ)

چلہے یہ کام کتنا ہی ظالماً نہ اور انسانیت سوز ہے۔ فرعون کو دیکھو بدنهاد مصاہدوں کے شوے سے بنی اسرائیل کے ایک ایک بیٹے کی جان لے ڈالی تاکہ اقتدار حفظ کرے۔ لیکن اللہ بھی اپنی قدرت کے کریمیں کیا کیا دھماکا ہے۔ اسی قتل کا ہاں جہاں بے چمغ قصابوں کے حیرانی پیچے نوازائیدہ جوں کی گردیں مردڑی ہے تھوڑی سی پیدا ہوتے ہیں اور طرف تباشی کر کو دفرعون ہی کے گھر میں پروش پاتے ہیں۔ سیخوانہماً اعظم مہمانہ۔

ہر قتل کی سلامتی طبع کا حال تو واضح ہو چکا۔ پھر فرعون کا انجام بھی اس کی خشم بصیرت کے سامنے ہو گا۔ یہی وصیت ہے کہ تاریخ نہیں بتائی کہ مصاہدوں کے ناپاک شوے کو قبول کر کے اسے ہو دیوں کا قابل عالم کر دیا ہو۔

ہر قتل نے علم خوم کے ذریعہ کچھ معلوم کی وہ صحیح تھا۔ تاریخ میں اور بھی متعدد واقعات میں ہی جو اس علم خوم سے حاصل شدہ معلومات کی تھی یا جزوی صحت کا پتا چلا ہے اور آج بھی اس علم کی جزوی صداقت کا انکار نہیں ہے۔ لیکن کیا اس سے اسلام کی وہ مانعت متاثر ہوئی ہے جو اس نے اس طرح کے علوم سے شفعت رکھنے پر ماندی کی ہے؟ — نہیں اور یقیناً نہیں۔ لسلام یہ دعویٰ نہیں کہ اسکے علم خوم سزا منظر فلسطین ہے اور اس سے حاصل شدہ معلومات ہمیشہ فلطیحی پر مبنی۔ کوئی حرج نہیں الگ علم خوم آپ کو امنی و مستقبل کے بعض واقعات و کوئی اتفاق سے محفوظ رکھیں۔ باخبر کر سکتا ہو۔ اسلام تو اس نے اس سے اور اس جیسے دھرم غیر قرآنی علوم سے روکتا ہے کہ ان کا حاصل ہواستے خدا فرموشی ذہنی انتشار برداون خیالات اور اضاعت۔ دلت کے کچھ نہیں۔ ان سے چو معلومات حاصل ہو سکتی ہیں وہ یقینی نہیں ہیں اور بڑا عیب ان ہیں یہ ہے کہ آدمی کے ذہن و قلب کو تقدیر برائی کے صحیح اسلامی تصور سے ہٹا کر اس باب اور توہہات کی بھول بھیان میں بھٹکا دیتی ہیں۔ پھر مستقبل کے کسی نقصان اور ابتلاء کا پتا علم خوم سے چل جائے تو آدمی کے پاس اس کا کوئی توثیق نہیں۔ پتختی ہو گا کہ وہ نہوں بلکہ مستقبل ہی ذہنی و قلبی طور پر علم و ضطراب کا شکار ہو جائے گا اور اسی عالم میں نہ جائے کس کس نوع کے اقدامات کر کے حاصل اکر وہ تقدیر برائی جس کا کچھ علم آپ سے ستاروں کے ذریعہ حاصل کریا

## چراغ راہ کا اسلامی قانون نمبر

یہ عکرہ الاراد اور نیز ختم ہو گیا تھا اور تمام فرماں شیں لوری نہ کی جا سکی تھیں، آپ پھر نہایت کوشش سے شکوہ نئے ہیں کئے ہیں، شاائقین فائدہ اٹھائیں مکمل ہر جلد آٹھ روسے (کوئی جلد الگ نہیں ملے گی)

## عظیم تاریخ اسلام

### اشراف کوشاہ مجیب آبادی

میں حسین جادر وہی مکمل پیشوور زمانہ تاریخ تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ پاکستان میں محمدہ کا خدا اور روشن طباعت و تابت کے ساتھ چھپی ہے۔ ہم نے مشکل چند سیٹ حاصل کئے ہیں۔

قیمت فی سیٹ مکمل مجلد چھیس ۳۶ روپے

مکتبہ بھلی دیوبند (دیو۔ پنا)

# گاہِ حرم کے میں میں

صفحات میں فرقہ پرسنوس کی جاریت کے بہت سے ثبوت پیش کر رکھے ہیں۔ آج تازہ ترین جاریان کا رد ایکوں کو بے نقاب کرنا مقصود ہے۔

(۱) دہلی کے انگریزی ہفتہ وار آر گنائز اور دوسرے ہندی اخبارات نے مسلم یونیورسٹی میں گلوکار پر ایک زبردست حملہ کیا ہے اتحادوں نے لکھا ہے کہ وزیر فاغ معین شری کرشنامیں جبکہ اپریل کو یونیورسٹی میں قدم رکھنے والے تو آپ نے یونیورسٹی کے ہدایتہ اور اسناف پر پاکستانی ایجنت ہوتے کا الزام لگایا اور اس کی تحقیقات کے نتے ہدایت کی نیزی کے سڑمیں کی امد پر مرکزی سی آئی اڈی نے یونیورسٹی کے دفتروں کی تلاشی کی اور دو اس چالسلکوں ناچاہت طور پر کچھ شہنشاہی پاکستان برآمد کرنے کے الزام پر انہر بند کر لیا گیا۔ حالانکہ ان الزامات میں ذرہ بھر بھی نہیں۔ تمام پاسیں پے خیال دے بے اصل، من گھرست اور خود ساختہ ہیں۔ مسلم یونیورسٹی کے ارباب اخیار نے ان کی تردید کرنے ہوتے لکھا ہو کہ اگر خود شری کرشنامیں سے درافت کر لیا جاتا تو ان افاضات اور یہ کی ضرورت ہی باقی نہ رہتی۔ اس مسلمانیں پہلی بات یہ کہ کیسا مسلمانوں نے بھی کبھی کبھی من دادا ہے، ہندو چنعت یا کسی ہندو یہودی کے بالے میں اس فہم کی جاریت کا ارتکاب کیا، دھرمی بات یہ کہ کیسا مسلمانوں کی تردید کرنے کا فرض نہ تھا کہ وہ پہل کر سکا ان نہ آ کی تردید کرنے؟ اگر کتنے تو مزہ ہی آ جاتا۔ الزام لگانے والوں کی تک روہری ہو جاتی، مذہ الگ۔ کالا ہوتا اور آنکھہ انھیں الزام تراشیوں کی جرأت ہی نہ ہوتی۔ تیسری بات یہ کہ لیڈروں نے بھی ان اخبارات کے خلاف کوئی تو اس ہمیں بیا گواہ مسلم افیض پر جھوٹے ہمارا وطن کوئی بڑی بات نہیں اکھیں اکھیں اسی وقت جاریت کا ارتکاب کیا ہے تو ہم اُسے نہ مانگا انعام دینے گے اور اپنے دخواستے دست برداد ہو جائیں گے۔ ہم انہی

**دروغ گوئی کا چکر** تاکہ کی بات ہے، جب کبھی مسلمانوں پر اکثریت کے فرقہ پرست افراد کی طرف سے چلتے ہوتے ہیں، جن کو آج ہکل کی صہلاج میں فرقہ وار ان فساد کہا جاتا ہے تو احتجاج کرنے پر ان کے خلاف ایک دوسرے چکر چلا رکھا جاتا ہے۔ تاکہ وہ ایک چکر کے بعد دوسرا ہے، اور جو چکر چکریں پر اپر قلا باز یاں کھاتے رہیں اور احتجاج کرنے کے بعد اپنی صفائی میں لگ جائیں مسلمانوں پر چلتے ہیں، اپنی کے افزادے کے جائیں، انہی کی دو کائیں ٹھیں اور جلیں، وہی گرفتار ہوں اور ان ہی پر پالیں زیادتیاں کرے اور پھر دی یہی صفائی کی پونچیں ہیں البتہ جائیں ایعنی مسلمانوں کی دوسری صفائی ہے۔ فسادات کے چکر سے پارے طور پر نکلنے بھی نہیں پائے کہ ان کے لئے دوسرے چکر تباہ کر دیے جلتے ہیں۔ یہ اچھا طریقہ ہے کہ احتجاج کرنے سے پہلے ہی مسلمانوں پر کئی درجن الزامات کی بوجھاڑ کر دی جلتے، تاکہ جوں یہو کہتے ہو کہ فلاں الزام فلاظت ہے، فلاں شہر بیضا دیتے، فلاں بات بے اصل ہے۔ فرقہ پرست نفیں بجا تے ہوں گے کہ انھیں بھی کوئی سی کیسی چالیں آئیں اور وہ مسلمانوں کے ساتھ کیسے کیسے داؤں بھیلے ہیں۔ یہ صورت حال بہت افسوسناک ہے اور حکومت کے پاس ان مکا کوئی طلاح نہیں ہے۔

ہندوستانی مسلمانوں کی بوزیں ہے کہ وہ اپناء فاعل بھی بورے طور پر نہیں کر سکتے اور فرورست ہیں کہ ہر عامل میں پہل کرنے آئے دن جاریت کا ارتکاب کرنے رہتے ہیں۔ ہاں جاریت کا ارتکاب اگر رائی ہیں اسکا ثبوت پہنچے ذائقے ہے، اگر کوئی ثابت کر دے کہ مسلمانوں نے بھی کسی جگہ کسی وقت جاریت کا ارتکاب کیا ہے تو ہم اُسے نہ مانگا انعام دینے گے اور اپنے دخواستے دست برداد ہو جائیں گے۔ ہم انہی

کی خاطر فروزان خلطخبروں کی تردید کر دے، مگر وہ نہیں کرتی۔ نتیجہ ہے پھر تسلیم ہے کہ فرقہ پرسٹ ایک جنگی آئٹس ہیں اور وہ سارے اخبارات متوں اس سے کام نکالتے اور استعمال بصلاتے رہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا کسی مسلمان اخبار نے عجیب کسی مندرجہ کسی دھرم شالہ کسی گھاٹ اور مشکے بارے میں کوئی خلطخبر فروزان؟ اس جاریت کا ٹھیکہ اکثریت کے اخبارات بھی نے کیوں نہ رکھ لئے؟ صرف اس نے کہ اخیں اکثریت کی بناء پر جان کی امامی ہوئی ہے اگر اخیر قیعنی ہو جاتے کہ حکومت ان کی بے نیاد خبروں پر رکھتی ہے تو ممکن ہے تو وہ اتنے بہادر نہیں ہیں کہ دون کی روشنی میں پڑو دفع کو فروغ دیں اور مسلمانوں کے صحیح لٹھ لئے چھریں۔ بہرحال ہمیں ثابت کرنا تھا کہ اکثریت کے فرقہ پرسٹ طبقہ اور اخبارات باور ہے سے جارحانہ پوریں ہیں میں مسلمان سخت بریثان ہیں کہ کیا کریں۔

حجاج کرنے ہیں تو کوئی شدوانی نہیں ہوتی بلکہ اپنی کے خلاف ایک دوسرا چکر چلا دیا جاتا ہے۔ یہ تین شالیں ابطور نہیں ہیں اور وہ بھی تازہ ترین اور زمانہ اس قسم کی یکروں شالیں ہیں کی جا سکتی ہیں اور یہ جاریت صرف اس نتیجے کہ فرقہ پرسٹ اپنے آنکھ اڑا کر جھکتے ہیں اب جبکہ اپنی سر سے گز گیلت، حکومت کو چھوڑ دیا جائے اگر حکومت صرف اتنی بات کھجتے کہ فسادات کی آگ وہ لوگ بھر دکھلتے ہیں جیسیں قہیں ہے کہ اخیں جان و مال کا کوئی نقصان نہیں ہو گا اور ظالم وہ ہیں جو بارہ سال سے مرست نہیں اور اپنی دو کاؤنٹ کو آگ لگوائے آکے ہیں اور گرفتاری میں بھی ان ہی کو آگے رکھا جاتا ہے تو اسے فساد پر قابو پانے اور غصہ دوں کو شاخت کر دیں کوئی دلت پیش نہیں آسکت۔ صرف بھوپال اور مارک پور کے فسادات سے ہی یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس فرقہ کو جان و مال اور آگ وہ کا نقصان ہو اور کوشا فرقہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی محفوظ رہا۔

(اجمیعہ، یکم جون ۱۹۶۷ء)

## کیا لہ گورنمنٹ کی نصیحتیں کتابیں

کیا لہ گورنمنٹ گورنمنٹ نے جو نصیحتیں کتابیں تیار کرائی ہیں اور جیسیں اسکیوں میں پڑھایا جاتا ہے ان کے باشے میں تحقیقاتی نیتی

(۲۴) یہ دو سر ایزادہ ترین جارحانہ خطا ہے لکھنؤ میں ایک اتحاد اصلاح مسلمین پچاس سال سے قائم ہے۔ اس کے باشے میں ہندو ہما سماجی لیڈروں نے ایک جلسہ میں کہا کہ اس قسم خانز کے باقی مقام حسین پاستان میں ہیں اور وہ اس انجمن کی امداد کرتے ہیں۔ (حالانکہ مرعوم کو اتفاق ہوئے چالیس سال گزر چکے ہیں) انجمن غنٹہ گردی کا اڈہ اور سارش کا گٹھ چھنے اسے ایک اسلامی ملک سے امداد لیتے و خیر و خلا نکری ساری یا تین خطا اور جھیٹ اور در غربے ذرع کا اشتارہ ہیں مگر گون پوچھ کہ ان فرقہ پرتوں کے مذہبیں کے دانت ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا مسلمانوں نے بھی ہندوؤں کے کسی ادارہ کو بدناہ کرنے یا اس پر الزام لگائے کی کوشش کی؟

(۲۵) یہ تحریری تازہ ترین جاریت ہے۔ بغلکے ایک اخبار "جو گھنٹہ" نے جو کثیر الہاشاعت بھی ہے اور با اشرب بھی یہ استعمال انگریز خبر شائع کی کہ تھیس پولیس نے حکومت کو رورٹ دی بھے کہ کلکتہ کی ایک مسجد میں مسلمانوں کا مجلس ہوا، جس میں ایک جارحانہ فاعی تقطیم بننے کا فصلہ کیا گیا۔ اسی مسلمانوں پر دوسرے الزام بھی لگاتے۔ قادر قی طبو پر اس خبر سے محلی بھی اور جو نکل چکا ہے میں پولیس کا حوالہ دیا گیا تھا اس نے اسے باور کرنے میں فتحی کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ جو مسلمانوں نے اس خبر پر اعتماد کیا تو چار غیر مسلم شخصیں کی ایک کمیٹی نے جس میں شری نرائی ایم۔ ایل۔ لے داکٹر کے۔ پی گھوش ایم۔ ایل۔ سی۔ شری سمار وار ایم۔ ایل۔

سی افسوس سے یہ ہر سند کرشن شامل تھے، معاملہ کی تحقیقات کی اور وہ اس نتیجہ پر بیخ کریں ایک الزامات قلعی سے بیاد ہیں۔ انہوں نے یہ بھی لکھا رہا ہے کہ اگر پولیس کو لقین ہے کہ یہ الزامات غلط ہیں تو اس کی تردید کرنے چاہئے اور ان لوگوں کو سزا دینی چاہئے جنہوں نے اس قسم کی خلط خبریں شائع کی ہیں تاکہ عوام کی پریت ای نہ گورنمنٹ اور غلط اپنی کی وجہ سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس کا ازالہ ہے، وزیر داخلہ بھی اس کی تحقیقات کریں تو اچھا ہے۔ کمال تو بھی ہے کہ فرقہ پرسٹ اخبارات پولیس کو خال سے پوری دلیری کے ساتھ ایک خلط خبر شائع کرنے ہیں اور پولیس شہر میں ہیں۔ اس سے اتنا ہمیں پوتا کریں اہم

اور جان بوجھ کر مسلمانوں کے ذمہ بی احساسات کو مجروح کیا جاتا تھا وہ احتجاج کرنے کے باوجود ان بر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ لیکن کیسلہ گورنمنٹ کی نصانی کتابوں کی چھان میں سے تھے قرآن ایک تحقیقی کمیٹی قائم کردی جاتی ہے اور اس کا فیصلہ ہوتا ہے کہ ان میں عوام کے ذمہ بی اور سیاسی جذبات کو مجروح کیا گیا ہے اور اس میں جیسے وہ روس کے حالات تو شاندار الفاظ میں درج کئے گئے ہیں، ہندوستان کی تاریخ کو وزیر خود کیش کیا گیا ہے اور ہم بھی تو یہی بحث کئے ہیں کہ نصانی کتابوں میں جنہوں دھرم کو تو خوب اچھا لایا ہے مگر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں خوب فلٹ فہمان پھیلانی کیا ہیں اور مسلمانوں کی تہیجی دلائری کی کی گئی ہے۔ اگر ہم یہ طالبہ کرس کو جوست ان کتابوں کیلئے بھی تحقیقی کمیٹی مقرر کرے تو وہ یہ طالبہ بھی منتظر نہیں کرے گی۔ کیلئے گورنمنٹ کی نصانی کتابوں پر سبب پکڑے پھرنا اور مسلمانوں کے ذمہ بی جذبات کی پرواز کرنا ایک سیاسی حرکت ہے جسے افغانستان کی عدالت بھی معاف نہیں کر سکتی۔

(اخبار الحجۃ - ۲ جون ۱۹۵۴ء)

## کانگریس سماشر کمیٹی بھی

[۱۳ مئی کو مقامی ہنسڈو سماشر یون نے لکھنؤ میں اس بھانیوں کے تاریخ کی چھلکائی کیا ہے]

فرقدار ہنگامہ و فاد کرنے کے نتے جو انتقال انگریزیاں کیں ان کو شہر کے پچھے لے دیا۔ اس شرارت اور ضاد انجیزی کے استعمال کی زلزلہ حکومت کی طرف سے بروفت کوئی لاکھری کی اور مدنی مقامی کانگریس کیلئے نہ اس کو روکا کے لئے کوئی قدم اٹھایا۔ عالم مسلمانوں کا خالص صحیح ہو یا غلط، اگر اس موقع پر جو طرزِ عمل حکومت اور کانگریس کا رہا سے متفاہتاً مسلمانوں کے دلوں میں یقین ہو گیا کہ جو کیا اسی کو لکھنؤ میں پوادہ ایک بھری سازش کے ناتھ ہوا ہے میں نہوش اپنے حصہ ہے ایک نیا ہے، حکومت کی طرف سے تو صرف یہ منفی یا سیاسی اختیاری کی گئی کہ پوری آزادی کے ساتھ انتقال انگریز کرنے اور شہر کے اسن دامان کو فارست کرنے کا موقع دیا گی۔ البته پولیس کو خاص خاص مقامات پر کافی تھے اور میتھیں کر دیا گی تاکہ ساد پھر جانے پر اس کو روکا جاسکے اور جسب مرتع اقلیت کو ظلم و تحریم کا تحدید ملت بنایا جائے اس کے علاوہ اس فرقہ اور فتنہ کو

کا فضلہ رہے کہ وہ طلباء میں جانب دار از ذمہ میں پیدا کر تی ہیں۔ اور ان میں ایسا مواد موجود ہے جس سے عوام کے ذمہ بی سماجی اور سیاسی جذبات کو تھیں لکھتی ہے اور طلباء میونزمر کی طرف میں ہوتے ہیں ایکٹیو کو اس بات پر بھی جیزت ہے کہ ایک کتاب جو مرفہ ہندوستان سے منتقل ہے اس میں چاہدہ بھی کافی تذکرہ نہیں۔ وہ سری کتابوں میں بھی ہندوستان کی تواریخ کو توڑوڑ کر بیان کیا گیا ہے، یہیں کی بے انتہا تعریفی کی گئی ہے اور روس کو بھی خوب سراہی ہے۔

واقعی الگریڑا گورنمنٹ نے انصاب کی ایسی بھی کتابیں تیار کرائی ہیں جن میں واقعات کو توڑوڑ کر کیش کیا گیا ہے اور جو ان نے ذمہ بی اور سیاسی جذبات کا تھیں پہنچا کی گئی ہے تو انہیں آگ لگادیجی پہنچائے اور حکومت ہندوستان پر بہت اچھا کیا کہ ان کتابوں کی تاریخ کو توڑوڑ کر کیش کیا گیا اور مرفہ ایک تحقیقی کمیٹی مقرر کی اور اسے کام کرنا اور صحیح تاریخ کا پہنچنے کا موقع ملا۔

مرا ایک چاری بھی گذارش ہے، مسلمان پارہ سال سے چل رہے ہیں کہ عالم مسلمانوں میں تاریخ کی جو لکھائیں پڑھائی جاتی ہے، ان میں ہندو دھرم کو بہت خایاں کر کے دھکایا گیا ہے اور مسلمانوں کی تاریخ اور مذہب اور ان کے بزرگوں اور غیرہوں کو ایسے انہیں پیش کیا گیا ہے جس سے مسلمانوں کے ذمہ بی جذبات کا تھیں لکھی گئی ہو ان کتابوں میں اسلام اور سلیمانی شعارات اور اسلام کی بھت توہین کی گئی ہے اخبارات نے اس پر مشکایت کی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے کو پار پار تو جو دلائی مگر کی حال کی حکومت ان ایامات کی تحقیقات کیتے گئے کوئی چھوٹی سوچی مقرر کر تی اور نصانی کتابوں کو تھسب اور جانبداری کی گندلی سے حفاظ کیا جاتا۔

حال ہی جو بعض اخبارات نے جو جسمان گورنمنٹ کے حکمرانی یعنی حکومت کی نظروں شدہ دو کتابوں کا تذکرہ کیا ہے، ایک کا نام ہے "دوسری اتحاد" اور دوسری کا نام ہے "دوسری اسرائیل اتحاد" ان تباہک کتابوں میں اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جو ہر زندہ سر زندگی میں وہ مسلمانوں کے لئے ہرگز قابل برداشت نہیں ہیں۔ نہ ہوا انگریز کا ذرور کلختے والوں اور سرپور کرے والوں کو دو قدم بھی نہیں دیا جاتا۔ مگر آزادی کے ذرور میں اور سرکار گورنمنٹ کے زیر ساریل ہمہ

اللایاں کے مطابق دوسو کے قریب سہلان گرفتار کرنے لگئے اور پھر ان کا جو خشیر ہوا اور ہور بڑا ہے اس کا حال پہنچ کے اخبارات اور لیڈروں کے بیانات سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اب حکومت کو دو لاکھ فیصلہ کرنے والے ہے کہ آپ اپنی جان و مال کا دفاع کرنا چاہرم ہے؟ یا ہر شہر کی کوئی دفاع کا حق حوالہ ہے؟ جو بھی صورت ہو حکومت کو آج تک کی خصائص اس کا ہنودہ اعلان کرنا چاہے۔ یا تو دیہ اعلان کر کے کاگزی فرقہ اپنے ٹھروں پر حمل اور وہ کامقابلہ کرتا ہے تو اس کا بودا حق حوالہ ہے؟ یا پھر یہ بتائے کہ کسی فرقہ کو اپنے دفعہ کا حق حوالہ ہے؟ اسے ہر جانا چاہے، ٹھروں پر بھی دفاعت کا حق حوالہ نہیں ہے۔ اسے ہر جانا چاہے، گرحلہ اور وہ کے سفر نہ آتا چاہتے۔ اگر وہ اپنادفاع کرے گا تو جنم تواریخ پاٹے گا اور پولیس اس کے خلاف کارروائی کرنے میں آزاد ہو گی۔ خلاصہ یہ کہ فسادات کو روکنے کی بھلی صورت تو یہ ہے کہ جس علاقے میں فساد ہو وہاں کے حکام کو معطل کر دیا جائے۔ دوسری صورت یہ کہ ٹھلوں کو اپنی جان و مال کے تحفظ کئے دفاعت کا حق حوالہ ہو اور ان کا یہ اقدام قابل تعریف قرار ہے۔ اگر صورت وہ رہی جو آخرت میں پیش آرہی ہے کہ اپنے ٹھروں پر ٹھروں پر کردا فعت کرنے والے بھی جنم ہیں تو چھسادات کا سلسلہ بھی ہندہ ہو گا اور حملہ اور وہ کمیوں سے آگر حملہ کرنے والے حکومت کو بالآخر فیصلہ کرنے ہے کہ میلوں سے آگر حملہ کرنے والے جنم ہیں یا ٹھروں پر ان کا مقابلہ کرنے ہے؟ ہم چاہتے ہیں کہ اخبارات حکومت سے اس صورت حال کیوضاحت کرائیں اور قائم ڈھلوم کو ایک طبق پر رکھنے سے انکار کریں۔

(اخبار الجمیعہ ۵ جون ۹۰۶)

**بال بال بچے** معاصر ساتھی پہنچ کی اطاعت ہے کہ بہار کا ایک ہوتے رہ گیا۔ چند شرپنیدوں نے ایک پاسی کو اس بات پر آمادہ کیا اور جب اس کے خاندان کی ایک بارات مسجد کے ہاں سے گزرے وہ اس پر بھرا اور کسی جگہ چھپ جاتے۔ چنانچہ پاسی نے اسی طرح کیا جس شرپنیدوں نے مسجد اور حملہ پر تنگ باری شروع کر دی۔ قریب تھا کہ فساد ہو جائے کہ اتنے میں مسلمانوں اس پاکی کو

روکنے کی حکومت کی طرف سے کوئی موثر کارروائی نہیں کی گئی۔ حکومت کے بعد دوسرے درجہ پر قال الزام شہر کی کالوں کیلئے ہے جو بالکل بحقیقی کے ساتھ بطور غیرمعین اور غیرجیجی ان تمام اشتعال اگریزوں کو دیکھتی اور منصبی رسمی جو کئی روز سے ہندہ مسلمانوں کی طرف سے شہریں جلوسوں اور لاڈوں اسپرکروں سے ذریعہ ہو رہی تھیں۔ جو لوگ اس شہرات اور فتنے کے باقی تھے، ان سے نہیں کوئی تعرض کیا گی اور نہ اب بعد میں ان انتہائی اشتعال اگریزوں کے متعلق پھر باز پرس ہوئی، ۲۰۳۴ء کی شام کو میں ال ولہ پارک کے جلسہ مامین کی لگیں ان واقعات کی موجودگی ہیں کوئی الحکم ہی کا نگریز کے اس دھوکے کو باہر کر سکتا ہے کہ وہ فرقہ داریت کو مٹانا اور افیمت کے ساتھ کرنا چاہتی ہے۔ (حقیقت)

غصب خدا کا یہ اخراج دا۔ آخر دھر ملی مقام دا شور، احمد کیسے ہو سکتے ہیں جو آخر بھی ایمان بالا نگریز میں اس قدر بخت ہے کہ اللہ سے اور سرہ لے۔ زبان بمحاجل کے بات کرو۔ جبریہ دستار کافتوںی ابھی کا نگریز ہی کے حق میں ہے۔ (غل)

**مدافعت کا حق** [ذیر اعلیٰ بہار نے سیماڑھی اور آخونکے خلاف ایک اعلیٰ بہار نے سیماڑھی اور آخونکے سیماڑھی میں ایک اکھم ہندوؤں نے مسلمانوں کے ساتھ جو کچیں وہ تو پہنچا ہی چاہئے تھا۔ لیکن یہی مجھ مزید تباہی کے لئے مسلمان بستیوں کی طرف چلا۔ جب آخر کے مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ فسادی مجھ خون آشامی کے لئے ان کی طرف رُخ کر رہا ہے تو انہیں اپنے بچاؤ کی سوچی اور جب حملہ اور ہٹکے تو انہیں نے مقابلہ کیا اور کشی پارا ہمین ٹھلوں پچھے دھکیل دیا۔ جس میں اکھی حملہ اور کام آئے اور فسادہ تر مسلمان شہید ہوئے۔ اب ظاہر ہے کہ آخر کے مسلمانوں کے اپنے ٹھروں پر اپنی جان و مال کو حفاظ کے لئے حملہ آور وکام پیدا کرنا پڑا۔ ان کا یہ اقدام اخلاق، قانون، رواج اور عرف عالم کی نظر میں قابل تعریف نہ ہے۔ یقیناً بہت پڑے انعام کے شوق تھے کہ انہوں نے اپنے ٹھروں پر اپنا بھاول کیا۔ اگر نہ کرتے تو ایک فرد بھی زندہ نہ بنتا لیکن ہوا کیا؟ یہی مسلمان جنہوں نے اپنے ٹھروں پر حملہ اور وہ کامقابلہ کیا حکومت کی نظر میں محتوب قرار پائے۔ ایک

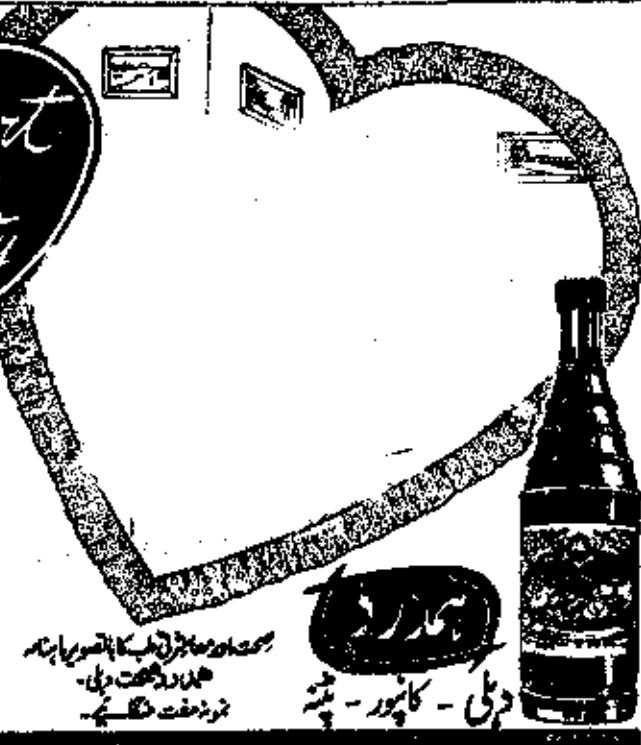
بیٹھک پاپنگ ایت نے اس پر ڈھانی بیٹھے جو مازکیا اور مقامی اشنڈی سے ایک سو بیچے کی صفائی لی کروہ فساد نہیں ہو سکدی گے اس دائرہ پر ہم کیا تجوہ کریں؟ یہی خدمت ہے کہ اقبال جرم کے بعد شیر پور فساد سے بال بال رنج گیا۔ (الیضا)

سجدہ روپوش پرستہ دیکھ لیا اور اس نے فدا ہی بینے جرم کا اقبال بھی کر لیا اور فساد کی گیا۔ دوسروے روز بھارت سیوک سماج کے ارکان شیر پور بیچے اور انہوں نے مقامی لوگوں کی بیٹھک جاتی، اسیں بھی خرم نے اپنے جرم کا اقبال کیا۔ چنانچہ

**ڈاکٹر نہیں**  
لے لیجئے۔ ہند ہومیو پیٹھک کا ج (ق) سوتی پت

## روح افزا

فرحت بخش اور قسکین دہ روح افزا کے ذائقہ میں ایک ایسی ایسا زی برتری ہے، جو اسے دوسرے شرتوں سے ممتاز بناتی ہے۔ یہ تکالوف کو درکار نہیں تھا تاریخی بخشش کے ادویہ میں سب سے کم پاٹھوں میں لوگ ہے دل سے سب سے زیکر تریں۔



لائہ سامنہ  
**شیاق**  
نیزیوارت

مولانا ایں آن اصلاحی

تیسیے  
۲۰۰ x ۲۴۰

مہمات  
۹۰ صفحات

اسلام پر بننے والی توجیہی مصادر کے علاوہ مولانا اصلاحی کی تفسیر قرآن اور ترکیہ نس کا مسلم مصادر میں ثابت کیا ہے کہ مذکور خصوصیات ہوئی۔  
سادہ زندہ بھائی پہلے شاہزاد ہو چکا ہے  
تمتیں لہ پڑھوں کئے

ملسلت قبول نہ کاپتے، فیچر باہم امر شیاق رحمان پور اچھر۔ لائہ سامنہ میں مذکور خریداروں کے پیارے ایں ذکاپتے۔ میصر الفرقان، پکپڑی سعد الحسن

# بُلْکی کی طاک

"امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہت بھروسے، بہت باریک بہیں ہی اور بے حد بہیں فہم تھے۔ قانونی سازی کے لئے حسن دینقدوس اور ہمگیر ڈہن کی خروجیت ہے اس میں تو امام صاحب کا تائی شکل ہی سے کوئی ہو گا انکو" (رجمی یاد جملانی داگست) آپ نصیحت مانتے ہیں امام صاحب سے کوئی گذہ نہیں اور نہ ہی ان کی کوئی تفصیلی مقصود ہے، یا ان صرف اتنا ہے کہ جب کہ قول علمائے شبلی مرحوم امام صاحب کی تفصیف کا ایک در حقیقی بھی موجود نہیں ہے تو آپ کو امام صاحب کے استاذ مذکورہ صفات کیسے پیر ہوتے اور امام صحیح بخاری کی موجودگی پر بھی آپ اس کو مسلم شافعی پر بتاتے ہیں۔ الفاف دیانت پر ہر حال شرط ہے۔ آپ کہیں کہ لوگوں کے لئے اور انہوں نے ہم سے بھی امام صاحب کے اوصاف مذکورہ لئے ہیں تو کیا آپ ہی سے صاحبِ قلم کے لئے پیر ہے کہ کھلی شہزادت صحیح بخاری کو نہ مانتے اور دوسروں کے لئے نہ کھانے کا اعتبار کر رہے (۲۱) مولانا ابراهیم صاحب مرحوم نے تابع اہل حدیث میں ہوش آحادیث کے تعلق موجہہ احادیث کی جوڑش سے اس کو مقدمی احادیث اور خود امام صاحب کے مذاکر کے خلاف تحقیق کیا ہے۔ آپ اپنی تقدید سے مطلع فرمائیں (۲۲) آپ نے یا آپ کی جماعت مسیٰ "جماعتِ اسلامی" نے کوئی رسالہ ایسا لکھا ہے جس میں سن مادری نبوی اور سن شرعیہ کی الگ الگ شاندی ہی کی گئی ہے۔ اگر لکھا ہو تو قیمت اور جائی یافت سے مطلع فرمائیں اور انہیں لکھ لیتے تو بڑی عطا ی پر ہیں، ایسا ضروری مسئلہ در ابھی تک عرض التو امیں۔ امام اللہ وانا الیہ راجعون۔

## الجواب:

یہ فتووہ کا اصل دین صرف قرآن و حدیث ہے اور انہی دو کو حرمہ جان بنا اصروری ہے۔ اگر مقدمیں پر طعن کرنے کے لئے

**سوال ۱۶۱۔** از محمد عثمان (شہرستاندار) تقدید و تقلید  
لگادارش ایں کم نہ بیدل جنہے مروضات من مع مرد و مری  
تمید اہل خدمت ہیں، امید و ری ہے کہ بُلْکی کی طاک کے عنوان  
ہیں جو رابط سے سرفراز فرمائیں گے۔

عزم ہے کہ ہم اپنے کو اہل حدیث کہتے اور سمجھتے ہیں اور اللہ  
کرے کہ ہم اس کے نزدیک سمجھی اہل حدیث ہی ہوں۔ ہماری رفتار و  
کفاری ہے کہ ہم دین صرف قرآن و حدیث ہے اور ہر حال ہیں  
صرف انہیں دو کو حرمہ جان بنا اصروری ہے۔ اسانید احادیث  
در آہ احادیث متین احادیث کی جائی پڑتاں بہت ضروری ہے  
اور اسی طبق اوقیان امیر مسیبات انہر کے صفات و فہم کی تحقیق ہی بہت  
ضروری ہے۔ ہماری یہ تحقیقی روشنی بہت طبائع کے لئے لکھا ہے اور  
لکھ کا باعث ہوئی۔ اور لا اور عظم الامم حضرت مولانا اصغر علیہ  
رضوی جسے لوگوں نے ہمیں اس سمجھن کی پاداش میں استاخ دیا اور  
کہدا عطا اللہ عزیز۔ تحریک اسلامی کے لوگوں نے تحقیق کے لفظ کو  
ستروں کو کے تقدید کی اصطلاح نہ اتنا لایا ہے۔ میں ذاتی طور پر  
تقدید کے لفظ کو طبائع کے لئے انتہائی سمجھتا ہوں اور فی الحقيقة  
اس بولی میں مخاطب کو مودعیں کے لئے مکمل مش بھی ہے۔ میراپ  
سے چند جوابات چاہتا ہوں براہ کرم عنایت فرمائیں۔

- (۱) تقدید کی تعریف کیا ہے اور تقدید کس کا حق ہے؟
- (۲) اصولی طور پر مقدمہ منقد ہو سکتا ہے کہ ہمیں اپنے نہیں  
تحقیق اور امام عظم رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی تقدید کی ہے کہ ہمیں۔ اگر  
کیا ہے تو جو اہلیں اور اگر نہیں کی ہے تو کیوں؟ (۲۳) آپ کا لئے  
رسالہ علی میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بخاری شریف کو شاہی  
روشن پر کہنا یعنی صحیح بخاری کی موجودگی میں بھی امام بخاری کو مجتبی  
ہنسنے سے ملنکریں اور امام عظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں فرلتے ہیں کہ

کا یہ نعرہ کہ "بیوی مسٹر ان ہی کافی ہے، اخدا کتاب سے بڑھ کر اور کیا پیر لائق اعتماد ہو سکتی ہے۔"

امم کے اجتہادات نامل دین ہیں نہ شریعت کا کوئی مستحق ماغد۔ ان کی جیشیت مرضیات آئندہ تک پہنچنے کا لئے زینے اور واسطے کی ہے۔ امتحان پوری پڑی طور پر چکار قرآن حدیث پر فضل اسلامی قانون مدون کیا ہے وہ انسان ہی تھے اس لئے غلطیاں بھی ضرور کرے گے ہوں گے۔ لیکن کہا ہم آج کے الی عمل ذریثہ ہیں کہ اجتہاد و استنباط کرنے میں توکیں غلطی ہی نہ ہو۔ بے شک جو لوگ اتنے وسیع العلم بیدار میز خلیفہ اور فرشتہ صفات ہوں کہ کسی امام کے بخلاف اپنے پر سخیہ و معقول نعمت کر کے اس طریقے کا صبور اور اپنے خالی کی ترجیح ظاہر فرمائیں تو اچھی ہم اسے کوئی لگانہ کا کام نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہمارا تعقید ہے کہ کوئی شخص کسی سلسلہ میں تمام متعلقات شواب و دلائل سے واقعہ مجھے کے بعد کسی امام کی۔ خواہ وہ ابوحنیفہ ہی کوئی نہ ہوں۔ راتے کو مکررہ تصور کرے اور اس کے خلاف راستے کو حلی و وجہ بصیرت قرآن و حدیث سے زیادہ مطابق و موافق۔۔۔ پرانے تو اس پر لازم ہے کہ امام کی راستے پر علی نکرے اور اپنی صواب دید پر علی پر مدد کرے۔ لیکن ایسے ممتاز و بھروسے کتنے ہو سکتے ہیں اور پھر کتنے سالیں ہوں وہ نقد و تحریک کا وسیع الذیل کام کر سکتے ہیں۔ لازماً کسی رسمی سلسلہ میں، خصیص معرفت ہی میں سے کسی پر بھروسہ کرنا یہو گا اور اسی بھروسے کا اصطلاحی نام تعقید ہے۔

لفظی تعریف ایسا وحشت ناگ تورنغا، مگر معاملہ بن کے تھا لغتے سنانے اس کا حلیہ بجا رہا۔ سو وطن کی بات و تجوہ ہے کہ دنیا میں کوئی اپنے آدمی اور مصلح لذرا ہے جس کے متعدد تبع ترین احوال و اعمال پر بھی سور وطن کے نشانہ چلا کر گئے ہوں۔ خود احادیث آج کل ایک خاص فرقے کے سو وطن کا ہدف ہے۔

جو باتیں ملیں ترتیب پڑیں خدیت ہیں،۔  
(۱) تعقید کسی شے کا حسن و فیکھ کو آشکار اکرنے کا نام ہے۔ ہر شخص تعقید کرنے کا حق دار ہے جو اپنے آپ کو اس کا اپنی ثابت کر سکے۔

(۲) مقلد کسی تکمیل پہلو سے دنیا میں پر شخص ہے۔ امر کی تعقید

بطور نعروہ استعمال کیا جائے تب تو بات اور ہے، لیکن اگر نیت صحت ہو تو قیضاً وہ شخص کم عقول ہی ہو گا جو سخال کرتا ہو کہ "تفہیم" کا طلب قرآن و حدیث کو چھوڑ کر خدا ماموں کو دین کی اصل "قرار" دینا ہے اور قلدین قرآن و حدیث کو نہیں اماموں کو حریم جان بناتے ہیں۔ مخترا اس نے کہا ہے کہ اسانی و حدیث، رواۃ حدیث اور متوین حدیث کی حاجی پڑتاں ضروری نہیں۔ اگر کسی کے زردیک نقد و تحریک کا وہ عظیم درفر کافی نہ ہو جسے ہمایت اسلاف نقد و تظریف اور جرح و تتعديل کے موضوع پر چھوڑ گئے میں تو کس نے ماہر کیڑا اپنے کریجاتے خود جاچی پڑتاں رہت کر دے۔ کچھ اور شوق سے سمجھے، لیکن ہمیں یہ تو بتائیتے کہ کتنے لوگ ایسے ہو سکتے ہیں جو دونوں کے نام ہی مسائل۔ الف سے یا اسکے کمل ذاتی تحقیق و فتنیت کے بعد برآہ راست قرآن و حدیث ہی اسے اخذ کر سکیں؟ ظاہر ہے انتہائی مہا بعد سے کام لے کر بھی ایک ایسی نی ہزار سے زیادہ اوسط نہیں بتائے۔ اب باقی لوگ کیسا کریں گے؟ یہی ناکہ مالموں سے پوچھیں اور بھروسہ کریں کہ جو کچھ وہ بتا رہے ہیں وہ خدا اور رسول ہی کا حکم ہے۔ لیں یہی غل مقلدین کا بھی ہے۔ فرق یہ ہے کہ مقلدین ان علماء پر بھروسہ کرنے والے جن کا علم و فہم اور تدریب و تحریک نہیں تقویٰ ترہ اور عقول بالہ بھی علوم و معرفت ہے جنہیں امربت سلسلے اپنے فن کا ایسا نایاب ہے جس کے نام و ذکر اور تحریر و مطالعہ وقت اجتہاد و حسین کردار پر مشتمل علماء و صلحاء کی روشن گواہیاں موجود ہیں اور آپ حضرات زمانہ مال یا مااضی تریکے ان علماء پر بھروسہ کرنے والے جن کی تجوہ دادا تھے صاحبوں اور کردار و عمل کی عظمتوں پر کم سے کم اتنا عظیم اتحاد و اتفاق نہیں ہے جتنا تکمیر سلف پر ہے۔

مولانا اششف علی رحمۃ اللہ علیہ نے اگر اپنے کو ستار و سے ادب کہدا تو بھروسے کے عقول و جواہات ہوں گے۔ اگر کچھ عوام انساں یہ نعروہ لگاتے ہیں کہ اصل دین قرآن و حدیث ہی ہے اور تقدیر اتر کو چھوڑ کر برآہ راست قرآن و حدیث سے جملہ مسائل بلو تو یہ نعروہ فی الحیثیت ہے ہی الی انور کا اس پر غصہ آجانا بعید ایقاں نہیں۔ یہ اپنے نتائج کے عاظمے ایسا ہی مگر اہ کن ہے، جیسے بعض لوگوں

نے بھکایا تدیا ہوتا۔—ذر ابنا نار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی تصنیف موجود ہے؟ خلفاء راشدین اور دیگر اصحاب کوں کون سی لگائیں تھائے تھے لئے کہ میں ۹ الگ جواب تھی میں ہے تو پھر ان حضرات کے اوصاف و مناقب بیان کرنے والوں کی بھی اگر ان پہنچا ہوئی کہ یہ کیا کرتے ہو؟—میرے محترم اکیا اتنی سیدھی سی بات آپ کی بھروسہ نہیں آتی کہ امام عظیم کے ہم صدروں اور اگر وہ نہیں بلکہ دوسرا کوئی بھی وفتر فرقہ اسلام موجود نہیں ہے جو یہی طور پر اس سے زیادہ خامیاں نہ ہوں۔

۱۰) امام اعظم اور حنفی پر بھی حسب موقع تقدیر کرتے ہیں جاصل تقدیر ہے کہ وہ دنیا کے اُن چند قانون دالوں اور مالوں میں سے ایک تھے جو صدیوں میں نہیں بلکہ قرون میں پہ اٹھتے ہیں انھوں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں رہا علم دفتر فرقہ دینا کو دیا جس کی کوئی نظر نہیں ہے اور اپنے اوصاف و مناقب کے حوالے سے وہ یقیناً اس کے اہل تھے کہ دنیا ان پر بھروسہ کرے۔ رہی خلطانہ اجتہادی تو سے شک دہ کر سکتے تھے اور کی ہوگی الیکن ہم جیسے کو تاہ قائم علم اور سیاہ کارہزار بر سر بھی ان کی خطاڑ اُنکی گرفت نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس ذہرا ہی کیا ہے نہ حاضر دناغی نہ علمی تجوہ نہ تحقیق مسائل میں عمر کھپاٹی کا جذبہ نہ تقویٰ نہ طہارت ان کوئی اور دُن۔ پھر کس پرستے پر تقدیر کا حریر آزمائیں۔ اُن کے عالی مقصد، شاگردوں نے بے شمار مسائل میں تقدیر نظر کے بعد ان سے اختلاف کیا ہے اور وہ اس کے اہل تھے۔

(۲۱) یہ نزاع الفاظی بلکہ بحثی ہے۔ مجتہد قہزادوں ہوئے ہیں امام فرقہ کی جیشیت سے جو اُمیں بس چار ہی حضرات معرفت ہیں جن میں امام شافعی بھی ہیں۔ اب مجتہد زیادہ تر ان اُمیں سے کسی ایک کے سلسلہ پرتفق ہو گا اسے اسی کی طرف نہ سوپ کیا جائے گا۔ شاگردار این تجیہ جعلی کہلاتے ہیں۔ کیا وہ صحیہ نہیں تھے؟

۱۱) امام کے بالے میں اپنے مولانا شبی کا فروعہ توڑھنے والا یہی دلخواستہ شورہ کرنا بالکل بیکوں نے جو قربی تھا۔ اللہ کے بنو ایک نہیں ہے تو اور کیا ہے کہ اب حنفی کی قبیل میں تم ایسے بھی دلائل زبان پر لے آئے پوچھیں دلائل ہمہ اس لفڑا کی توہین ہے اور جن کی بے اساسی کی پرتم خود بھی اپنے ہوئے اُر جذبات

کرنے والے بڑے بڑے نقاد ہوئے ہیں۔ مدبر حنفی پر ہم موقعہ بوجوہ تقدیر کرتے ہیں۔ غاصہ تقدیر پر بھی مشہور تہذیب کے لئے اسی کے ہر جھوٹے بڑے معاالم کو دین ہے کہ وہ پرگوش دینے کے لئے فرقہ حنفی سے پڑھ کر دنیا میں کوئی اسلامی نقد موجود نہیں ہے۔ اس میں فی الجملہ وہ خامیاں اور فکر و اجتہاد کی بغرضیں بھی موجود ہیں جو بر انسانی کام کا خاتمه ہیں اور جن سے سواتے اینیار کے کسی کو مطر نہیں بلکہ دوسرا کوئی بھی وفتر فرقہ اسلام موجود نہیں ہے جو یہی طور پر اس سے زیادہ خامیاں نہ ہوں۔

۱۲) امام اعظم اور حنفی حسب موقع تقدیر کرتے ہیں جاصل تقدیر ہے کہ وہ دنیا کے اُن چند قانون دالوں اور مالوں میں سے ایک تھے جو صدیوں میں نہیں بلکہ قرون میں پہ اٹھتے ہیں انھوں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں رہا علم دفتر فرقہ دینا کو دیا جس کی کوئی نظر نہیں ہے اور اپنے اوصاف و مناقب کے حوالے سے وہ یقیناً اس کے اہل تھے کہ دنیا ان پر بھروسہ کرے۔ رہی خلطانہ اجتہادی تو سے شک دہ کر سکتے تھے اور کی ہوگی الیکن ہم جیسے کو تاہ قائم علم اور سیاہ کارہزار بر سر بھی ان کی خطاڑ اُنکی گرفت نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس ذہرا ہی کیا ہے نہ حاضر دناغی نہ علمی تجوہ نہ تحقیق مسائل میں عمر کھپاٹی کا جذبہ نہ تقویٰ نہ طہارت ان کوئی اور دُن۔ پھر کس پرستے پر تقدیر کا حریر آزمائیں۔ اُن کے عالی مقصد، شاگردوں نے بے شمار مسائل میں تقدیر نظر کے بعد ان سے اختلاف کیا ہے اور وہ اس کے اہل تھے۔

(۲۲) یہ نزاع الفاظی بلکہ بحثی ہے۔ مجتہد قہزادوں ہوئے ہیں امام فرقہ کی جیشیت سے جو اُمیں بس چار ہی حضرات معرفت ہیں جن میں امام شافعی بھی ہیں۔ اب مجتہد زیادہ تر ان اُمیں سے کسی ایک کے سلسلہ پرتفق ہو گا اسے اسی کی طرف نہ سوپ کیا جائے گا۔ شاگردار این تجیہ جعلی کہلاتے ہیں۔ کیا وہ صحیہ نہیں تھے؟

لئے سوہاں ووجہ بھی ہوتی ہے یا اور کوئی غمزوں و جگر چاشدرا ہر تو گیا آپ اس کی زندگی کو سرو در پر سکون نہیں گئے ہیں  
بے شک خدا کے انتیپ ناقران بندوں کو مال و دولت دو و سائیں عیش کے خواستے ہوئے ہیں، لیکن خدا فرموشی اور دنیا پرستی کے شیخیں ان کے قلوب کن کن سب جنینوں اور جنینوں کا شکار ہیں اس کا اظہارہ آپ کو گون کرتے۔ ایک مستقل پھاش تو خود دولت ہی کی نظرت ہی بھی ہوتی ہے۔ جو شکر کا شاہد ہے کہ دولت مند حضرات مقاعدت کی پر سکون زندگی نہیں گذارتے بلکہ اضافی دولت کی بغیر ختم پوس ان کے سکون قلب کو تاریخ کئے رہتی ہے۔ اس پوس کے لوارامات میں سے ہے نعمان کا ایک مستقل اندیشہ المفع در نفع کی امتباہی طریق اور طرح طرح کی بھی سے آرائیاں۔ پھر انسان کے کتنے ہی علم ہیں جن کا عادا و دولت سے نہیں ہوتا۔ کون ہمیں بتائے کہ یہ جو دن ملوں کا مالک سلطنتِ دنیا کو خلی میں خوکروں کی وح کے ساتھ رہتا ہے اس کے قلب دماغِ جمبو عی طور پر کیف و سرت کی سی میں ٹوپر میں یا غم دانستار کے طوفان سے دوچار۔ روح و راحت کی نظر کو خاہبری ططران سے نہیں، حقیقی تکییات سے رکھتے۔ آپ جانتے ہیں ایک بافت اُدمی چل سکتا ہی دولت مند اور صاحبِ اقدار ہو اگر وہ اپنی بیوی کے کیر کھڑے سطہ نہیں تو نہیں یہی بات اس کے قلب ذہن کا ختم بن جاتی ہے اور طرح کے ظاہری عیش و آرام کے باوجود ایک اس باروں پر ٹوٹتا ہے یہ ایک شان ہے دنیا میں دیکھا اساب روح و علم کی کامی ہے۔ اُدمی خدا کو بھول جلتے اور دنیا ہی کو سب کچھ بچھنے لگے تو قدم ندم پر اس کے لئے ہزار لیے اساب موجود ہیں جن میں سے ہر ایک اس کے قلب ذہن میں کاشتہ کھٹک سکتا ہے۔ ذرا بچھتے تو لورپ اور امریکہ کا حال، دہل خود کشیوں کی تعداد کس قدر ہو ناٹک ہے، حالانکہ دولت بھی سب سے زیادہ ہے۔ اور یہ بھی دیکھئے کہ مغربی مفکرین کی افراتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دولت کی فراوانی بھی اُدمی کو زندگی سے بیزار کرنے کا ایک قوی سبب ہے!

پھر ایک اور انداز سے بھی سوچتے۔ ان لیا بہت سے خدا فرموش و اقتداء آرم و سرت کی زندگی گذار ہے ہیں لیکن

ہم کیا اور ہماری تحقیق کیا۔ خبر آحاد کے بالے میں اہم علم کا جو سلک ہے اسے علم میں ہے اس کے متعلق تو ہمیں کلی اطمینان ہے کہ نہایت صلح، معتدل اور حکم ہے۔ لیکن کوئی بزرگوار اگر اس سے متفق نہ ہوں تو جھگٹے کی کوئی بات نہیں۔ اختلاف راستے ہے تو نہیں ہے بشرطی طرقیں سنجیدی کا دام باختیز نہ چھوڑیں۔

(۵) ”جماعتِ اسلامی“ میری نہیں ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ مظلوم رسالہ کھانگی یا نہیں۔ آپ مرکزی مکتب جماعتِ اسلامی را پہلو سے تحقیق فرمائیں۔ ہم مقلدوں کی کتابوں میں تو سن عادی اور سنین شرعی کی خاصی تفصیل موجود ہے۔ غالباً آپ کے یہاں ایسا نہیں ہے جیسی آپ نے اسی اہم تلاہ فرمائی۔ انالتہ و انالیہ راجعون کا اثمار محل استعمال کمی دیکھنے میں آیا ہے۔

**سوال:** ارشح محمد، ضلع نادر پور (دکن) محدث، عنہ پر او کو مرآتِ ذمیں کی لفظ و مناحت کے ساتھ تحریر فرمائی تو وجہ قواب دکرم ہو گا۔

وَصَنْعَانَ عَنْ ذَكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَلَّلَ  
وَذَهَّبَتْهُ كَوْمَةُ الْقَيْدَةِ أَغْلَبَهُوا هَذِهِ آیت کے ترجمہ میں علوم ہوتا ہے کہ جاؤگ، اللہ کے ذکر سے منزہ ہو رہے ہیں ان کی بحیث سلک کردی جاتے ہی اور انہیں قائمت کے روزانہ حاصل ہے اسی پر جائے کا۔ مگر شاہدہ خلافِ علم ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ کے ناقران اور باغی بندوں کو سب انتہار نزلیں رہا ہے براؤ کو محفوظ کرنی و حفظ اور آیت کی تغیری کا سبتوں و مشکو فرمائیں۔

## الجواب:-

”معشرِ ضلک“ کا نہیم انسان کی زندگی نہیں بلکہ ایجاد زندگی سے جو حقیقی سکون و سرت اور خیر و برکت سے خالی ہوئی زمانہ پر کمال و دولت ہی کو سب کچھ بھی لیا گیا ہے اسے یہ دھوکہ ہوتا ہے کہ جو دولت مند ہے وہ پر سرت زندگی سے مہنا رہے۔ حالانکہ حقیقی سرت اور پر سکون زندگی کا تعقیل انسان کے ذہن و قلب کی بیفت سے ہے نہ کہ ظاہری تیشات سے۔ فرض کیجئے ایک کرود پی ایسی شاندار کوٹھی میں مختلف زندگی گذار رہے، لیکن بیوی کی سب را ہر دنی اس کے سینے میں متقل بیگانیوں کی اگ بھڑکاتے ہوئے ہے یا اولاد کی بجلی اسکے

سے نوگاتے ہوتے ہیں جوئی الواقعہ مابروہا کروں تاریخ ہیں۔  
جودنیا کی جستی کو رسمانہ نہیں بلکہ یقیناً حکوم سُنے ہیں۔ جن کے  
لئے یہ کارخانہ حالم بازیجہ اطفال سے زیادہ نہیں۔ ان کا عالم یہ ہے  
کہ اگرچہ غایبی آلام و مصائب ان پر بھی ٹوٹتے ہیں۔ روزمرہ سکون  
اور انجمنوں سے ایکس بھی دوچار پڑنا پڑتا ہے بلکہ دوسروں کی بحث  
ان کی زندگی زیادہ بے نیا ہے اور آنے لگتے ہیں بے نیکی برداشت اپنے  
طوفان ان کے سکون قلب اور شاطیروں میں ذرا سمجھی ططم پیدا  
ہیں کریا تا ان کا وجہ ان واحساس اسی طرح دنیاوی اضطراب  
اندوں سے دُور ہتا چھس طرح آپ دکھیں کہ ایک شخص کے بدن میں  
نشرت کا گائی ہے، لیکن وہ بے ہوش کر دیا گیں ہے اس لئے اسے کسی  
صدھے کا احساس نہیں۔ یا چھر ان کا عالِ اُس ماں کی مثال سے بھتے  
جو اولادی پروردش میں فرع ہے نوع تکالیف اور قصیں جعلی ہے، جس کے  
بس اوقات اس کا جسمانی وجود بھی ان سکونوں سے محلا جاتا ہے لیکن کیا  
اس کے قلب و روح کے لئے بھی پروردش کی یہ سختیاں اندوں ورثی کا  
ہستہ ہتھیں؟ — نہیں۔ کسی ماں سے بچوں جب اس کا لختہ گرد  
بھی نہیں اسے بچوں کو کو دوہا ملتا ہے اور دلکھتے ہوتے ہیں وہ وہ  
اس کے سخن میں دو دہمہ اٹھتے ہیں بچوں بارہا زدہ سے کاش لیتا ہے  
اور ماں نیس سے تڑپ اٹھتی ہے پھر دو دہمہ پھٹا ہوا سارے سوچے  
کی ترغیب دیتا ہے لیکن بچے کو پیسے ہیں خدا ہمارا گرہ بچا جھلکتی ہتھی  
ہے۔ یہ سب کچھ ظاہریں اتنا تکلیف دہے ہے لیکن ماں آپ کو کیوں  
جواب نہیں کر ان ظاہری تکلیفوں سے اس کے تکلیف روح میں کم و  
اندوں کی ایک لمبی پیمانہ ہوئی بلکہ ایک ناتالی جان سکون  
طاہیت اور بیحث و سرست ہی کی رو میں وہ سب کچھ کر فی رہی ہے۔  
لیں ایسا ہی معاملہ ہے خدا کے نوگانے والوں کا۔ ان کے  
قلب و روح کو دنیا کے ظاہری مصائب اضطراب و تلقن کا برف  
نہیں بناتے بلکہ وہ فرط سرست میں جھوم کر کیتے ہیں کہے اللہ!  
تیری ہر عطا حق ہے تیری ہر آزار اش و مجہ عزت ہے تیری ہر  
مرضی پیام نشاط ہے۔ تو ان لوگوں کو معاف کرنا جائزی ہی شیفت  
کے عتی ہیں زخم پہنچانے لگتے ہیں!

اس کے بر عقل خدا فراموشوں کے لئے یقینی سکون ہر سرت  
کا کوئی حصہ نہیں۔ ان کے بخار قلب و روح کو تو نہیں میں چھاہوا

ہیسا ہی سبھی عیسیے ایک شخص کو پہنچ بھر بعد یہاں تھی دی جانے والی  
ہد اور چھانجی سے قبل پر طرح کے عیش و آرام کی چھوٹ دیدی کی  
ہو، لیکن اس شخص کی اسی بھی حیات عیش کا اپ رجھ جیتھا  
عیش نہیں گے؟ غالباً بلکہ یقیناً نہیں۔ تونیا کی یہ چند سال  
زندگی کا ططرائق ایک عارضی چھوٹ کے ملاواہ اور سے کیا۔ آخرت  
کی ابدی زندگی سے انسان کی دنیا وی زندگی کے وقف کو وہ بنت  
بھی نہیں ہے جو ایک ماہ کی بدت کو پوری دنیا وی زندگی سے ہے۔  
یہ ایک ماہ دنیا وی زندگی کا خاصہ اور قیچ عرصے۔ لیکن سوچا سو  
سال کی دنیا وی زندگی تو آخرت کی ابدی زندگی کے مقابلہ  
میں وہ بنت بھی نہیں رکھتی جو قطبے کو سمندر سے ہے۔ پھر یہاں  
کا انصاف ہے کہ خدا فراموشی کی سزا میں عفریب پیش آئیوں طویل  
حیات خدا کا علم رکھتے ہوئے بھی آپ دنیا وی زندگی کے چند  
گز نیز پا ہمایت میں کو قابلِ لحاظ رکھتے ہیں۔

ذکر سے مراد یاد ہے۔ اور خدا کی یاد سے قرآن کی مراد ہمیشہ  
ایک بھی ہوتی ہے۔ اللہ کے احکام کی پوری بودی فیماں بداری  
اور امداد اسے لے کر اتما تاکہ ہر مرحلے میں اسی کو واحد الالہ،  
محترم اشہدناہ اور قادی مطلع سمجھنا۔ اس کی رضا پر شاکر اور اس کی  
تقدیر پر حمایہ رہنا۔ حمادہ میں جس پیغمبر کو ”آنکھا“ لہتے ہیں وہی ہے  
ذکر اللہ۔

بعض شخصیں نے مہیشہ ضنك کے سختی وہ زندگی کیا  
ہیں جس میں خیر دخل نہ ہو سکے۔ یادِ اصل بھی ہو تو شرس مغلوب ہو جائے  
لعن طمار نے میشہ ضنك کے فیکر بزرخ نہ ہو بلکہ مرادی ہے  
یعنی قیامت سے پہلے اس پر نہایت تھی اور کسی کا دیکھ دو ایک دو آیکھا۔  
”خدا پر قرب سے اس کی فیض بیض محابا ہے بھی بخوبی سے ارجمند  
ہزار نے تو اسے ابو ہریرہؓ سے مرفقاً دیت کیا ہے۔ یعنی تفسیر خود  
رسول (اللہ تعالیٰ) سیان فرمائی۔

ہیں بہر حال کسی بھی مفہوم و مراد کے لحاظ سے اسی دیت کی  
مشابہ و مدل صدقۃت میں شتر بر ارجمند نظر نہیں آتی۔ ہم نے تو  
یہ توں کے تحریب اور مشابہ کے بعد اللہ کے اس فرمودے کو گویا  
کھلی آنکھوں سے مجسم دیکھ لیا ہے کہ اصلی سکون و سرست بھسل درج پس  
آنھی لوگوں کا حصرت ہے جو دل و دماغ کی پوری بکسوئی کے ساتھ اللہ

اور سودوزیاں کا ہمدرد قیمتی تج و تاب ہی خود ایک نئے ابستقل  
بنارہت ہے۔ اللہ بل کو اللہ اعظم میں القلوب۔

ایک کاتا بھی بھیل کی طرح تڑپا دیتا ہے، ظاہری رنج و غم کی جموی  
ہمچی ان کے دل و داغ میں اضطراب و اندروہ کا جوار بھاٹا  
بن جائی ہے اور جب کوئی ظاہری رنج و غم نہ ہوتا انکی حرصل ہوس

## خلافت معاویہ و بنیزید

خلافت معاویہ، شہادت حسین اور اسودہ بن زید پر ایک پریکاریہ دانی محققان کتاب۔ رج اور جھوٹ کی تحقیق رجسٹریڈ شر  
تجلی کا تصریح اسی شمارہ میں "ٹھہرہ طکوٹ" کے ذمیں موجود ہے۔ نبیت محمد چھڑ رہی ہے۔

ٹری قطعی ضخامت ۴۹۶ صفحے۔ کاغذ طبعہ سفید، چھپائی دورنگی  
عکسی زمین سائز ہوتے ہیں۔ پہرے جلد عمدہ پر ۲۷۸  
یازده سوہ مترجم کلام امعن دعائے رج العرش و رج  
چھپائی۔ جگنا کاغذ۔ تخفی میں ہیں کریمی چیزیں۔ جلد تین روپے۔  
یازده سوہ مترجم ۲/۵ خورد اور دشمن لکھائی چھپائی  
دعائے رج العرش اور درود رج عجی شامی ہے۔ بارہ آنے۔  
سورہ میں اچھوئی خوبصورت مترجم ۳/۲ رغیر مترجم  
شماز مترجم کلام میں خوشمازیں پر عمدہ سیاہ چھپائی ہیں  
کتبہ بھلی دیوبند (دیوب-پی)۔

## ماہنامہ اسلامی دنیا دبو بند

اس ماہنامی جریدے کے مفصل شہریات آپ  
تجلی کی گذشتہ اشاعت و نہیں ملاحظہ فرمائے ہیں۔  
بفضلہ تعالیٰ اس کا پہلا شمارہ چھپکا گیا ہے۔  
لہذا مفت نہونہ طلب فرمائیں۔  
میخرا اسلامی دنیا دبو بند (دیوب-پی)

## ناج پنی پاکستان کے کچھ تخفی

**حامل الف / مترجم** ترجمہ شاہ عبد القادر۔ کاغذ  
عکسی جلد عمدہ آئیں کلائچے۔ نہایت دلکش اور حسین۔ سوچ رہی دو رنگی  
حامل ۲/۲ مل اترجمہ جیسی سائز دلکش۔ جلد پلاسٹک کور۔  
بہتر ہی نفیس اور دشمن لکھائی۔ ہر یہ پاچ روپے۔  
**حامل ۲/۴ مترجم** ترجمہ مولانا اشرف علی۔ حسین اور  
دشمن روپے چار آنے۔ یہی چیز کریم کی جلد میں ماثھے آٹھ روپے۔  
**حامل ۲/۴ مل اترجمہ** جیسی سائز دار اتنی تلی کہ جس میں  
روشن۔ ہر یہ تین روپے۔

**حامل ار ۱۲ مترجم** ترجمہ شاہ عبد القادر۔ تقریباً  
حامل الف ۵۳ مترجم مشہور ترجمہ رج الحمید پر  
موضع القرآن کا حاشیہ۔ چھپائی دورنگی۔ ہر یہ جلد تبرہ روپے۔  
**قرآن ۱۱** دو ترجمہ دالا۔ پہلا ترجمہ شاہ فتح الدین  
دوسرہ ترجمہ مولانا اشرف علی تھا نوی

ایک بیش بہا غدیری سخن سے تیار کیا ہوا

## تجربہ و لائق اعتماد

## مشہر ہو معرفت سرہ

یاد کئے  
بہر کا نکھل کے قاتم اور اپنی جنم  
بہتر سے بہتر کیں تو ممکن ہے اور  
فائدہ بقیٰ نہیں ہے  
(۱) کا پامانی۔  
(۲) بیرانا موتابند۔  
(۳) چیل میں بڑھ عیا ہوں آنکھ۔  
چینی پریس کے چینی پریس۔

محصول اگلے بکر دیر آنکھ

چھ ماٹے  
تین روپے

ایک تو لم  
پاچ روپے

## تین شیشیاں بیجا خریدنے پر ڈاک خرچ معاف

گرتی ہوئی بنیانی کو قوی کرتا ہے

سرخی جالا اور تو مداویغیرہ کو دور کرتا ہے

مکھیں دکھرہی ہوں یاد کئے والی ہوں تو فوری فائدہ دیتا ہے

بغیر کسی حرض کے استعمال کریں تو نگاہ کو آخر عمر تک قائم رکھتا ہے

## دار الفیض حماقی دیوبندی

اس مجری سجن کی دوستیں ہیں نمبر دو ان تو اور سوڑھو نکام اراضی شلاؤ دو اور جو بیان خون وغیرہ  
میں خوب ہے جزو نکو مضبوط کرنا ہے اس کا ذرا چھا نہیں یہیں زود اثر بہت نمبر دو ان تو اور  
سوڑھوں کو تقویت دیکر جیوں لے مرضوئی سیا نہیں۔ روزانہ استعمال کی چیزیں دخوش ذائقہ ہے) ● دلوں میں سے ہر لیک کا  
چار تو لے کا پیلگنگ دس آنے کا ہے۔ ڈاک خرچ ڈیڑھ روپیہ ● آرڈر میں طلوبہ قسم یعنی نمبر دو نیشنل کی وضاحت فرمادیجئے۔  
● ڈاک خانے کا قانون کچھ ایسا چے کہ دو تین ملکت ایک ساتھ نگاہیں تب بھی یہی ڈاک خرچ ہو گا اور سردر ڈسٹریکٹ  
بھی ساتھ نگاہیں تو منجع اور سرمه دلوں اسی ڈاک خرچ میں اچائیں گے۔ ● اس الفیض س حماقی۔ دیوبندی

پاکستانی حضرات اب ہم سے نگاہی کی بجائے ذیل کے پہے سردار ڈسٹریکٹ بذریعہ دیاں  
طلب کر سکتے ہیں۔ یا چھ روپے کا سنی اور ڈسچیں — پاکستان کا پتہ یہ ہے۔

عثمان عنی کرانہ مرچنٹ ۲۲۳ مینا بازار سریانی جمیش کالوںی۔ کراچی

پاکستانی حضرات

کے لئے خوشخبری

# چند عجیب کتب اپنے

حضرت دو مزکوٰۃ اور حج کے سائل کو حادی ہے۔ ایک وہی پاچ آئے۔  
حضرت سوم چار روپے۔ حضرت چھام ساڑھے تین روپے۔  
تمل سیف ریالیہ تین روپے۔

**صفیۃ الالیام** [شہزادہ دارالشکوہ کی کتاب کا باخادر اربعوں صفحہ اولیاً تحریر جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے لیکر سماجیہ کرام، ائمۃ مجتہدین، ازواج مطہرات اور اولیاء کرام  
کے حضرت حسنات بیان ہوئے ہیں قیمت محلہ چھ روپے بارہ آئے۔

**نوایمان افسوس کتابیں** [نازکے فضائل ۱۵ ارج چھ رسول کی  
سبح قیام عبیر مسلم خانہ، رخا صالیخ  
خدائی نمازیں ۲۰ حضرت بلال ۲۸ حضرت فاطمہ، ارسوں عقوبوں  
کی دعائیں ۳۰ حضرت ابوکر صدیق ۳۲ حضرت خدیجہؓؑ  
ان کتابوں کی مجموعی قیمت سات روپے ایک آٹھ روپے ہے۔ لیکن  
ایک سماجی مغلنے والوں سے سواچہ روپے لی جاتے گی۔

**جماعت اسلامی کے خلاف لکھی گئی چار**

**کتابوں کے مدلل جوابات**

فتومی دیوبند کا جائزہ سواری پر رحمانی بصیرہ کا جائزہ  
نور توحید کا جائزہ چھ آئے۔ کشف حقیقت کا جائزہ ۷۰  
ان چاروں کی بھائی قیمت پونے تین روپے۔  
صحابیات۔ اذیاز تجویز۔ مجلہ چھ روپے  
**کتاب زندگی** [امام بخاریؓؑ کی الادب المفرد کا  
مشتمل احادیث کا مغید ترین مجموعہ۔ بہترین اخلاقی تعلیمات پر  
رحمت اللہ علیہ ہیں۔ قیمت محلہ آٹھ روپے۔

**بیان غالیب شرح دلوان غالیب** [نہایت عمدگی کو چھاپا  
قیمت محلہ چھ روپے۔ صفحات ۱۰۰۰

**کتاب الوسلہ** [شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی ایک زبردست عربی  
تصنیف اور ولیاں میں۔ قربت الہن کے حس  
ویلہ کی تلاش کا حکم قرآن نے دیا ہے وہ کیا ہے؟ اس کا شانی و کافی  
حوالہ بہترین دلائیں کے ساتھ اس گمراہی کتاب میں دیا گیا ہے۔ شرک  
بدعت کی تبعیج کی اور سنت کی ناید۔ قیمت جلد چھ روپے۔

**ابن ماجہ و علم حدیث** [ابن ماجہ "صحابہ مسکی فتحی کتاب ہے۔  
اس کے جامع ابن ماجہ بڑے پیٹ کی حدود  
گز نہ ہے ہی۔ انکی فضیلی سوائی کے ساتھ اس کتاب میں تعداد حدیث  
کی فضیل تاریخ اور ان جام فضائی کی رواداد پیش کی گئی ہے جو حدود ہیں نے  
جمع حدیث کے سلسلہ میں کہیں بکھیر معلومات کا خزانہ۔ مجلہ آٹھ روپے۔

**تذکرہ حجۃ والفاتحی** [امام ربانی حضرت حجۃ والفاتحی میں متعلق  
بہترین تحقیقات اور سیر جمال مقالات کا  
بیش بہا جو ہے۔ اس کتاب کا نام پڑھنا اپنی نرمی تاریخ کے ایک اہم  
ترین باب سے نادائف رہنا ہے جو بہت بڑی بخوبی ہے۔ مجلہ چھ روپے  
مولانا غلام رسول تھر کی شہور زمان کتاب جملہ  
**تذکرہ حجۃ الشہید** [حضرت میراحمد شہیدؓؑ کے حالات اور اپنی عقیم  
تحریک جہاد پر اس سے بہتر ہوں اور سترنگ کوئی کتاب نہیں۔ جلد اول  
دوم یعنی جملہ بارہ روپے (صفحات تقریباً ساڑھے نو سو)

**جماعت مجاہدین** [سید احمد شہیدؓؑ کے سلسلہ کی تصریح جلد  
بے۔ اس میں آپ کی جماعت کے تنظیمی  
حالات اور اسکے رفقاء کے سوائیں بیان ہئے ہیں۔ مجلہ چھ روپے  
سیرت سید احمد شہیدؓؑ کی  
**سرگزشت مجاہدین** [چو چھی اور آخری جلد ہے۔  
مجلہ بارہ روپے۔ چار حصتوں کی یہ سیرت کامل ۱۰۰۰ روپے  
کی ہوتی ہے۔ مکمل منہج نے پرمن ۳ کی دری جائے گی۔

**اسلامی فقہ** [زمانہ حاضر کی ملکی شیفقت زبان میں لکھی گئی مفید  
ترین کتاب۔ حصہ اول طہارت نماز، روزہ اور  
حدائق فطر وغیرہ کے حلہ صرودی سائل پر مشتمل ہے۔ دوسرے سات ائمہ۔

مستقل عنوان

طابن العرب کی

# مہمند مسخر مراد شرکت

”لما ہوگا۔۔۔ اور کچھ؟“

”کہا جاتا ہے کہ وہاں کی حکومت کا ایمان سلامت نہیں۔۔۔“

”اور کچھ۔۔۔“

”ایمان رہنے والوں۔۔۔ یوگا شسراروس پوس۔۔۔“ وہ  
امکان نہیں۔۔۔

”خدا آپ کو فارست کرے کیونہم بھی یہی دعویٰ کرتا ہے کہ  
میں ایجاہ کارا ایک لیسے سماج کو جنم دوں گا جس جن نہ حکومت ہو گی  
نہ سبیلیاں۔ آدمی اتنا سوہنہ جائے گا کہ بالائی اقتدار کے بغیر ہی  
پُر امن زندگی پس کر سکے گا۔۔۔ جانتے ہیں آپ گذشتہ چالیساں لوں  
سے روس میں کیا ہو رہا ہے؟“

”تمہارا سرور ہے ایمان کہاں کی سے بیٹھے ہوئے پہنچا جارت  
کی بات کرو۔۔۔“ وہ بڑھاتے۔۔۔

”کس سے کروں۔۔۔ تم سے۔۔۔ جو اتنا بھی نہیں جانتا کہ  
بیل کی دم کو صڑھوئی ہے۔۔۔“

”چھے پوتی۔۔۔ لا جعل ولا۔۔۔ کیوں مذاق کرنے ہو۔۔۔“  
”اچھا بتاؤ۔۔۔ میں سر کے بل کھڑے ہو کر دعوہ کرتا ہوں کہ  
ساری دنیا اور دنیا ہے بیس میں یہی سیدھا ہوں تم کیسے ثابت کر کے  
کہ میں نے غلط کہا۔۔۔“

ان کی آنکھیں جلکیں جیسے کچھ بادا گیا ہو۔

”یار ہاں، وہ سر کس بھی تو ائے والا جس جس ہیں ہمیر وہی نے  
سر کے بل کھڑے ہو کر توحید کے شعر کا کئے تھے۔۔۔ سخدا۔۔۔“

”بیس بیس۔۔۔ جامی سے باہر مت ہو۔۔۔“ میں تھا حصہ  
اٹھا کر ٹوکا۔۔۔

”اوختھ۔۔۔ یار و اللہ شرعاً غصب کے تھے۔۔۔ خیر تم کیا  
پوچھ رہے تھے؟“

تاریخ نوشہ ۸ جون ۱۹۵۹ء۔

قافیہ ردیف کی شاعری کرنے والے توہاں کے ملک بھیجس  
کے بھاؤ تھے ہم الفضل تعالیٰ نشر کے شاعروں کی بھی اب کی نہیں ہیں،  
شرکی شاعروں طرحی تسلی جیزیرے پر، ملک بھر کا ہوتا دوچار شر  
ولادت پاتے ہیں۔

وہ بآجھاں کے شاگردیں جناب بتے پر کاش نامان نے  
اپنی ایک تقریر میں نشر کیا۔۔۔

”سرودے سے تحریک کا مقصد ایک ایسی سوسائٹی کی  
تشکیل ہے جس میں نہ کوئی اسٹیٹ ہو گی اور نہ کوئی نہ اور نہ  
اس تحریک کے زیر سایہ عوام کی طاقت بخواہی کیسی  
لوگ کا ہاوا نہیں اسپلیاں ان سب کی اہمیت ختم ہے جو علیک  
اور صرف عوامی طاقت اور سرودے کا نام باقی رہ  
جائے گا۔۔۔“

صوفی رحمت علی دار بآجھاں کے بڑے شاخوں ہیں۔۔۔ ایک  
شاگرد کا یہ سامیات افزود پڑھ کر وحدہ میں آگئے۔۔۔

”ایمان میں سخدا مرا آجھے گا۔۔۔ نہ کوئی حکومت پولیس،  
ہر شخص آزاد اپنے ملک کا مالک۔ کاش ہم بھی انسو قوت تک نہ ہوئے  
اخبار پڑاتے ہوئے وہ ایک سانش میں کہہ گئے۔۔۔ پوچھا۔۔۔

”آپ کبھی روس گئے ہیں؟“

”میں مطلب کیوں؟“ وہ سخراں ہو کر بولے۔۔۔

”چولب دیکھے۔۔۔“

”نہیں، روس ہم کیوں جاتے؟“

”ذہاں سکے حالات پڑتے ہیں؟“

”ہاں۔۔۔ تھوڑے بہت اٹھاتے ہیں وہاں پولوں میں  
مفت کھانا تھا۔۔۔“

”بھی فیلم کھانی ہے؟“

”خوازہ بالش...“

”نہیں...“

سکتے ہو۔ میں نے ایک دفعہ کھانی تھی تو کیا دیکھتا ہوں بڑی بڑی سکتے ہوں میں سافی بھی تھا اور ہزاروں آدمی جگالی کر رہے ہیں۔  
کوئی کسی کو نہیں روکتا۔۔۔ پھر دیکھتا ہوں کہ ایک ہزار لاکھوں سے  
مجھے قش ہو گیا ہے اور قاضی شہزاد علی نے فی عقد پائچ بیسے لیکر  
سب سے نکاح پڑھا دیا۔۔۔

”واللہ... نہیں پارتمام خوازہ خواہ اُڑا ستے ہو...“

”اچھا... صبح ہی صبح اخبار کیوں لاتے ہو...“

”بھیں دھکائے... کیا اثری جس پر کاش ندارائی کے  
عقل و تجربے کے تم قائل نہیں...“

”میں تو تمہارے بھی افلاطون ہونے کا قائل ہوں تم  
نے بھی صبح جلو کی کہانی سنکر غری خردی خی...“

”تو کیا ہوا... حرام اسے محلے ہی اے ایمان ہیں  
چڑھان لیتے تو مرغی سے بکری اور بکری سے بھیں اور بھیں سو راتھی  
اور ہاتھی سے مال دودلت کما کیا مشکل تھا۔۔۔ اسی طرح رفتہ  
رفتہ سو رو دے کی تحریک بھی دہ انقلاب لاسکتی ہے جس کا ذکر تیری  
نوار انجی نے کیا۔۔۔“

”بے شک لائے گی... پھر من تو اپنی کے پتے پر مٹھے کفرلم  
ستی ہوں لے گا۔۔۔ گاؤں گاؤں کا اور تم مرسکس کی ہر درجن سے کہنا کہ  
لے سرو پرستان خونی اور لے گلی گلی اور عنانی نہیں پہنچے سر  
رکھ کر تو جد کے لئے چاکا کر ہرشعل کے آرم پار ہو جائے۔۔۔“

”وہ کچھ کھوتے کھوتے سے دھکائی بیے جیسے خیل کی رزو کہیں  
اور پہنچ گئی ہو۔“

”کیا بات ہے؟“ میں نے جھوٹرا۔

”امان یار دلتر کیا زانہ ہو گا۔“ وہ بولے ”ذکری پر میں  
نہ عدالت نہ خواہ خواہ کی پا بندیاں مجنتِ حسن، سب آزاد۔

میں تو بھی نہ کوئی کا۔۔۔“

”اچھا ختم کرو۔“ میں نے دھمکی کے انداز میں کہا۔ دھمکی سو صرفی  
لوگ بہت ذکر نہیں۔ ان کے چھبیسی میں اک دم بدقیقی ہوئی رنگت

**۹ جون ۱۹۵۶ء** - خیر عظیم چین چو این لائی نے لنکا کے  
سفر باہر و دیس سے کہا کہ تبت میں بدہ ازم کو قشم نہیں کیا جائیگا!  
اجی وال اللہ قبل کیوں شرمند کرتے ہیں۔ بھلکیوں نرم اور اسکے  
عظیم ایڈروں کے باسے ہیں یہ بدگمانی ہی کون کافر کر سکتا ہے کان  
کے مقدار میں ہاتھوں سے کسی کے چھاس تک چھکے گی۔ خومصا  
نہیں کو تو وہ بجا کرے بھیشہ ہی مکمل تھفاظات دیتے آئے ہیں۔ جسے  
ثبوت درکار ہو تو ملک کے سب سے بڑے شیخ الاسلام حضرت برلنی  
کوپ سے پاچھے جو کچھ دن ہوتے روس سے سچ کرنے آئے تھے،  
اور صاف کہنے تھے کہ روشنی ملاؤں میں سب خیر ہے۔

گوبلنے کا تھا کہ جھوٹ بولو اور اتنا بولو کہ وہ سچ بن جائے  
کیونکہ اپنے تاکہ ملارت بھی زیادہ دیدہ دیز اور شجاعت ہیں۔  
میں اس وقت جب ان کا دستِ شفقت کشی نہیں کی گئیں کامنے  
میں صروف ہوتا ہے اور تازہ ہوئے نیوز خاکیں جذب نہیں ہوتا  
وہ گلارچاڑ کے کہتے ہیں کم مدل و جھوڑیت کے بغیر میں، ہم نے بھی  
خون کا ایک تطریہ نہیں ہیا یا ہم اسائیت کے دیتا ہیں۔

بے شک آپ بدہ ازم کو قشم نہیں کریں گے جیسا کہ اپنے  
تقویمات میں اسلام کو قشم نہیں کیا۔ میں یہ ہو گا کہ عیادت گاہیں  
مال گودا ہوں نہیں تبدیل ہو جائیں گی اور جو لاکھ دولاکھ سڑھی  
دیلوں کو آپ نے نہیں لو ہے کے پھیاروں اور تقدیر میں لکھی  
ہوئی مشقوں نے ختم کر دیاں گی کہ روئیں کسی مٹھکے کھنڈ میں قوالی  
گاہیں ہوں گی!

**۱۰ جون ۱۹۵۶ء** - جس بیار کو عطا ہیوں سے سابق پڑھا سے  
اس پر شیطان نکل کر ترس آتا ہے۔ شیخ جنم الدین بیمار ٹھپے تو حکم  
سقراط بیگ نے فرمایا۔۔۔

”تہبیت قیض رہتا ہے یہی بیماری کی جڑ ہے۔ ذرا اکھل کے  
اجابت کیا کرو۔“

اس سے بھی زیادہ باریک بلڈ یوں کہنے والے سے باریک شیر  
بٹے کر۔

و دوسرا فریضہ ملکی ایک گناہ کے بہت جاتے ہیں تھے میرن وہ  
مظہروں کا جاتے ہیں بلکہ پھر ایسا فریضہ ملک کے بیان پر  
”عاجاتے گا۔“

پر بیشک اکھاڑے کا ایک داؤ تھے اور لوگوں کے سچھیل کوئی  
می دیکھنے س آتا ہے، مگر حالیہ فسادات کی تفصیلات بتاتی ہیں کہ جن  
لوگوں نے حلہ آوروں سے دو باخہ کتے ہی کچھ جان و مال جائے تو  
وہ جن لوگوں نے یہ داؤ استعمال کیا ہے تکمیل طور پر ہیک در بر باہم ہوئے  
وہ حملہ اور شہنشاہ کے بل گرنے کے بھائے جیبوں میں مال نسبت لئے  
وہ کھوئے تباودتے ہوئے ۔۔۔

کون نہیں جانتا رام تو جی کے میلے میں کیا ہوا؟ بھوپال میں کہا ہوا، آخرت میں کیا ہوا۔ اللہ اُن حاشقوں کی قبروں کو نور سے جو بھتے ہوں اسی شفقت کو گایاں دیتے دیتے مر جائیں۔ جو لوگ خالی فسادات سے متاثر ہوتے ہیں ان سے کوئی بچھکتا صبح شفقت کے بازیں بلا بل کیا کافی ہے تو سب ہے کافی مالیں جیں سو شاعروں کے برادر کمال مال شہجاہیں اور اولاد کو فصیحت کر کے مرن لے کر میٹا اسی صبح شفقت بجھی جاتی ہے۔ اس سے بچنا۔ شیخ سعدی ذفریابی پر صبح بکر پڑدہ جوں تریاں

قلم ہاتھ میں لیکر اسٹھال سے بچنے کے خوبیے دے ڈالنا  
نوہبہت آسان ہے لیکن یہ ثابت کرنابہت مشکل ہے کہ جس کی طرف  
اوپر نظم چارجیت کو فسادات کے نام سے یاد کیا جا رہا ہے اسیں کسی  
لیکچر میں جگہ مسلمانوں کی اشتغال پذیری فساد کی ملت بھی ہو۔ خود  
آپس میں تو وہ بیٹھ کر سرے کے نازک مزاج ہیں لیکن  
حکومت کے طریق میں اور ملکہ خشبوخ کی سماں مدت مقدارہ اکثریت  
کے مقابلہ میں ان کی غیرت، جذبے اور اقدام کے لادے کو کبھی  
کاٹھدی اکر رہتے۔

کچھ باغیاں نے لوٹ لئے کچھ بہارتے  
اک دل کے ٹکڑیں ہزار میٹے کوئی بیہاں گر اکوئی دہان گرا  
ہاں الراس کامن استعمال پذیری ہے کہ قاتلوں اور لارڈوں  
کی دست پر دسے اپنی جان دہال اور آبرو سیا نے کے لئے

مرزا القراط علی گھنے لگے:-

”آج تک ہم اپنی تابکاری کے اخراجات میں ہر سانس  
زیر آسود جاتا ہے۔ ذرا سانس لینے میں احتمال کیا کیجئے۔“  
مولیٰ فتح عرب رائے

”خشمہ اپھولوں کا تصور کیلئے کیجئے، اس سے روح شکفتہ رہا  
کرے گی اور مرض خود بکھو دو، میر جاتے گا۔“  
مشترکے۔ لی قلعائی نے شورہ دیا ہے۔

”بُر بُنی جائیئے وہاں آپ کے مرض کے کسی اپیشٹ میں۔“  
اور اچانک بقاہی صاحب کے بوچھے سے وہ پرانی نگری ٹوٹ  
گئی جو شاخ کے گھر کی آخری کرسی تھی۔

بخاری ملت اسلامیہ بھارت کو بھی آج کل پڑنے والے قش  
بھرنے کی بخاری لئی ہوئی ہے اس پر عطا نیاں وقت جس زندگی سے  
مشق کرم فرمائے ہیں اس نے جلوں کی دم میں نہہ باندھ دیا ہے  
ابھی ایک اوسط وقت نے مشورہ دیا۔۔۔ اور بعض  
قطلوں میں دیکھ لئے تھے اسلامیہ کے عقل پر تو آخر خود اپنی  
حرکتوں سے بر باد ہوتے چو۔۔ مشتعل ہونا چھوڑ دہ تو یہیں کی زندگی  
گذاں رہے۔۔ حتم نے غصہ بن کر دیا اور فرقہ پرست بے دست پا ہو چکا  
اور لٹھنے کی بخاری ختم ہو چکتے گی۔

اسی سے یہیں کے اب ایک اور طبیب حاذق نے ملائی ہے  
وہ فرماتے ہیں:-

”کرنا یہ چاہئے کہ جب فرقہ رست نہاد برپا کرنے کے  
لئے خدا کو لکھ دیں اس وقت ملائیں تھیں گردیں کوئی ہم  
آپ بھئے کاموں قعہ ہی نہ دیں گے۔ تکرار و تنصاص دم تو مسیح  
میں ممکن ہے جب دلوں فرقی آئے سامنے مکھڑے  
ہو جائیں۔ ایک فرقی غلط و غصب میں نکلنے کے  
لئے آگے بڑھتے یا ان دوسرا فرقی پہلو یا کر کت رہے  
ہیں جائے تو نہ صرف وہ مخفی طارہ جاتے گا بلکہ ہمارا

ہماریں مخفکے میں زمین پر گردتے ہو۔ مسلمانوں کو  
آج ایسی ہی موقع شناسی سے کام لینے کی ضرورت نہ۔  
سن یا آپ نے؟ شاعر علیہ الرحمۃ کہا تھا۔  
شایعہ کہ بھارت میں شایر کی پڑھتے رہے گل سے جعل کر بازدھتے ہیں

ہو رہے۔ بہت دنوں بعد ہیں آزادی ملی ہے۔ فوج ہماری پوری ہماری ہے۔ اب بھی اگر تم نے دل کی سرسری نہیں نکالیں تو کب نکالیں گے۔ خواب تعبیر سے زیادہ قیمتی ہیں۔ عوام کو فائدہ حاصل نہیں ہو رہا یہ ان کی سخت ہے۔ سخت کے لئے کوچل کوں ہیٹ سکتا ہے۔ مگر یہ غلط ہے کہ عوام کو فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔ آخر یہ ہر ڈیا راست ہیں ہزاروں کی فوج عوام کی نہیں تو کس کی ہے منصوبوں کی خوفناک رقموں کا بہت بڑا حصہ دفتری کام کے ذیل میں پیش ہجتوں کی جیب میں جا رہا ہے وہ عوام نہیں تو کون ہیں۔ فرمادی کہتا ہے اب اکثر بڑے بڑے آفیسر اور کتنے ہی وزیر تک عوام ہی ہیں۔ ویسے تو جس چڑیا کامام عوام ہے ہر ایک بھارتی چاہے وزیر ہمیا فیضی کا پرپر زہ ہے، لیکن الگ عاصم ہوں ہیں "عوام" ہوا جاتے جب بھی سب جانتے ہیں کہ اگر آزادی کی "عوامیت" ناپسے کا کوئی آزمودت سے اکثر خدا اور ان شدت کی عوامیت مزاج و عادات اور علمی و عقلي صلاحیتوں کے لحاظ سے لگزدگز آگئے ہیں نکلے گی۔ آپ جو ہر بہت کا دوست ہیں یہاں عدل و انسانیت کے ابتدائی تقاضے بخواہیں جا رہے ہیں اور کوئی نہیں جوان کے سخن میں پائی ہو سکتے۔

**۱۲ رجون ۱۹۴۹ء**۔ سن سچے ہیں آپ ہی نانک سالگزی پورے نہ کمپ ٹھنڈی تالی میں ہو قیدی آزمائش کے لئے رکھے گئے ہیں میں کئے متعلق یہ پہايت ہے کہ:-

"اخیں قیدی کی بجائے شور اور اسی دکمپور ہیں ہم دلتے، کہا جاتے۔ دچپ بات یہ ہے کہ جو سرکاری افسروں سے بخوبی سے اخیں قیدی کہا ان پر فوراً یک آندر جراحت کیا گی۔"

وہ ایک لکھنؤی بزرگ کا قہرہ ہے ہو رہتے تک دل میں جا رہے تھے۔ گری کا زاد تھا، اسکی ایشش پر کھاڑوں کی تو خوبیے والے کی دہائی لیلی کی انگلیاں ہیں جو نوں کی پسندیاں ہیں۔

کیا خوب لگدیاں ہیں۔ کیا خوب پھر لگدیاں ہیں۔ کمکنؤی بزرگ سے رہا ہیں گیا۔ جہیں آوازیں خوبیے والے کو آواز دی اور خوب چھاٹلریں پلیں لکڑی لے ہیں۔ جھاڑی چلدی

با تھیں تیر ماسے جائیں تو بے شک بعض جگہ ایسا ہوا ہے۔ لیکن کیا کچھ ہے کہ مسلمان سے بغیر نے ایک چاٹا لکھا کر دوسرا لکھ لپی کرنے کی طبقہ نہیں دی۔ اور جس بغیر سے ایک طبقہ غوب ہے اسکے پر دوں نے بھی تھرک کر کے دیکھ لیا ہے کہ میشوں نے آگے دوسرا لکھاں پیش کر دیا جائے تو وہ خون ناک چوس لیتے ہیں۔

لے عطا میں ناصحو امتحت اسلامیہ بھارتیہ کے زخمیوں پر تمک پاشی کے لئے کانگریسی گورنمنٹ ہی کیا کم ہے جو تم نکلان لئے دوڑ رہے ہیں۔ مشهد جاواز۔ چوڑیاں پہنکے بیلی کے محل پڑھ جاواز۔ ابھی قیس آئے گا اور ناقہ کی بالک پکڑ کر شاندار سر و نہیں کا ایسا لکھیاں ملائے جیا بر لکھے چلے ہیں جانا۔۔۔۔۔ ہو چلے ہیں جانا۔ بیارک ہو حکومت کو لویں کو اور بہادر حملہ اور دوں کو خود مسلمانوں کے بوجھ بھکڑا تسلیم کر رہے ہیں کہ تالی دلوں ہائیکوئی نجح رہی۔۔۔۔۔

## الرجون ۱۹۴۹ء

گاندھی جی کے سابق سکریٹری سٹرپیلسے لال نے ال آباد میں گاندھی صفائی فلسفہ پر ایک پہنچوں ہم کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ "حکومت کے ترقیاتی منصوبوں سے اگر عوام کو کوئی خالدہ نہ چال ہو تو وہ بے کار ہیں منصوبوں کے نتائج سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ منصوبہ بنائے والوں کا اور حکام کا عوام سے کوئی تقریبی ربط نہیں ہے۔ ایک دشمن معاشری سبقیں کے لئے وعدے تو پہت کئے جاتے ہیں، لیکن عوام کی حالت دن بدن خراب ہوئی جائیں۔" آگے یہ بھی کہا۔

"حکومت کو یہ نہیں حلوم کہ اس نے جو نظر آئیا کیلئے اس کے پر جھٹلے جھپڑہ رہت دی جا رہی ہے۔"

آپ بھی کیا رہے ہیں۔ جن منصوبوں کو اخلاق، عدل، شرافت، انسانیت، اگر دار اور تمام ہی اوصاف عالیہ کا نعم العبد بھج لیا گیا ہے ان پر حرف اعزاز کیا کارگر ہو گا اور جس لفڑا خلنسے میں منصوبوں کے پروپرٹی سے کان ٹری اداز دیں سنائی دیتی وہاں طوطی کی صد اکون نئے گا۔ پچھے

"نہیں حضرت نہایت خوشگوار ہے۔۔۔ میرا بھائی تا قوم  
اب تک جو شوہ رہتے ہوتے ۔۔۔"

یہ کہہ کر بھراخوں نے ایک پھانک سوچ کر سینکی۔  
غائب اترش ہونے کا ذہن ہے: "لکھنؤی بزرگ نے ان  
کی گلوری مخفیں لفظتے ہوتے کہا۔

"جی نہیں۔۔۔ سینکرے کو میں میں بھروسے ہیجان لیتا ہوں کہ  
ترش ہے ماشریں۔ یہ نہایت شیرین ہے خوبی سے معدہ و جگر  
جو ہے ہیں۔"

"تو بھر دے ایک پھانک میں نوش فرمائیے۔"

"جی نہیں غیر وقت میں معدہ پر بوجھڑا لٹکاتا  
خطرناک ہے۔ میری صبح ایک تو سفرزادہ کا اشتہر کرچکا ہوں۔ پھر  
صحیح کر معدہ غریب بخت خوشبو کو بھی نہایت صحوبت سے اگستہ  
کر رہا ہے۔"

لکھنؤی بزرگ ارشیع صاحب کے مزہ بارک کے سمجھے یا نہیں سمجھے  
پر تو ایک تاریخی سوال ہے جس کا جواب کوئی پر فیصلہ نہیں دے سکا۔  
خدوی قبور کیا چاہتا ہے کہ لکھنؤی بزرگوں کی نماکوں کے لئے پھر  
دھر جائز ہو جو دھر ہے۔ وجہ سب سیم و تربیت کے لئے اسے میں پرداں  
چڑھتے ہیں اس اعاف کی بجائے کی کیا پتلی روشنیاں اور جھی جاتی  
ہیں جس کا یوں تیری ہوا سے چھل نہ جائے اس کا دھرم  
جو ایک پھینک آجائے پر دن بھر کی چھٹی نہ کرے اس کے دو غسلے  
ہونے میں کوئی مشکل نہیں تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو ٹھیک ہی میں جب  
کسی کو زمانہ ہے بلکہ مشوقاً نہیں گھول کر پایا جائے تو گلڑی کا  
چھوکس اسے ٹھوکنا ہی چاہتا ہے لیکن سوال ان چھوٹی ہوئی تہذیب  
کا ہے جو قیدیوں کو شور ادا سی کہہ کر ایک آنحضرتی کی چھپ کھلا  
رہے ہیں۔ کیسے مزے کی بات ہے پورا مساجب کرداری سیاہ کاری  
اور ظلم دندان کے چوچے میں گردن تک لٹ پت اور اندازی کیا  
جاتے ہیں کہ اوٹگاٹس والی ذرا بچ کے چلنے اور سیلے کپڑوں کے  
سرائے سے گوری کا ملکھڑا اسنوا نہ جاتے۔

کوئی سرج نہیں۔ چاروں طرف الگ غلطیوں کے ڈھیر ہوں  
تو پھر ہی ہے کہ آنکھیں بند کر کے استے اور پچھے اڑ جاؤ کہ ست اُغْری  
شسریوں کے خالی گھوٹے بھی گرد ہو کے رہ جائیں۔

ملتے کی سیٹ پر المنشیع صاحب بیٹھے ہے۔ بزرگوار نے گلزاری  
کھانی شروع کی۔ مگر کیسے۔ نہایت تراکت سے اشتہت شہادت اور  
انگوٹھکل بالکل توکوں سے لفڑیا پاڑا چم توڑتے اور کچھ پر اسکے  
دانتوں سے چالاک پھوکس ٹھکڑی سے باہر تھوک فتی۔ چھستے  
ہوتے ایسا تھوٹہ بنتا جیسے لوپے سکھے چڑھا رہے ہوں۔ پھر بھوکس  
تھوکنے چوتے ہیسا اسٹکراہ ظاہر ہوتا جیسے گلے جس اُتری ہوئی بھی  
کو اگلنا جاہ ہے ہوں۔ تھوکنے کے بعد عمل کے ایک چھوٹے سے  
رومال سے ہونٹ پوچھتے۔ پوچھتے کیا اس طرح پتے ہلکے مخفے سے  
چھوٹا سے ہیسے دہان کوئی زخم ہے کہ دراٹھیں لگی اندھی رخ نکلی۔

اعلیٰ سے ظاہر ہے ملندے والی شیع صاحب کا کیا بگڑتا تھا  
گرتا یادوہ میری بیٹی کیلے سے تھے۔ خواہ نواہ تاؤ کھارہ ہے تھے۔  
ذریگا گا تو پوچھ رہی بیٹی۔

"جاتا ہے کہاکار تھوک کیوں رہے ہیں۔ کیا گلڑی کڑوی  
نکل گئی؟"

"جی نہیں حضرت۔۔۔ بند اکٹوی ملکی توہم اسے مخفی بھی  
نہ لگاتے۔۔۔ رس چوس ہے ہیں۔ پھر کس لکھنکے مددہ غلظۃ تھوٹی  
کرنا ہے۔"

شیع صاحب تملک کے رہ گئے۔ لکھنؤی معدہ پر ان کا کیا زور  
چل سکتا تھا۔

اگلا اٹیش ایسا شیع صاحب نے سینکرے خریدے، گلڑی چلڑی  
انھوں نے ایک سنگھرہ بزرگوار کی طرف بڑھایا جو گلڑی تھم کر کے اس  
آسودگی سے پان کی ڈیبا گھوٹلے ہے تھے جیسے دعوت خلکے فارغ  
ہوئے ہوں۔

"لیجے۔۔۔ سینکرے مل جنطہ فرمائیے۔"  
"تہیں قلد۔۔۔ میں تو گلڑی فرش کرچکا، اب معدے  
میں کہاں جگہ ہے۔۔۔"

شیع صاحب سے سنگھرہ سیت ہاتھ رنج لیا اور چھا کا اسٹار کٹھک  
انگشت شہادت اور انگوٹھے کی توک سے اس طرح پھانک نکالی  
جیسے راتی میں سے موئی چاہو۔ پھر ہنٹوں کی بجائے ناک تک  
لے گئے، چھوٹ کی طرح سوچھا اور پھینک دیا۔

"اوہ۔۔۔ غائب اسٹار ہوا نکلا۔۔۔ لکھنؤی بزرگ نے فرایا۔

جنی ہما تما جن چنگھی نے کہا تھا:-

"پانی چھان کے پیو اور خنزیر کو سمو چانگل جاؤ۔"

**ساز جوں ۵۹** : - نائب وزیر خوراک سے لوک بھائیں  
بنا کر ہندوستان میں چوپیوں کی تعداد ملک کی آبادی سے چھٹی  
ہے۔ خود میرے ہی گھر میں ایک فرد کے مقابلے میں آٹھ چھٹی رہتے  
ہیں۔ مگر چوپیوں کی تعداد دو ارب چالیس کروڑ ہے۔ جب کہ  
آٹھویوں کی تعداد حرف ۹ تک کروڑ ہے۔

حیرت ہے حکومت کو چینوں کی خاندانی منصوبہ بندی  
یعنی نسبیت و لادت کی ایکم کا خال اب شک کیوں نہیں آیا۔  
گھوں کے جن داؤں کے لئے آئندے والی شلوگی کاٹ چھانٹ  
ضروری ہے ان داؤں میں چینوں کی بھی شرکت ہے۔ خود  
حکومت ہی بتاچکی ہے کہ غلہ کی ایک دافع مقدار چہ ہے پر بار  
کر دستے ہیں۔

چکنے اب تک خیال نہیں آیا تو اب ہی - بھارت میں  
لیقینا ایسے دھات نماوں کا کال نہیں ہے جو چہوں کو برتھ کر نظر و  
کا سلیقہ سمجھا سکتے ہیں۔ کہنا صرف یہ ہو گا کہ چہوں کی جھوٹی  
ترجمت یا "چہوں کی خاندابی تصویر بندی" یا "چہوں کی  
خواہی درجہ بھال" کے نام سے ایک پوجا بنا لی جائے ادھار ن  
کے لئے ایک درجن وزیر بھلی فرضتی میں مل سکتے ہیں۔ وزیروں  
سے جی بھر کا چہوں بے شمار سیاسی صیبت زدگان سے برکت لی  
جا سکتی ہے۔ ان بے چاروں کا گزار اب اخفی دھن دیں ہے  
پھر ایک کھسی ادمیوں پریل کمیٹی سالی جائے۔۔۔۔۔ "چہوں پر جنگ  
بھر شد کمیٹی" اس کے ہر بھر کو اہل و عالی کی نکرے آزاد کر دیتا  
چاہئے تاکہ سکون سے دلیر حرج اور تصویر بندی کا کام کر سکیں۔  
دوسری کمیٹی "چہوں اپڑیٹ سمتا" ہی پر دلش ٹھکالیہ" کے نام سے  
ہوئی چاہئے جس کے باہر افراد امریک، فرانس، ہماین، انگلینڈ  
وغیرہ جا کر چہوں کی گھر بلو منصوبہ بندی کے آہم مسئلہ پر باہر  
کے شعبی مشروطے چاہل کریں۔

ان کاموں کے لئے تھوڑے سے پیسوں ۔ یعنی دس میں لاکھ روپیاں کی ضرورت ہوگی تو اس کا سستانسی حکومت کو

معلوم ہے کہ میکس نے ترقی یافتہ ہندب جمہوری ٹکس - ابھی  
ہفت سوچا شہر ہے۔ جنما کی ٹپیوں کا گورنمنٹ عالم مخصوصوں میں  
لگا دیا جائے تو قوم پرستی کے عین سلطان ہو گا۔

کہاں ہیں آئے دالی رو جوں نے آئے دیوار کھڑی کرنے  
دالے۔ جو ہمیں کی مادا تین اخیں پکار رہی ہیں۔ اخیں بھی بیٹوں  
ولادت کی تعلیم سنی چاہئے کیونکہ سچے جنتے اخیں لہو گیلے ہے

**۱۷ ارجون ۵۹ عہدہ :-** ”ٹھیر کچھ“ ایک نیم سر ہزار نیس جی  
گھر بے۔ وہ ٹھیک ہوڑا پ راستہ روکے گھر بے تھے اور راہباری  
پستی تھی:-

”فرمائیے“ میرے ساتھی شہامت بیگ نے پوچھا:-  
سائنس جی نے دلوار سے لشکی ہوئی ایک آہنی صدراں قبچی کل  
طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:-

شہماں شہید کے گھوڑے کا تقدیر انہوں نے۔  
شہماں میلک شہنشاہ رہ گئے۔ تقدیر نے کی قسم ان کے  
لئے سب سے بھی خوبی۔

”خواجہ کا ہوڑا ایسیں شہید مہما تھا۔ چالیس کافروں کو مار کے سامنے جی کرئے گئے۔

”ڈالو“ میں نے شورہ دیا ”آگے چلنا ہے تو سائے آداب  
پوچھ کرنے ہوں گے؟

انھوں نے چوتی صندوق پنجی کے سوراخ میں ڈال دی۔ سائیں جی نے سخت حفارت سے انھیں دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں جس چوتی اُن "چوتی اور" میں نے کہا "مگاں درانہ آج کل چھپنگا ہے" تھیں جو اُس نے چوتی اور ڈالی۔ آئے تھوڑی ہی دراں میکٹر میں جو اُسے سمجھتا ہے اسکا نام تھا اس زمانہ میں ملکا تھا:-

”جو بھر فیضیہ دا لے ہوا سات سارا چوگے رسمیات

میں پڑھا... قل کی نیاز... ”

امکنون نئے تین کام امند فڑا آکے کر دیا۔ سہارا مکتے بے بی  
سے سیری طرف دیکھا۔ میں تو طلبی کر کے آیا تھا لکھ جو کچھ پڑے گی  
جیسے دوں گا۔ عرض کیا۔

بے پوئے مزار پر کوئی درجن بھر عورتیں ہوں گی۔ یہ مزار خواجہ سعیف الدین شہباز کے ان مرید خاص کا تھا جنہوں نے ایک مزار سے بارہ موتوں کافر کاٹے تھے۔ کہا جاتا تھا کہ بعض حالتوں میں ہیاں سے ہیز اصل دوست ادھیل جاتی ہیں اور بھرجت تک شودگوں کا خروج رکھتے ہیں اور نہ حضرت حسین و امیں نہیں کوئی تھے۔

شہزادت مجسٹر نظریوں سے عورتوں کا جائزہ ملے رہا تھا۔  
انھی میں بائیں دالان سے ایک شعلہ سالی تھا۔ وہ ایک حسین ہبیل  
اور فیضن ایبل عورت تھی جس نے شہزادت کو چونکا یا تھا اپنے شک  
اور لبے نگین ناخنوں کے ساتھ ایک اپڑوڑیٹ عورت کا یہاں ہوتا  
مجیب ہی تھا۔ عورت کی اڑاٹکی کچھ مشکل سے پھیس سال کی ہو گی۔  
dalan سے کل کریم شمس کے نیتے تک پہنچی۔ یہاں ایک دربان نے  
کھسی جانے پہنچا۔ معزز ہمان کی حیثیت میں اس کا استقبال کیا۔  
اور دہ اور حلی کی۔

”یہ کون تھی؟“ شہزادت نے مجھ سے لو جھاہ۔

”میری سگی نافی..... ہوش میں رہو ہمارا پٹ بھی کوئی“  
شہامت تیور اسکے رہ گیا۔ آخر اس نے ایک مجاہد سے۔  
جو کچھ طرحا لکھا معلوم رہتا تھا لوحہ می لیا:-

پہ کون تھیں؟

مجاور نئی تھی بنا یا لیکن شہر امت کی تھی سے پچھ روپے کا  
نوٹ اُبھرنا دھکہ کر لے لیا گا۔

سیٹھ جنگی لو ہے والا کی شکم ہیں۔ اولاد نہیں ہوئی پانچ سال تا شادی کو بھے گئے ہیں۔ دو یعنی ہرستے یہاں آتی تھیں۔ میاں وعدہ کیا ہے کہ اولاد ضرور دیں گے، مگر ہر عینت درگاہ میں حاضری دیا کرو۔ صحی سے یہاں آتی ہیں۔“

”اکیلی؟“ شہرامت بے اختیار کوں :-

”لوگ کے ساتھ آتی ہیں۔ وہ ہمیں دام لگا رہا ہو گا۔“  
 ”مگر“ شہامت بڑھاتے۔ یہ لفظ ویسے ہی شہد کو نکلا  
 شہما، ورنہ ذہنی طور پر زوہ جاگ نہیں رہ سکتے۔

"جی ہاں۔ قل کی مرجھی کے پر لی طرف ہے۔ وہیں اپنے

سائنس لوگ دھم لئتے ہیں :-

”ہاؤس کیاں کئے؟“

”یا ربارہ روپے تو سلف پڑھ کر ہیں ابھی اندر بھی تھیں پہنچے۔  
”کچھ حرج نہیں... سیر مفت کتب پوری ہے۔  
در مصل خواجہ سعیف الدین شہری کی درگاہ کا شوق نہایت  
بھی کوچڑا تھا۔ میں تو دبابر یاں کی سیر کر جھکا تھا، مگر کوچڑیں  
آئتے تھے۔ آئئے دن سیر سے سر ہوتے کچھ۔ سات سیل تو ہے یہی۔  
موڑ رکھنے سے جائیں گے۔ میں جانتا تھا کہ اس اصرار کی تھیں کیا یہی  
مزاروں اور درگاہوں سے تو ان کی بخشی کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔  
ہائی من عشق کے رومانوں کو جو شہرت خاص طور پر اس درگاہ سے  
غسل تھے، وہ بھی ناگ ای رہ تھے۔

بوب قی اپنی ایں، سارہ بھی قی۔  
میں کہتا کہ بزرگو اور جرس پی کے اونچھے لیٹ جاؤ ساری  
درگاہیں خود لگ تھا رے پاس آئیں گی۔ ۵۵ بچوں کی طرح بڑ کرتے  
تھے جلو بھی دیکھس تو کیا ہے تماستے۔

”ہو گا کیا“ میں کہتا ”وہ دنیا بالکل الگ ہے۔ تھیں یاں کو  
یک جزء سے کھا۔

امان حسالو بختی

”تمہاری خوشی ... میسے کلتے ہیں؟“

بہت کوں وہ جسکے تھے۔

تمت خریدا۔ لے تو چلو میں تکمیل ہوں گا۔

تو اس طرح ہم یہاں آئے تھے۔ یہ درگاہ پہاڑی پر تھی۔ اصل عمارت سے قبل کئی طویل راہ ہدا�ا بنائی گئی تھیں اور ہر ایک راہی میں نوع بر فروغ نذرانے شہامت کو نیٹ پرے تھے پہلے پھاٹک کے پہلو میں تانگوں، موڑ رکھتا دل اور کاروں کا اسٹینڈ تھا۔ ایک چھوٹی سی حی کاراں وقت بھی یہاں کھڑی تھیں۔

درگاہ کے عملے کا ذہبی فریضہ رام دھماں سے بے نیاز ظل ایسا  
گرد میں موٹی سرچھوٹے بدن پلے ہوئے اور جھوٹی بیت ناقابل  
بیان۔ شاید ہر وہ پتے کہہ کر بھی میں آپ کو ان کا حلیہ نہیں سمجھا سکتا  
قدم خدم پر نہ رونیباڑ سے اپنی ساتنچوں کی عاقبت رہن  
کیستے تھم درگاہ کے صحن میں پہنچ ہی تھے۔ ہماں کامل سعیب تھا  
کرنفڑھ کھنچوں تو دسرا ساری چھاڑیں ہکھاتے۔ دائیں ما تھوڑا لگلیری بکے

”اوپر میاں کی شہزادی ہے۔ یہاں آتی ہے تو اسے بُرکت  
لے کے جاتی ہے۔“

”میاں...“

”جی ہاں اپنے بڑے بھائی صاحب...“

”تو ہم بھی ذرا ان سے مل لیں“ شہزادت نے کہا۔ میا اور  
کے چہرے پر ساتھ رہ کی علامات ظاہر ہیں۔ پچھتہ ہونے کے لئے  
میں بولا:-

”پانچ بیوی کے ساتھ پورا نام پر لکھ دیجئے۔ چھوٹی میا نے  
پاس کر دیا تو شام تک حاضری ہو جاتے گی...“

”اوہ... اور اور کون رہتے ہے...“

”کون رہتا... میاں کے جلائی حلقوں میں کون رہتے گا۔  
سو سو قدم تو پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔

”اور یہ جندی کی یوں؟“

”افھیں خاص اجازت ہے۔“

اس کے بعد یہم آس پاس ہی پھرتے رہے۔ شہزادت کا  
نام شوقی سیرا کدم سلم خندی میں سمٹ لیا تھا۔ وہ منتظر تھا کہ کب  
لوگی ہے۔ ترقیاً چالنیں منت بعذری کی تیری سیری ٹھہری جائیں  
پڑی۔ تین ہی سیری ٹھیکان یہاں سے نظر آتی تھیں۔ جاں پڑنا،  
تین شہزادت کے لفظ لاطر کے کہر ہا ہوں۔ وہ شاعری کی ٹھیکانیں  
ہیزیں میں پانچ چکا تھا۔ جہاں پائے محبوب کی چاپ لانا ملکیش کے  
تموں سے زیادہ جھٹکے دار ہوتی ہے اور عاشق کا کلکھ ٹھیک  
میں دھڑکتا ہے۔ اس وقت اس کے ذہن میں نت شیشیہیں  
انگڑایاں لے اٹھتی ہیں۔

”یہاں میں اٹھاتی وہ درد از سے کی سخت چلی۔ شہزادت  
نے میرا را تھکھینا۔

”چللو...“

”کیوں۔ ابھی تو روشنے پر فاتح تک نہیں پڑھی۔  
چشم میں گئی فا... اُنھے... میرا مطلب ہے میرے  
سر میں سخت درد سے واپس چلو۔“

”میری ٹانگ میں درد ہے۔ کچھ درم لیں گے۔“

”مگر تو گویا من ہی ہیں رہا تھا۔ پچھتہ پتا ہوا بڑھتا ہاں

رہا۔ دروانے تک پہنچنے پہنچنے صرف ایک نظر قابل ذکر نظر آیا۔ کسی  
لوگ فرانے درگاہ کے صحی میں یو ہی عادتاً ”خی اللہ“ کا نعرہ  
مار دیا تھا۔ فوراً ایک شش تن مجاہر پیکا اور اسے گردن سے پچکا گر جا  
”اوہ... اللہ کا نام لینا ہے تو باہر جاؤ...“ درگاہ میں  
خواجہ کی عملداری ہے۔

”جی... کیا مطلب...“

”شم دہائی ہو؟... باہر نکلو...“

ایسے ہی نہ جانتے کتنے تھے میں ناظر یہاں نصیب ہوتے گردنا  
غارت کرے اس شاعر کو جس نے کہا تھا:-

”اعشق تیرا ہو گمراہ ہے بہت سلتے دل

حسن کی چوری تو کرے چھوٹی سزا نہیں دل

جو تھیت ہوئے ہیں نے شہامت سے کہا۔

”ذیکھو ہرگز گوارا! میں دیلوٹ نہیں ہوں۔ پچھے دوڑنا ہے  
تو اکیلے دوڑو۔“

شہزادت میگھ ٹھیک سے گئے گمراہ نہیں بدلنا۔  
”شم جائز...“ میں نے کہا۔ درگاہ کی بلیں جس طریقہ ہوتی ہیں  
کامیابی مسئلکل ہے۔

شیخ کار ٹکم ٹھندی ہی کی تھی۔ اس کا جھٹوس سانوکہ تھی  
میٹھا۔ درائی خود ہی کر رہی تھی۔ شہامت پھر تی سے ایک بورہ  
رکھتا ہیں (صر اگلیا جیسے پہلے سے روک رکھی ہو۔

”میں معانی چاہیوں گا۔“ میں نے اسکے چھٹوں سے بھڑستہ بھٹکتے کہا۔  
”اوہ بھی یار... میری قسم...“

”نہیں... میں ابھی قلن کی بر جی میں سمجھے کروں گا...“  
اقا بکو تر کی نیاز روں گا۔ سمجھے سجائی سے گناہ جھشاو لگا...“

موڑ رکھتا اس طریقہ ہو گئی اور میں کارا در رکھتا کے اس  
تعاقب سے عبرت نہ ہو کر ایک شاندار ناول لکھنے کی سوچ رہا  
ہوں جس میں درگاہ ہوں کے خاص الخواص فیوض و برکات کے علاوہ  
یہ بھی دلکھانا پڑے جگا در دش خالوں میں بھی تو تم پرستی کی مل جزو  
سے کم نہیں ہوتی۔ دیا لذرا توفیق

”فلانڈر صورت باقی،“

# دین میں حصلہ تھا، پڑھت کا لاحظہ

آفادات ابن قیم

ترجمہ و ترتیب: خلیل جمدی

(یہ مقالہ علامہ ابن قیم کی مشہور کتاب "اطلام الموقعین" کا ایک باب ہے۔ اسیں انہوں نے شریعت کے اس کا عد سے پر بحث کی ہے کہ زبان و مکان اور حالات و مدارات کے تغیرت سے احکام شریعت کی تبدیلی کن معاشر اور شرائط کے تحت رد شکار ہوتی ہے، اور یعنی ملی اللہ علیہ وسلم، صاحب کرام اور ائمہ مجتہدین سے ہمیں اس بارے میں کیا رہنمائی ملتی ہے۔ یہ بحث ملامہ نے بڑی تفصیل اور وضاحت اور شادوں کی روشنی میں بیان کی ہے۔ لیکن ہم نے طوالت کلام سے بچتے ہوئے زیر تلفظ مقامے میں صرف ان حصوں کو کیا ہے جو اس مسئلہ سے برا و راست متعلق ہیں۔ ضمن جزیات اور فہمی تفصیلات سے حقیقی الامکان غرض نہیں کیا۔ جو صاحب امام رضا اشترکی پوری بحث کو جو تفصیلوں پر مشتمل ہے، معلوم کرنا چاہئے ہوں وہ اسلام الموقعین ج ۲ ص ۱۳ پر اسے پڑھ لیں — مرتب)

"زبان و مکان کے تغیرت۔ حالات و نیات کے اختلاف اور عوْرُف مدارت کی تبدیلی سے قتوی بدل جاتا ہے" قتوے میں تبدیلی کا یہ ڈالا ہم اصول ہے۔ جو لوگ اس کی تحقیقت کو نہیں جانتے وہ شریعت اسلامی کے بارے میں زبردست خلطیوں کا اذکار بکرستے ہیں۔ جو کی وجہ سے شریعت کے اندر ٹھیک، مشق اور تکلیف، بالا بیان کی ایسی صورتیں پیش کر لیں گی جن کے بارے میں صاف معلوم ہے کہ شریعت بیہاء — جو انسانی مصالح کو لورا پورا کر لانا کرتی ہے۔ ان کی روادار نہیں ہے۔ لیکن کہ شریعت کی بیان و حکمت اور بندوں کے تجویزی و آخر دی مصالح پر رکھی ہے۔ لیکن شریعت اور نہیں۔ اسی کی وجہ سے اور مدارات ایکردم و ہندوی اور سارے مصالحت و حکمت ہے۔ مدار و مدارات کے بیان کو لورا پورا کر جاؤ۔ اسی کے بارے میں یہ ہے کہ مسلم و زیادتی کا، سہولت کے بیان کے مشق کا، مصالحت کے بیان کے مقدار کا اور حکمت کے بیان کے تقویت کا سبب بن جائے۔ وہ ہرگز شریعت کا مسئلہ نہیں ہو سکتا۔ خواہ تا دل توجیہ کے ذریعے اسے نکالم شریعت میں

باہمی آدی رشتوں کے دروازہ اسلام پر چوکھتی ہے پوٹھس اس کا بظہر غارہ طالب احمد کے گھاست معلوم ہو گا کہ اس کا اصل سبب ہی تھا کہ منکر کو با اصول کو نظر انداز کر دیا گیا اور منکر کو برداشت کی ایسا سکایا اسکی وجہ لئی کی لوٹش کی گئی جس کا تجھیر نکلا ہک پر کو شش فریضہ و فاضہ رد نہ کر سکتے اور ساتھی سے بھی قیچی زمینہ کو حجم دیکھ پر منع ہوتی۔ لکھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے جو سے ترے مکرات کا ارنکاب ہوتا تھا مگر اپنے کوٹانے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے اسیلے خاموش رہتے تھے۔ یعنی ہر چیز بلکہ جب بتاہیں ایزدی تمہری چیزوں پر گی اور دارالاسلام میں گیا تو اپنے عمارت کبھیں لغیرہ و تبدل کی کے اسے بنانے سے ایسا یہی پر قائم کرنے کا عزم کر لیا یعنی پھر قدرت استطاعت کے باوجود صرف اس اندیشے کی مبارکہ کی کہ قبیلہ جو تھے کفر سے نکل کر اسلام کے دامن میں اکرے ہیں اس تبدیلی کو برداشت نہیں کر سکے گے۔ اور شیخ یوسف گاہ بہرخواری موجود ہے اس کی وجہ سے اسی کو جنت کی اولاد میں کوئی امداد اسے فاسق و ظالم امراء کے مقابلہ میں تواریخ میں ایسا احتران کی ایجاد نہیں دی۔ کیونکہ اس سے ایسی خسرو اپیال واقع ہوئے کا اندازہ ہے جوان کے شرک عقیقیم تر ہوں۔

**انکار منکر کی چار صورتیں**  
۱۔ منکر کو زائل کر کے اس کی مدد

- ۲۔ معروض کو تاکم کر کے اپھانے۔
- ۳۔ منکر کو بالکل بیرونی مانسکے بتاہم اس کی شدت نہیں کی گردی جائے۔
- ۴۔ ایک منکر کو مٹایا جائے اور اسی پیچاہے کا دوسرا منکر بی پا ہو جائے۔
- ۵۔ منکر کو مثلث کے نیچے ہیں اس سے بدتراءہ نظر ناک منکر اٹھ کر ڈالو۔

پہلے دو درجوں میں ہیں منکر کا فرض سر انجام دیتا ہیں تقاضا کے شریعت سے۔ تبیراً درجہ عملی احتیاد میں نہیں (یعنی اس میں غور و منکر کے بعد کوئی سایہ جو اختیار کیا جا سکتا ہے) یعنی جو تھے درجہ میں منکر کے تعریض کرنا حرام ہے۔ چنانچہ حتم الگار بیان لوگوں کو خلیج باری میں پاؤ نہیں اگر انھیں شطرنج سے روک کر کی یہیں کھیلیں

تو لا حما مدنیا کا بازار اچڑھکا ہوتا اور بساط مالم پیٹھیکیں ہوتیں تو کہ فوج بشری کا تحفظ اور کائنات فاظم شریعت کے دیدورستے دیافتے ہے اور شریعت اسی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے نعمتوں اور آسمانوں کو رائی نہیں کی لوٹش کی گئی جس کا شہنشاہی فرض نہیں دیا جاتا۔ اسی وجہ سے جب مشیت ایزدی تراب آزاد عالم کی بساط پیٹھے کا نیصلہ کرتے گی تو شریعت کے یہ یادیں نہ لکھیں جو کوکر دینے والے جائیں گے میں وہ شریعت جس کو یکریحی ملی اللہ ملیک وسلم بجھوٹ ہوئے ہیں۔ کائنات کی جان، فلاخ کا مدار و معاشر معاوی سعادت کا مرکز ہے۔

اب ہم فیصل میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے تغیر و تحریک کے اصول کو چند صحیح فتاویٰ سے تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

**منکر کو مثلث میں حالات کا لحاظ**  
علی یومہ نبی ملت کے

یہ شریعت حضرت کے نہایت الکرم و اجابت تیار تیار ہے تاکہ منکر کے اذالے سے وہ معرفہ مواصل ہو جس کو اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں۔ لیکن الگرسی منکر کی خلافت اس سے عظیم زارضہ اور رسول کے نزدیک بخوبی تو منکر پر پا کر دینے کا موبہب بنتی ہو تو اس سے تعریض کرنا بسیج نہیں ہے الگرسی اس کا وجود بھی یہیں نہیں کہ اللہ کو ناپسند ہے اور اس کا ارنکاب کرنے والے غصہِ الہی کو دعوت دیتے ہیں۔

شیعہ احمد و مسلمین سے کلائد فرض و غور و یکجا کران کے خلاف فرضیج کر لینا بسیج نہیں ہے کیونکہ یہ ہمینہ قامِ قتنوں کی وجہ سے اور اس سے قیامت تک کئی شرط و فساد کا دروازہ بھل جائے گا چنانچہ جنہیں صاحبِ کرام نے رسول اللہ ملی اللہ علیہ سلمہ نے ایسے مکاریوں کے خلاف جنگ کرنے کی جیلیت طلب کی جو خدا کو تو قفت پر اراد کریں تو آپ نے اس سے روکا اور فسرایا "لَهُمَا أَقَامُوا الصَّلَاةَ" (دہیں جب تک وہ نازد ادا کرنے تھیں) تیرتا پہنچتے فرمایا۔

|                             |                                |
|-----------------------------|--------------------------------|
| من سر ای من امسیلہ          | جو شخص اپنے ایمر کے اندر کو لی |
| ما یگر ہندہ فلی ہمبارہ      | تا پسندیدہ بات دیکھ تو وہ صیر  |
| لَهُمَا يَتَرَعَنْ میلدا من | سے کام سے اور اس کی احوال میکھ |
|                             | طاعتہ۔                         |

چنانچہ اسلامی نادرت میں اور باہر نہیں قتنوں اور مسلمانوں کی

بیسا کہ حضرت مولانا الدودار اور حنفی و فہریم نے فرمایا ہے۔ اس پر اپنے نام مسلمان میں سے احمد بن جبل، اسحاق بن رائویہ، امام ابو زیادی اور دوسرا حضرت نبی اصول اختیار کیا ہے کہ ان الحسن و ذللاً تھا گھم فی ذریض العقد و (دشمن کی سُرہِ بُرْ عَدَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ) الْوَالْعَالَمُ خَرَقَ نَبِيَّ بَنِي اپنے تھقرر میں اس اصول کو بیان کیا ہے لیکن ان کے الفاظ یہ ہیں:- لا يَقْاتِمُ الْحَسْنَ حَتَّى مُصْلِحٌ فِي الْمُنْهَى العَدْ وَ (دشمنوں کے مالک سُس کسی مسلمان پر حد بسادی نہ کر جائے گی)۔

ایک بار جنگ کے موقع پر ایک فوجی نے پسرین اور طلاق کی تھال جوان اسے جب گرفتار کر کے بُشِر کے اسٹے لایا اگلی تو انہوں نے فرمایا:-

الْأَجْرِيْنَ سَعْدَتْ رَسُولُ اللَّهِ الظَّلِيمُ  
بِالْإِنْسَانِ سَعْدَتْ رَسُولُ اللَّهِ  
عَوْنَى فَرِيزَةَ وَ سَسَاتِهِ كَوْدَ دُورَانِ  
جَنْجِيْنِ بَاخَدَهَ كَاسَهَ مَاهِيْنِ شَوَّافِ  
لَعْنَهُتْ بِيلَكَ رَابِوَاتِيْ  
الْوَحْيَا الْمُقْرِبِيْنِ كَرِبَيْهِنِ اَرِدَ وَ جَمَاعُ الصَّحَابَهِ (اس  
اصول پر تمام ہوا بہاء الحدائق ہے)

سعید بن عاصم نے اپنے شان میں احوالِ بنِ حکیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الوان کے نام فرمان جاری کیا تھا کہ:-

کسی سپہ سالار، کسی سردار و سترا  
کسی مسلمان شخص پر عالت جنگ میں  
حدہ باری کی جائے تا قیکرو دہرو کو  
بیوہ کو کسے اپنے ملائیں نہ آہل کئے  
کہیں ایسا نہ ہو کہ اس پر نہیں  
شیعہ فی کاغذ ہو جائے اور وہ کفار  
باليختسار۔

حضرت المولانا الدودار نے بھروسی کی متفقہ ہے۔ علوفہ بیان  
بے کشم ایک لشکر میں تھوڑو زیر عالم اور تھا۔ حدیثہ ابن حبان بھی  
ہمارے ساتھ ہے۔ ولید بن عقبہ بھارے سوار تھے۔ اخنوان نے  
دہل شراب پنی لی۔ ہم نے ان پر حد باری کی تباہی کی تھی جو ایسے

لگا کسکو جو خدا اور رسول منے پسند کیا ہو۔ مثلاً تیرنداری، اسپیڈ و اونی دغیرہ قوبہا اور تیزی بھی ان پر تھا لیکن کہنا بصیرت و تقدیم کے دریوالیں کی خلافت ہے گی۔ اسی طرح ایک جگہ تم دیکھتے ہو کہ قساق و غفار کا معنی ہے۔ داد لیو و نسب دی جاوہ بھی سے یا رقص و سردوں کی عملی بھی ہوئی ہے۔ تو اگر تم کسی تدبر سے اپنیں اللہ کی اعلیٰ اعانت و مجاہدت کیا ہے  
میزدہوں کر سکو تو یہ میں مقصود مظلوم ہے اور اگر یہ ذکر بھائی کے نام کو اپنے حال میں مست رہنے دیتا اس سے چھتری پر کھتم کھیس کو سچھر نشتر پر داڑی کے چیز فارغ کر دو۔ حالانکہ جس چیزیں وہ اسپی  
مستخرق ہیں وہ انہیں اس نشتر پر داڑی سے فائل نہیں ہو سکتے بلکہ  
ہی اگر ایک شخص قش قش کہا نہیں کی تباہی پڑے میں میں جک، ہے  
اگر اسے الیچی جیز دل کے مطابعہ سے منع کرنے کا تینجہ ہو جو کہ وہ بدعت  
و مخالفات اور طیسم و جادو کی کتابیوں کی طرف رجوع کرے جاتا ہے  
پہلی نوریت کی کتابیوں ہیں شقول رہنے والیاں ہے۔ ان غرض ملک مخرج کی  
بے شمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

**شیخ الاسلام ابن تیمیہ نقش الشدود و شفرہ شریعت**  
فہرست تاکر کے زمان میں سماں الفرزی ایک گرد و پر ہوا جو شراب و کیا بہیں  
مشغول تھا۔ نیکرا ایک ساتھی ہے ان لوگوں کو شراب (لشی) سے منع  
کرتا چاہا۔ مگر میں نہیں اسے لوکا بندہ خدا شراب اللہ کے ذکر سے اور  
خانزدے روکنی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے استحرام کر دیا ہے۔ اور  
بیہاں حال یہ ہے کہ شراب ان خالیوں کو ٹڑے فتنے بعنی قتل نقوص  
سلپ اموال افسوس رکون افسوس پر دوست داڑی سے روک پورے  
ہے۔ لہذا ان کو ان کے حال ہی پر جھوڑ دیا جائے۔

**قطع پدر کے حکم میں صلحت کا لحاظ** [بھی مملی اللہ طیبہ دلیم]  
پوروں کے باخچے کا نئے سے سخ فرمایا ہے (ابوداؤد)  
علاوه کئی تخلیقیں بیان کی تھیں کی مقرر کردہ حدود میں سے ایک  
ہے۔ یک دو تک جنگ کے دران اقسامِ حدیث اندیشہ ہے  
کہ فرم جیت شیطانی اور جو شرس نفاذی نے مغلوب ہو کر کشف اور  
مشیرین سے جا لیجتا اور بہ بات خدا کے نزدیک حدود کے معطل  
یا موخر ہو جائے سے تزاہہ میغوص ہے۔ اس لیے شارع علیہ السلام  
بے جنگ کے دران ان سے ناخذ کرنے کی جانب سلطنت فرمادی

دو ہوئی کیا جائے کہ اسی پر صحابہ کا جماعت ہے تو زیادہ درست ہو گا۔  
چنانچہ شیخ ابن قدامہ اپنی کتاب المحنی میں رأطہراز ہیں:- ہدنا  
اتفاق لغو یقہمہ خلافتہ (یہ تحقیق علیہ ہے۔ اس سے کسی کا  
اختلاف قابل نہیں ہوا)۔

(اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد امام ابن قیم تاجیر حد کی فضیلت  
پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

بیکھڑو دیکھ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ  
اقامت حدیں یہ تاجیر در تصالح میں سے کسی ایک مصلحت کی بناء پر  
کی جاسکتی ہے۔ ایک یہ کہ خود مسلمانوں کو ایک بیگ آزمائش ہی کی مدد  
ہو۔ اور دیکھ کر جرم کے مرتد ہو جائے اور کفار سے مل جائے کا  
لکھا ہو۔ خوارش کی بناء پر حد کو تو فتح کر دینے کی تصریح خود شریعت میں وارد  
ہے۔ مثلاً حادثہ حورت کی یہ جس عورت کا پیچہ در دھمیا ہوا س کی حد  
ملتوی کردی جاتی ہے۔ مژین پر حالت حرش میں حد جاری کرنا منسوخ  
ہے۔ سخت گری اور سخت سروی کے وقت بھی حدنا فذ کرنا جائز ہیں  
ہے۔ لہذا اگر شریعت میں مجرم (ایک فرد) کے صالح کو محفوظ رکھ کر حد مذکور  
کی جاسکتی ہے تو ظاہر ہے کہ مصلحت دین کی خاطر اس کو محفوظ رکھنا یہ رہجہ  
ادی جائز ہونا چاہیے۔

حدیں الی و تھاں سے الوجن کے ساتھ یہ معاملہ کیا اس سے یہ  
اشکال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت سعد بن الوجن سے حد مذکور ہیں کی بلکہ  
نسوی خی کردی تھی۔ تو کیا حد نصوی کر دینا جائز ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس  
اوائی تو ہمارے لیے حضرت سعد کا عمل قابل جنت ہیں ہے (کہ اس  
سے تخفیح حد کا اصول قائم کریں جائے) اور شایدیا کی وجہ پر حضرت  
سعد کے قول سے استثنہا دکر کرستے ہیں وہ بھی اس سے صرف یہ استثناء  
کرتے ہیں کہ دار الحرج میں مسلمان پر حد واجب نہیں ہے جیسا کہ امام الطیف  
کا قول ہے۔ بنا ہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سعد نے اس معاملہ میں  
ست الشدی پیروی کی ہے۔ چنانچہ حضرت سعد نے جب الوجن کے  
اندر دین کی خوبی میتوانی تاثیر، چہار کا چند ہے اور جان افسردگی کا شوق  
موجزن دیکھا تو ان کی حد کو درگور کر دیا اس لیے کہ الوجن سے جن نیکوں کا  
صدر ہوا وہ ان کی ایک بدی پر چاٹیں اور اس کی مثال اس تھیہ  
سماست کی سی ہو گئی جو سند میں تجھیں ہو گیا ہو۔ ملا وہ اور ہمینہ بیان  
کارزار میں حضرت سعد نے پیش کی خود الوجن کی پیچی تو ہے کے آثار بیکھیے

روک دیا اور کہا:-

کیا تم اس حال میں اپنے امیر بھاری کرنا چاہتے ہو جبکہ دشمن  
تھا رے سامنے ہے۔ اس کا تیجہ یہ ہوا کہ تم پر دشمن کا حوصلہ بڑھا گیا  
جگ قائد سیہیں حضرت سعد بن الجد تھا ص کے پاریوں میں  
تحقیق یہ ہے میں بادہ خواری میں گرفقار ہو کر ہے۔ حضرت سعد نے  
انھیں قید کر دیا جب میر کے کارزار گرم ہوا تو الوجن سے اسلامی  
فوج کے مالات دیکھ کر کہا:-

کون حزننا ان تعزیز الدخلان اللانا واترک مشد و دعا اصلی و شافعی  
(بڑے رنج کی بات ہے کہ دشمن کے نیزے ہمارے گھوڑوں کو

بیکھڑے پہنچنے رہیں اور میں یہاں زخمیوں میں بھروسہ بولا پڑا ہوں)

آخر کارلوں میں حضرت سعد کی بھی سے درخواست کی کہ  
آپ مجھے کھول دیں۔ اگر خدا نے مجھے رکھ لیا تو واپس آکر یہ زخمیوں  
پاؤں میں ڈال لوں گا۔ اور اگر مار گیا تو جھکوڑا ہی پٹکا ہو جائے کہ حضرت  
سعد کی بھروسی سے ان کے بند کھول دیتے۔ انہوں نے حضرت سعد  
بھی کا گھوڑا لیا رہ جو اتفاق سے فارغ تھا۔ کیونکہ حضرت سعد اس بذ  
ایک ذمہ کی تکلیف کی وجہ سے تعالیٰ کے لئے دلکش تھے اور  
شکر کی تار پر تھے بول دیا اور اس قدر دلخواست دی کہ جس سمت

لوٹ پڑتے تھے میں پلٹ دیتے تھے۔ ان کے حیرت انگلی کا راست  
کو دیکھ کر لوگوں میں چیلگوںیاں ہوئے لگیں کہ شاید یہ کوئی نرسہ شہ  
آسمان سے دو کے لیے اتر آیا ہے۔ حضرت سعد بھی ان کی بیان دری  
عزیز نالی پر کھڑے دیکھ رہے تھے اور دادھین دسے رہے تھے  
آخر کارلوں سے دشمن کو پسپا کر دیا اور واپس آکر حسب و صد  
بڑیاں ہیں ہیں۔ حضرت سعد کی بھروسی سے ان کے سامنے یہ سارا  
قصہ ہیاں کیا۔ حضرت سعد نے اس کو فرمایا۔ «خدا کی قسم اسی لیے  
شخص کو ہرگز ممتاز دوں گا جس سے مسلمانوں کی خاطر اس قدر جاں  
شاری رکھاتی ہے۔ الوجن سے اس فیضے کے تاثر ہو گکہ» جب مجھے  
کو زمے مار کر پاک کیا جاتا تھا تو میں برادر شریعت بیانہ اب جب  
اپنے نے خیری حد رائگان قرار دیدی ہے (یعنی ساقط کر دی ہے)  
آن خدا کی قسم ہی آئندہ اس بلا کو خذہ کا دوسرا

اس میں کوئی بات نہیں بتایا تھا اسی میں شریعت میں سے  
کسی اصل کے خلاف نہیں ہے۔ ناجماع کے مخالف ہے۔ بلکہ اگر

جو امر و نہیٰ اور ثواب و عقاب کے ہائکی ربط و تعلق کا گھر امطالہ کریں گا جس طرح اللہ تعالیٰ مائیں کو مذاہب نہیں دیتا اس طرح تائیہ صورتی ہے جس طرح نہیں ملتا حکم کی جاتی۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے واضح علم کے ذریعہ ان محاربین اور مفسدین پر سے حد ساختہ کر دی ہے جو مسلمانوں کے قاتلوں میں آئنے سے پچھلے تو ہے کہ نہیں۔ اس حکم میں یہ تنبیہ ضمیر ہے کہب اس قدر سمجھیں جو اس کی مزا تو ہے وہ بخوبی اللہ سے معاف ہو سکتی ہے تو محارب و فساد سے کم ترجیح حرم کی مزا تو ہے وہ تباہت کو پر جوہ اولیٰ معاف ہوئی چاہئے۔

۴۔ نسلی کی ایکسردا بابت میں مذکور ہے کہ ایک عورت

اندوں سے تھوڑی سمجھ کی نازارے کے۔ یعنی مسجد کی طرف نکلی۔ مانتیں ہیں ایک شخص نے اس پر ہاتھوڑا لالا دراں کی حصت دری کرنے لگا۔ عورت نے شور چما نا مشعر فوج کر دیا اور بیاس سے گزستہ ہوئے ایک شخص کو درد کے لیے پکارا۔ اس شخص جب آیا تو بسم بھاگ گیا۔ وہ اس کے پیچے پھوڑا اس نے میں کچھ ادو لوگ لگر رہے۔ عورت نے ان سے بھی سفر بار کی وہ بھی فوراً جرم کی تلاش میں روڑے۔ جرم تو ہیں اس کے نکل گیا اور انہوں نے اسی شخص کو جا لیا جو خود عورت کی مدد کو لکھا تھا اسکو پکڑ عورت کے پاس سے آئے۔ اس نے کہا میں تو اس کی مدد کو لپکھتا جس شخص نے اس پر دست دہازی کی ہے وہ بھاگ گیا ہے جو کسی نے اس کی دس کی۔ انہی کارہہ لوگ اسے بھی ملنے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہے۔ عورت نے ہٹھوڑے عرض کیا کہ اسی شخص سے غیری حصت دری کی ہے۔ لوگوں نے بھی لکھا کہ تم نے اس شخص کو چھاتے ہوئے پکڑا ہے۔ اس شخص نے حضور ملنے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہیں تو وسائل اس عورت کی فریاد سن کر درد کے لیے آیا تھا اور جرم کو پکڑنے کے لیے بھاگ رہا تھا کہ ان لوگوں نے راستے میں پچھے دوستے ہوئے پکڑا اور دھرلا ائے۔ عورت نے کہا "جھوٹ لکھتا ہے۔ اسی نے جو پر جا کی تھا" حضور نے حکم دیا کہ اسے لیجایا اور سنگار کرو۔ مجھے سنگار کرو میں سے ایک شخص نے اٹھا کر کہا "اس کو سنگار د کرو۔ مجھے سنگار کرو یہ فعل بھوئے سرزد ہوا ہے" اب تینوں فسیلیں رسول اللہ کے سامنے موجود تھے۔ ایک جس نے حصت دری کی۔ وہ مرا جو عورت کی مدد کے لیے بڑھا تھا اور نیسی ری خود عورت۔ اپنے پچھے شخص را قابل جرم کرنے والے) سے فرمایا۔ مجھے تو اللہ نے معاف کر دیا اور حضرت

یہ دو قت خاصیب کو کہی مسلمان کے تعلق یہ شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ایسے کریں وقت میں بھی جب کہ موت میں دیکھ رہا ہوا در بر طبعہ دربار اپنی میں حاضری کا گمان ہو۔ اپنے گناہ پر اصرار کیے کہ اس پر مستزادی کہ خود انہوں نے اپنے آپ کو حوالے کر کے اولین بچہ انہوں میں بروصلت خود بیڑیاں مثال کریں تاہوت کرو یا کہ وہ وہی الواقع اس بات کے سبقتی ہیں کہ ان کی سزا کو محفوظ کے آپ ضلال سے دھو دیا جائے؟"

**اجمل احکام میں حمدت نبوی کے نظر ان** [یہ تصور کرنے کے بعد امام موصوف شیعہ بنی ملنے اللہ علیہ وسلم کے عمل کی چند نظیریں نقش کی ہیں جن سے اس حرم کی رحمات تابت ہے:-

ایک شخص نے بنی ملنے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معاذ ہو کر عذر خواہ کیا۔ یا رسول اللہ میں مدد کا مستحق ہو گیا ہوں۔ مجھے صبح اسی فرمائے۔ اپنے دریافت فرمایا "کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نہ اپنے حرم ہے؟" اس نے عرض کیا "بھی ہاں" فرمایا "جا اللہ نے تیرا قصور معااف کر دیا" اس درگزار اور دفع خدکی برکت امن سے نماہر ہوئی کہ اس نے مصدق دل سے تو کر لی اور وہیں اعلان کر دیا کہ "خدکی تسمیہ میں آئندہ ہر گز (اور دوسری روایت میں بے) ایسا لاما" تک "شراب نہیں پیوں گا" ایک اور روایت میں بے کہا تھا رہارے کوڑوں کی وجہ سے ہیں شراب ترک کر دیتا اپنی شان کے منانی سختا تھا جسہ تھا جو حکوم پڑھ دیا ہے تو خدا کی تسمیہ میں آئندہ اس طیون کو باعث نہیں لگا دی گا"

۲۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنی جذیر کے ساتھ ہم مناسب کارروائی کی تھی اس کا علم رسول اللہ ملنے اللہ علیہ وسلم کو ہوا تو اپنے صرف اتنا فرمایا۔ "اللهم انا بہراللیک همما صنم خالد" (راسے اللہ) جس فعل کا ارسکاب خالد نے کیا ہے میں تیرے حضور اس سے اٹھا رہا تھا کرتا ہوں (اس سے زیادہ جتاب رسالہ کا نام نے حضرت خالدؑ کی عمشد صلاحیتوں، خدا تھے بطلیہ اور فخرت اسلام کا پاس کریتے ہوئے ان پر کسی قسم کی گرفت نہیں فرمائی۔ بہر حال یہ اصرار نبڑی ایکیت دا فارمیت کا حامل ہے اور اس کے لفظہ درہوز نکل صرف وہی رسانی حاصل کر سکتا ہے

تیرے لئے اپنا دامن واکردا رہا۔ سجان اللہ کو نسا قیصلہ اس فیصلہ سے بہتر ہو گا جو مددل سے بھی بھر پورے ہے اور حکمت اور صفات کے بھی مطابق ہے۔

## قطع سالی میں حد سرقہ کی تفیض اور اس کے وجوہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قحط کے زمانے میں چور کے باخہ کاٹ رہنے کی سزا شوریٰ کروائی تھی اور فرمایا تھا۔ لا تقطع الایدی فی حلی ولحاصم سے (مجوہریٰ چوری اور قحط سالی میں باخہ کرنے والیں)

السعدی کہتے ہیں میں نے احمد بن حبیل سے دریافت کیا کہ آپ کی کجی سبب ناسئے ہے؟ فرمایا "بے شک" میں نے نکر پوچھا کہ کیا قحط کے زمانے میں چوری کی جائے تو آپ، باخہ نہ کاٹیں گے؟ فرمایا "شہریں، انگریزیاں ارشک سالی کا ہوا اور لوگوں پر بخوبی لوزبری ہوایی مالتیں گے اور کوئی شخص حاجت سے مجبوہ ہو کر چوری کرے تو میں اسے قطعیہ کی سزا خیس دوں گا۔"

السعدی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حاطب کے غلاموں کے بارے میں چور دیا اور اخیار کیا تھا وہ بھی اس راستے کی تصدیق کرایا ہے اس کی تفصیل ہے کہ حاطب کے غلاموں نے قبیلہ مزین کے ایک شخص کی اونچی چرانی مگر گر قرار ہو گئے اور حضرت مخمل قدس سریش کیے گئے حضرت عمرؓ کے سامنے انھوں نے چوری کا اغراض کر لیا آپ نے حاطب کے بیٹے عبد الرحمن کو بلا کر کر واقعہ کی اطلاع دی اور کہیں بن اعلیٰ کو غلاموں کے باخہ کاٹ سیئے کا حکم دیا۔ جب وہ غلاموں کو سزا دیتے کے لیے چلے تو آپ کو فوراً نسبت ہوا اور انھیں روک دیا اور فرمایا ہے۔

"تم ان غریبوں سے کام نہیں ہو۔ مگر ان کو بھوکا رائیتیں ہو اور اس حال میں بہ خدا دیتے ہو کہ اگر ان میں سے کوئی حرام چیز بھی کھائے تو اس کے لیے ہاتھ ہو جائے۔ غذا کی تم بھیں یہ نہیں ہوتا تو صرف وان کے باخہ کاٹ دیتے۔ مگر ان کے ہاتھ کاٹنے کے بعد یہ کام پر ایسا نہیں ہوتا کہ اگر انہاں سے ہوش ٹھکانے ہو جائیں گے۔"

اس کے بعد آپ سے مزنی سے اوسمی کی قیمت دریافت کی

شخص کے حق میں بھی کھڑکیں فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اذ ناکا احتراف کر لیتے والے کو حرم کی سزا دیجیے گا مگر آپ نے اکابر کیا اور فرمایا ہے۔ اس نے اللہ سے توہہ کر کریں گے۔

اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد امام ابن قیم نے اس حکیفہ کا بھروسہ رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم کے غورت یا احتراق کا بھروسہ رہا ہے اور حضرت کے حد کا نہ کوئی بیکم جا ری فرمایا تھا۔ امام موصوف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلے کو مجبوری فرمائی تھی اسی مقصود اور ظہراً ہر یہی حالات کی علیحدادت کے اختیار و امنداد کی سبب سے بڑی دلیل فراز دیا ہے۔ بلکہ انہوں نے مذکورہ وسائل کی تمام جسمہ نیا سے پر کا لازم تلقین نظرست بحث کرنے کے بعد ثابت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تھا کہ اس دست اور قانون کے تلقین پر بڑی ہے۔ اسی حکم میں امام نے یہ اصول لفڑ کیا ہے کہ اور حکم کا مظاہر اور تابعہ، قدر اندھہ اظہارہ (احکام کا اجرا ظاہری رہائی) کے نتیجہ ہو گا اور آخری، کھماہی ہے کہ۔

رہا معتز بالذات بحد کو ساقط کر دیا تو جب، امیر المؤمنین عسیر بن حطاب جیسے شخص کا اس نزد ملکیہ ہو سکا تو فدا کی کشیر تعداد کے تزویج اس دعوت کے نزد میں کے اور زیادہ امکانات ہیں۔ لیکن رہا مذکورہ کے دامن عقوبیں اس کے بیچ کر دیتی ہیں۔ اس نے فرمایا کہ اس نے فرمایا کہ اس نے توہہ کر چکا ہے اور سزا دیتے ہے باخہ اتحادیا۔ بے شک اصل مجرم نے برصاد و فیض احتراق ہو جم کر کے جس طبقی کا مظاہرہ کیا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خشیت سے صادر ہو سکتی ہے۔ اس کا ایک مسلمان آدمی کو ہوت کے منصب سے بچا لینا اور اپنی زندگی پر اپنے بھائی کی زندگی کو ترجیح دینا اور اپنی ذات کو خود ہلاکت کے لیے بیش کر دینا و اتنی بڑی بیکی ہے کہ اس کے مقابلہ میں اس سے سزا دہنے والا گناہ بالکل پیچے ہے۔ چنانچہ بیکی کی وجہ سے بڑا کی کی جیسا کی قوت دعا خست بھاول تھی اسیلے مرض زائل ہو گیا اور تکلیب میں زسر فو صحت اٹھتا تھی اور عدالت نبڑی سے اسے یہ بیعت دیدیا اگیا کہ اب ہم سزا نہ کرے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کیونکہ سزا تطهیر و علاج ہی کے لیے اختیار کی جاتی ہے۔ جبکہ تو سزا کے بغیر جی طاہر و تن درست ہو گیا ہے تو ہمارے عنوان سے بھی

زمانہ قطعیں حاجتمندوں اور بیجوکوں کی نکتت ہوتی ہے اور یہ تجھے کہتا شکل ہوتا ہے کہ کوئی حقیقت ہے اور یہ وہ پوری کرنے والا ہے اور اس سے ضرورت میں بیجوکوں پوری کی ہے اور اس سے یہ امر مشتبہ ہو جاتا ہے لیکن درحقیقت حد کا حقیقت ہے اور کون نہیں ہے زمینہ اس پر پرستے حد ساختا کر دی جاتی ہے ایضاً جب یہ صاف واضح ہو جائے کہ پوری کرنے والے کو دا قعی اس غلط انتظام کی ضرورت نہیں تو اس کا باقاعدہ ضرورت کا کٹ دیا جائے گا۔

اس سے چار سورج ہتھی اپنے غلاموں کے مالکوں کو سکم رہا اسے آنحضرت ہم ادا کر دیں۔

امام احمد بن حنبل نے ان دو قول صورتوں میں حضرت عزیزاً مسلک اختیار کیا ہے۔ اسماعیل ابن سعید شافعی کی کتاب المسائل جس کی شرح الحدیث نے "المترجمہ" کا نام میں کیا ہے۔

میں لکھا ہے کہ السعدی میں امام احمد بن حنبل سے سوال کیا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہے جو کوئی حقیقت کے محلِ رشتہ کے اور سے پوری کرنے؟ امام صاحب نے فرمایا۔ مالک کو دو گنی قیمت دلوائی جائے گی اور پور کو ہیرتناک مار دی جائے گی۔

نیز فرمایا۔ ہم جس سے مذاہدہ قصاص کو ملالدیتے ہیں اس پر توان دو گناہ گادیتے ہیں۔ قحط سالی میں حدسرت کے سقوط پر امام اوزان کی بھی وہی راستے ہے جسے امام احمد بن حنبل نے اختیار کیا ہے۔ یہ راستے سراسر قیاس اور اصول شریعت کے تفاصیل پر ہوتی ہے کہ کوئی جب کمال پڑھا کرے اور قفوہ فاقہ قام ہو جاتا ہے تو عوام انس بینا دی ضروری یاست کے ہاتھوں اتنے بھیو ہو جاتے ہیں کہ پور کے لیے بھی رمشتہ جسم و جان قائم رکھنے کے لیے بینا دی ضروریات کے بازو سے محفوظ رہنا ملکن ہوتا ہے اور ایسے حالات میں خود صاحب مال کا بھی فرق ہوتا ہے کہ وہ مخلص کی ضرورت کو بالمحاجج یا بالاماواضض پوری کرے۔ اس بارے میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن صحیح قول بھی ہے کہ بالاماواضض ضرورت کو پورا کرے اس لیے کہ اسلام نے ہر شخص پر واجب تحریک ایسا ہے کہ وہ دوسرے سے بھائی کی مواتا سات کرے، قدرت اور استطاعت ہو تو انسانی ہاتھوں کو پکایے اور ضرورت سے زائد مال کو ملکیت پر صرف کرے۔ جبکہ وہ اہنائی لو ازم زندگی سے بھی تنگ ہو۔

## احکام کی تعمیر میں عرف و عادت کا لحاظہ

علیہ وسلم نے صدقہ فطرہ میں بھوکر، جو، شش اور بیشتر کا ایک صاع واجب فرالیہ ہے اپنے کے زمانے میں اہل مدینہ کی بھی عام غذائیں نہیں۔ لیکن گزرگی شہرہ بیتی کے باشندوں کی غذا ان سے تلف ہو شلا و دکنیا پہلے دیا انجیر یا از قسم انانچ کوئی اور پیچھے کھاتے ہوں تو وہ اسی میں سے ایک صاع ادا کریں گے بلکہ اگر کسی آبادی کی حامی غذا انانچ نہ ہو بلکہ دو دو گوشت پیغام وغیرہ یعنی بہر جان جو غذائیں بھوکر اسی میں سے وہ صدقہ فطرہ ادا کرنے کے مختلف ہوں گے۔ جبکہ علیہ السلام کا اصل بھی مسلک ہے اور بھی صحیح ہے کہ تک شارع علیہ السلام کا اصل فشار ایسے ہے کہ حیدر کے روز غریاب اور مالکین بھوکر کے در بھائیں اور لوگ یوں کچھ خود کھاتے ہوں اسی سے فرب بھائیوں کی بھی خبر گیری کریں۔ اس لحاظتے غلہ کے بھائیں آنابھی صدقہ فطرہ میں دیتا کافی ہو گا۔ اگرچہ حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ رہائی کوئے طعام کو صدقہ میں دینا تو اگرچہ ایک لحاظتے یہ غرام و مالکین کے لیے زیادہ مفید ہے لیکن بھیکی زحمت و مشقت نہیں اپھا تا پڑتے گی۔ لیکن دوسرے لحاظتے غلہ انانچ ان کے بیچ زیادہ کارا مدد ہے۔ کیونکہ ایک تو وہ دیر تک باقی رہ سکتا ہے اور دوسرے انانچ سے جو ضروریات پوری کی جاسکتی ہیں وہ بچے ہوئے طعام سے نہیں کی جاسکتیں۔ بالخصوص جب غریاب کے ٹھہریں پکا ہوں اور اس کی مقدار میں جمع ہو جائے گا تو ان کے بیچے محفوظ رہنا ملکن ہو گا اور بیشتر خلائق ہو گا۔ بعض طالعوں کے تردیک یہ تو جو یہہ دوست نہیں

علاء موصوف رحمہ اللہ نے اس موقع پر ان شبہات اور گھنائشوں کو بیان کیا ہے جن کو فقہاء نے حدسرتہ منشور اور یہی کے لیے مولود معتبر گردانا ہے اور پھر امام نے پوری اوت کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ قحط سالی اور قفوہ فاقہ کے علیہ کا وجہ بھی درفع حد کے لیے نیابت قوی شہر ہے بلکہ ان تمام شبہات و احتفالات سے زیادہ قوی اور قابل لحاظ ہے جن کو ارباب فقدر خاتون قسمیم کرتے ہیں۔ اسی سلسلے میں فرماتے ہیں:-

ساختے لائے گا۔  
 لیکن کہیں نہایت سرچ کے ساتھ احتراف ہے کہ جس طرح  
 صحیح درخشاں کا تناہی اپاٹک شب تاریک سامنے پا کر حیران ملکی  
 رہ جاتا ہے۔ اسی طرح مولانا موصوف کا یہ مضمون پڑھ کر ہم دم بخود  
 رہتے ہیں۔ انفاکا خوبیوں نے جو اپنا نائز بیان کر سکیں۔ مولانا امین  
 احسن کی جعلی تیز مزاجی اور اشتعال بیانی کو ہم نے جو شیعہ اچھے معنوی  
 پہنانے ہیں اور ارباب بھی یقیناً ہم ان سے صرف اس لیتے ہیں گا ان  
 ہوئے کوئی تاریخیں تھے کہ مولانا مودودی کی پرترہ و حبیث کرنے والا  
 ان کا قلم آج مولانا مودودی ہی کی تردید و حالت میں اٹھا ہے  
 بشرطیکہ وہ سنبھیڈگی اور ملکی ثقاہت کے اسی مقام سے کلام کرتے  
 جس کی ان سے توقع تھی۔ لیکن کہیں بے حد مدد مرد ہے کہ سنبھیڈگی ثقاہت  
 تو رکارہہ معمولی شرافت و انسانیت کی حدیں بھی پھلانگ گھے ہیں  
 اپنے مضمون میں جو ریکاب دلہیز اخنوں نے استعمال کیا ہے  
 جس کو تو اور طبقہ کا مظاہرہ فرمایا ہے: جیسے پست اور گناہ و نسے  
 طنز و طعن صادر کئے ہیں، وہ جس قدر بے جگہی کے ساتھ اپنے تکبی ذہن  
 کی سادگی سبیا جیاں کاغذ پر بالٹ دی ہیں اس کے بعد کہیں جس تاویل  
 کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ ہیرت پسے ایک کپڑہ مشن شاہزاد معرفت  
 عالم ہوتے ہوئے بھی اخنوں نے لفٹکر کے سینے ایسا ہمازاری اور خدا  
 آئینہ پر اپا انتخاب کیا ہے جس مولانا مودودی کے بدترین دخنوں کے  
 سراکوئی بھی نہیں سراہ سکتا۔ حتیٰ کہ متعدد حضرات جماعت اسلامی  
 سے الگ ہوئے ہیں ان میں کے بھی سلیمان الطبع اور وارستہ مزاج افراد  
 ایسے رسوائیں طرز و اندیزتے کیہیں ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کمال ہے  
 مولانا مودودی کے مذاق ہیں اسی طرح بھی داسطہ مولانا امین جن  
 پڑایا ہے جس کا ذکر مولانا مودودی کے سلسلہ میں آیا حالانکہ اس میں  
 کی اکثریت مشریقیں وہ ہیں جو خاص امت میں ترقی ملیے ہیں اور ان پر  
 کوئی مسلمان حالتی پوش و حواس میں زبان طعن و اذ نہیں کر سکتا  
 بلکہ ان حضرات ملی پر بھی ہے جنہوں نے ایک جا سوس سے خط حاصل  
 کر لیکے ہیے بنھا کر دینے کی وجہی دی تھی اور ان صورت اتنا ہیں اور علماء و  
 فقہاء پر بھی لجھوں نے بعض خاص حالتوں میں جھوٹ کو دا جب  
 اور بعض حالتوں میں مبارکہ بتایا ہے۔ نہیں اس ملن کی زد سے تو  
 حضور سرور کائنات ملی اللہ جل جلالہ سلم کی ذاتِ گرامی بھی باہر نہیں ہے

ان سکے عیال میں اصل نشانہ یہ ہے کہ دن غریب اور کو اس حد تک کیا جائے  
 کرونا ہے کہ وہ اس پر غلطت تھوڑا رسیں لوگوں کے آنے کا تھوڑا رسیں  
 جیسا کہ بھی ملکی اللہ جل جلالہ سلم کا ارشاد دیوار کے اغتوہم فی هذا  
 الیوم عن المسائلۃ (آج کے دن ان کو سوال سے پہلے نیاز کرو) اس  
 آپ نے فذر کو صدقہ فطرتیں دیے کا جو حکم فرمایا تھا تو اس کی  
 وجہ پر تھی کہ اس زمانے میں لوگ عید کے روز خاص طور پر کچھ پکانے کے  
 عادی تھے۔ بلکہ عید کے روز بھی ان کی وہی خدا ہوتی تھی جو سال  
 کے دو سوکریاں کی بوقتی تھی وہ جو ہے کہ عید لا اضتمی کو چونکہ ان کی  
 خدا ہمیں کے بر طبع کوشت ہو تو تھی اس لیتے انھیں حکم دیا گیا کہ  
 اطمیناً اتنا القائم والمعترض بستر باتی کے گوشت میں سے کھلاو  
 ما بیس تھی کوئی اور بے قرار تھی کوئی بھی اپنا پوچھ لیج کسی خبر نہیں  
 کے لوگ عید الفطر کے دن خاص طور پر کچھ کھانے پکانے کے خواگر  
 ہوں تو ان کے لیے جائز ہی انہیں لازم ہے کہ وہ انہیں کھانوں سے  
 غریبوں اور سکینوں کی درستات کریں۔

**تحبیل** | اپریل و فہرست کے تجھی میں ناظرین دین میں حکمت  
 علمی کا مقام ”کے عنوان سے ایک سوال دیوار  
 بلا خطر فرمائچے ہیں۔ یہ جس بحث کا شاخص از تھا اس کے سلسلہ میں  
 مولانا امین احسن اصلاحی کا بھی ایک طویل مضمون اسی عنوان سے  
 ”اہنام“ مقام رسالت ”یہ شائع ہوا ہے اور معاصر المقر قان اپنی  
 تھی کی اشاعت میں اسے لکھ لیج کر چکا ہے۔ ہم نے اس مضمون کو  
 پڑے شوق سے کچھ محتوا فریائی کیا تھا۔ یہو کہ جس طریقہ ہم دن کے دلسلے  
 سے مولانا مودودی کے مذاق ہیں اسی طرح بھی داسطہ مولانا امین جن  
 کے لیے حجیدت کے جذبات پیدا کرے کا موجب ہے اور صرف اس  
 واقعہ سے ہماری حجیدت مقطوع ہیں، بلکہ تھی کہ بعض اخلاقیات کے  
 باعث وہ جماعت اسلامی سے الگ ہو گے ہیں۔ علاوه اسی اس  
 مضمون کے بواسطہ پر بھی سے لکھے گئے تھے ان میں زور دار طریقہ  
 پر بتایا گیا تھا کہ زیر بحث مضمون پر یہ ملائکہ از حرف آخر ہو گا  
 ہیں تو قرآن تھی کہ جس رائی کو پرست بناؤ کر بعض نکار حضرات دادو  
 اگتا رہیے ہار بے ہیں اس کے پارے ہیں مولانا امین احسن  
 کا قلم پوری عالمانہ سنبھیڈگی اور زور داری کے ساتھ کچھ تحقیق ہوا

نوز بالذ من ذکر۔ خدا جانے کی بھی خاریں ہیں، بکساج ہے، یہ کیسا جزیر قبرستی ہے جو دل کو آنا بھی خوف اور قلم کو آن بھی ملکہ نہیں دینا کرو لا ایں امن حساد قدم دامی حق اپنے بھائی کی آندر سے بچلے میں شرافت اور سعادت کا کچھ تیاس کرے۔ وہ بھائی جس کی امانت کے سایہ موصوف تے زوگی کے نئے ہو، استرن سال گزارے ہیں۔ جملی ٹھہرت دفعت برٹوکے کی چڑھ گواہیاں دی ہیں۔ جس کی حیات ہیں، ہماری نعمی جگ رہی ہے۔ جس کی روشنی میں، نتوڑ کرادھ قبیرستی دینداری کو زبان قمری کو ہری طاقت سے نظر کرے۔ یہ کیا بھائی ہے جو درود کو تو مطری ابیاء کی رہوت پر رہوت دیتا ہے اور اب بھائی ہے یعنی خود اپنی لگاڑیں میں طرقی اپیار تو درکار اور علماء اور شرفا کے نام طریقے کا بھی لحاظ نہیں رکتا اور بدراہی کی احتیف مادری میں بلا کاف قدم رنج فسرا آئے جہاں زیان دزدھا میوں کے سوا شایعی کوئی پھٹکنا پسند کرے۔

بر تو مولانا کے طرز و اسلوب اور انداز و دراز کا حال تھا۔ ہم یقیناً خود بھی ذریثہ مرضوع برائی ہجر راستے کا اکابر کرنے لیکن یہ دھنگہ صورت حال تھی جس نے اسیں رد کا ظاہر ہے اگر مولانا کے فرمودات پر لفڑ کرنے سختے تو کسی نہ کسی عدالت ہیں بھی اپنی کلب دھمک ک پیر دی کرنی پڑتی۔ اور پھر عالمی دامولی بحث کوئی ہمیں می پڑتے والی دو دھمکیاں کی رہائی کا مزرو جاتا۔ گو امولانا بھی اور ہمیں دو فhort کے نئے تماشیں کر رہے جاتے۔ اس سے بہتر علوم ہیں کھصر کریں۔ جواناں مولانا کے مطالب دلائل کا لفڑنے سے دھمکی نا علکم اور بکشش ہیں۔ سوائے طول بیان اور طلاقت مسانی کے ان میں کوئی ایسا بچا کا سند لالی نہیں ہے جس سے مولانا مودودی کا حقیقتی جسم شخص ہو سکے۔ مثال کے فور پر ان کی رواییوں میں سمجھیں کامال دیکھئے۔

بڑی صدمت نوت ہو جانے کے ذریعے چھٹی بڑا کو گوارہ کر لیئے کے سلسلہ میں مولانا مودودی نے منتدر دلائل دیتے تھے۔ بطور اعلیٰ ان کی ایک دلیل یہ تھی غفت اور وہ تھے ترانی فلرح اے لیکن معحدیت کے سلسلہ میں غفت و محدث نہیں تھے راویوں کی میہت کو ضروری جانا اور حس بخوبی غفتی ہوا سے بیان کیا۔ اگر ایسا نکیا جانا تو رین جس بہت سی دہ باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے

داخل ہو جائیں جو حصہ تو ہے نہیں فرمائیں اور دین کا حلیہ گردھا۔ مولانا ایں اصن نے اس کا رد کیتے ہوئے فرمایا۔ اور اس روس بھی کہ تم خلیل کے خیر خیہ اسلوب کو مجھ سے نہیں ایں کہ تم خلیل کا کام خوب تھا یہ نہیں۔ بلکہ انھوں نے تو ایک نیا نصوص سے صرف ایک بیرونیں کر رکھے۔

یا انہا المذین اصنوان جاءكم اے ایمان دلو الارتمیا پیاں کرنی تھی فاسق پذبائع فتیمیا۔ کوئی خبر لکھئے تو اسی بھروسے غصہ کرو مولانا کے الفاظ ہیں یعنی انص قرآنی ہے جس کے تحت محدثین د تھہے غیر مشہور لوگوں کو جا بجا اور کھا اور آن کے عجیب ہنس کو واضح اور بے نقاب کیا ہے۔

ہم بطور نقد نہیں بلکہ بطور اتفاقاً مجدد ہائیں مرض کرنے پس جیسی حافظتی نہیں دعویٰ قابل تسلیوں نہیں ہے۔

اولاً یہ کہ آیت ہیں لفظ "ناس" موجود ہے۔ گو ایشیتے ہیں علی لاطلاق ہے نہیں فرمایا کہ ہر خبر دینے والے کی حقیقی کریں اکر کلکشم غصہ کے ساتھ خبر دینے والے کے حقیقی فرمادی ہے۔ اگر واقعی، اسی آیت کے تحت محدثین نے ما ویان حدیث کو حقیقی کا تھریش بنایا ہے تو کیا یہ سب رادی فاسقین ہی تھے؟ آپ اس سے انکار کر کے تاویلیں کریں گے۔ لیکن آپ کے استشہار کا تاخاہری ماحصل تو ہر آئینہ یعنی لکھا ہے کہ محدثین نے جن جن راویان حدیث کے ایسے میں حقیقی محدث کی ہے وہ ان کی تفہیم فسانی ایسی تھے اور چون کوئی صحابہ کے علاوہ کوئی راوی ایسا نہیں ہے جسے محدث نہیں چھوڑ دیا ہو۔ اس نے آپ کا مطلب یہ ہوا کہ راویان حدیث کا سارا ایلو، امور و فتناتھا! دوسری صورتیں اس ہولناک تیجے سے بچنے کی ہیں۔ یا تو لوں کہے ایشیتے فاسق کا لفظ تو زایدیوں ہی فرمادیا ہے۔ مشاء بہر خبر سان کی حقیقی کا حکم دیتا ہے۔ ابھریوں کے کہ محدثین کے کار غصہ کی بیاند یہ آیت ایں بلکہ دوسرے نصوص اور تکری متفضیا اسیں۔ پہلی بات کوئی باہوش نہیں کہ سکتا کہ ان کا کام ضرور زائد ہے یا اس سے درجی بات کمیں گے تو آپ ہی کی زبان سے آپ کے مذکورہ بالا دعوے کی تردید ہو جائے گی۔

محدثین کے کار غصہ کی نظر را لیے تو معلوم ہو گا کہ جو بھی روابط ان کے نام سے

تمالی ایت کا سیاقی و سیاقی گھپ کے دھوئے سے کوئی ربط  
نہیں رکھتا۔ سورہ جہر اسی خاص علم و فن کے اصول یا ان نہیں ہوئے  
ہیں بلکہ معاشرے کے چند مقید و قیح آواب اور طور طرفی کی ہدایت کیجاوے  
ہے۔ حالانکہ دشمن کے کارخانے کو درز مرد کے ہن من سے تعلق نہیں ہے  
 بلکہ یقین توں تدبیث کا ایک جنادی اصول ہے جس کا دائرہ معاشرے  
کے خود پر نہیں بلکہ علم و فن کے مرکز پر گردش کرتا ہے۔ کبیں غیر مطلق  
بات ہو گی۔۔۔ بگار سے علطا بحث بھی کہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو زندگی  
کے ایک خاص پہلو پر کلام فرمادے ہوں۔ اور اپ اس کلام کا حمل  
کسی اور ہدایت پر مسترد نہیں۔

را بگا اس پوری آئست کام مفہوم ر مطلب یعنی آپ کے دھوے کا سما  
نہیں دیتا۔ پوری آئت یوں یہی نہ ہے۔

بِإِيمَانِ الظَّاهِرِ إِيمَانَ جَاهِدٍ  
فَإِنْ سُقِّيَ عَذَابَهُ إِيمَانُ أَسْتَ  
لَهُ يَسِّبُّوا أَقْوَى مَا يَجْهَدُ اللَّهُ بِهِمْ  
عَلَىٰ مَا قَدِمُوا حَمِيلٌ مِّيقَمٌ -

اے ایمان والی انگریز تباہی سے پاس کوئی  
عنہ بھاگ نہ رکراۓ تو ٹھیکیں کرو۔ کہیں  
پا رہنے کی قوم پر نہ دافی سے پھر کوئی  
اپنے کیسے پر بھٹکا لائیں۔

اس میں سمجھے طور پر کسی ایسی خبر کا ذکر نہ ہے جس کی بیانات پر خبریتے والوں کے لئے کسی قوم پر کچھ افراد کے خلاف عمل اقدام مکن ہو جاؤ اور اس کے نتیجے میں انہیں ضرر بر ساری اور اتنا خلاف حقیق کا ماسودہ مردی بیش آئکتا ہو۔ دوسرے اقطalloں میں یوں کہنے کے اس آئیت میں ہماری روزگار کی زندگی کے لئے سیاسی، جریبی، اور معاشرتی، ہر ٹینپر سے ایک لبی پہاڑیت پیش کی گئی ہے جس پر عمل کو کس روشنی کے خلاف فاعل اندر ہات اور نازیمیا ہار جیتے ہو جائیں گے۔ اب اگر کوئی شخص اسے ایک خاص علم و فن (فتنی حدیث) کا سنبھال فراہد سے سلو اور دعویٰ کرے کہ عذیزین کا دہ کار تھیں جیسی آئیت سے مستنبت ہے جس میں نہ کسی قوم ہیما افراد کیخلاف ضرر بر ساری اقدام کا اندازہ ہے زخود نفس خیر کا خلاطہ یا اصل ہوتا مصروف بکھٹ ہے۔ تو یقیناً یہ ایک ایسی بات ہو گی جس کے لئے کوئی دلیل نہیں پکد سکے خلاطہ ہوئے پر خداوت کا سنت ہی شاید بعد میں ہے۔

میں ایک مثال دیتا ہوں۔ فرض کیجئے زندگے ہمیں اطلاع دی کر بکر جواہیت ہے، اب کیا ہم فرم سفر یا ہو گیا کہ بکر کے چواری ہوتے ہیں جوستے کی خودہ ہی تحقیق کریں؟ کیا گھر اس خردہ سن کر سڑاخ رسانی کی کوئی بھی کارروائی نہ کریں تو اگرچہ ہم اسے ہمیں آپ کا ایک یہ جواب پیدا کریں گے۔

پہنچی ہے اس کے نام ہی راولیں کے مقامِ انھوں نے حسب مقدور  
تخفیف کر دیا ہے۔ یہ ٹرین کی جو راری سے راہ رہ (اور یہ فاسٹ کا بکے  
سے پلاکارڈ ہے، لسکوس ہوا اس کی قوتو تھیں کی اور جو ٹک نام لے جوں  
خفا سے پوسی ٹولن کر لیا۔ انھوں نے تو بعض بیجہ ٹک نام راولیں  
کے بھی بعض دلچی لفاف اور گرد بیان دفعہ کر دینے سے درج تھویں  
کیا ہے۔ کیا پھر بھی یہ دھوکی اور ستادوڑا کہ ان کے دلخواہگیر  
کو تھیں کہ میں وہ آجت ہو گئی جس میں خاص طور پر کسی فاسن کی لائی ہوئی  
خبر بدھیں کی ہدایت نازل کی تھی ہے۔

شانیا کے آئیں مذکورہ میں خود خبر دنالے کے ادھار پر  
اطلولہ کی تحقیق کا حکم نہیں دینا جائز ہے بلکہ جو خبر لائی گئی ہے اس کے قابل  
یا صحیح ہونے کی تحقیق مقصود ہے۔ تمام منسرین اس پر تحقیق ہیں جملے  
تیسرا بھوکچی بھتیں اور ثالث نزول بھی رجس کا ذکر نہ ہے اتنے بھی  
بھی تیانی ہے کہ خود خبر اعلیٰ کے فاسن کے اوصاف اطلاع کی وجہان  
پریں کا یہ کوئی مو تحقیق نہیں بلکہ انہیں خیر کی تحقیقی صورتیں کا سر اسی نکاری  
مدد و مرت ہے تاکہ باقاعدہ انتہا ماراں

اُن تَبَيَّنَ لَهُ اقْتِنَاحَهُ أَلَيْزَمْبِيُونُ | کہیں جا بڑے کوئی قوم یہ نہ دی سے پیر  
خُلَلِ مَا فَعَدَ لَهُ طَمَرٌ وَيَنْ | کی کوچے کیے یہ بیکار تاریخی۔  
اُن زَالَهَا كَيْمَ عَلَمَ تَقْيَنَ لِي صَلَحَتْ بِيَانَ كَيْمَى | اس کے مقابلہ میں  
مذشین نے کار تحقیق کی نویسی دیجئے۔ دہان لغت خبر کی تحقیق کا کوئی سوال  
ہی نہیں۔ یعنی مذشین کا یہ کام نہیں رہا کہ ماڈلوں سے بو خبر (بویشن) بیان  
کی ہے خود اسی کے امر سے یہ تحقیق شروع کر دیں کہ رسول اللہ صلیح  
فرما رہے ہیں یا نہ۔ حضور نے جو کچھ فرمادیا ہے چاہے اُن تبیہ احکام ہو  
یا اخبار، ادھیکب کے متعلق ہو یا عام اعلیٰ ہر کے وہ تو تقدیر تحقیق سے یا لا  
اور صدقی صد بر حق ہے۔ مذشین کا کام یہ رہا ہے کہ فرمائے والے  
ماڈلوں کے اوصاف دکر دا کرکا پتا چاہیں کہ وہ کتنے یا یہیں ہیں جو شش  
اطموار ہیں یا ہر ہمارہ شعبہ ہیں یا معتبر تحقیقیں یا لاپروا، صدق شعاریں  
یا تھوڑتھوڑی بول سکتے ہیں۔ حافظہ، ضبط، فہم و فراست یہیں کیے  
ہیں۔ دفیرہ ذلک۔

کی اس کار تحقیق کی نوعیت اور بینان - تماذل شدہ حکم تحقیق کی نوعیت اور میدان سے بہتر جبراں ہے ؟ کی پھر کی آپ کا کہنا یا تو اس دشمن نے اسی آئس کا سچے کار تحقیق کی بیناد دیا۔

کہ ہر مالات یہ تحقیق ضروری ہے۔

تو اس کی بینی پر یہی ناکافیت آن کی زیر نزدک رہا جیسا میں ایک خاص نوع کی جسروں کا تذکرہ ہے اور انہی کی تحقیق کا نہ کر ضروری فرار دی گئی ہے۔ ورنہ اگر خاص نوعیت کو محظوظ نہ کھا جائے تو چاہئے کہ دینا بھر کی ہر خر ہر حال میں وہ تحقیق ہو اور جہاں کسی کو کوئی خر لے اس سے عوام کوئی بیرونی نہ ہو۔ خاہ رہنے یہ بادھنے غلط ہے۔ تو غور کرنا چاہئے کہ کیا فتنہ حدیث میں جس پیڑ کو خبر کیتے ہیں وہ اسی خاص نوع کی خبر ہے جس کی اس ایت میں تذکرہ ہے اور کیا اس کے نتیجہ میں مجھ کسی قوم پر چنگوڑا کے املاک پائے جاتے ہیں؟ اگرچہ ادبی تحقیق ہے وہ دینا یہ کہ دینا املاک کے کار تحقیق کو اس ایت کے حکم تحقیق سے جوڑ دینا یہ کہ دینا اسکا احتمال ہے۔

خدا ہم عرض کریں گے کہ اگر یا تقویت بقول اپ کے حدیث شیخ اسی ایت کے تحت تخفید ریاض اور تحقیق روزانہ کام انجام دیا جائے تو یہ معاملہ کلام متعلق کا نہیں بلکہ تاریخ کا ہو جائے۔ آپ بنائیں وہ کون کون سے حدیث میں جنہوں نے یہ افراد کیا ہے کہ ہم نے تحقیق روزانہ کام اسی ایت کے تحت اختیار کیا ہے۔ اگر تاریخ میں محمد علیں کا یہ صرف اعزاز موجود نہیں ہے تو یہ جیب بات ہو گی کہ آپ اپنے قیام و احتجاج کو تاریخی واقعہ بنائے کہ پیش کر رہے ہیں اور اپنی زبان محمدیں کے نہیں ذاتے دے رہے ہیں اور اگر موجود ہے تو اسے اقل فریاکوں، الجھنوکیں جل بیانیہ یہ ہم نے پیش کی ہیں۔ ایک روایا چند حدیث کا اعتماد بہر وال وحی الہی یا حدیث رسول نہیں ہو سکتا کہ الحصین بن کعب کے قبور کر لیا جائے۔ اس بات کو آپ نے اسی میں سے کہیں زیادہ زرد و اطرافی پر پیش کیا کرتے تھے جب آپ جماعت اسلامی میں لے گئے۔

سادساً۔ یہ جو آپ نے کہا

“سب سے پہلے تو اس سوال پر غور کیجئے گے ایک حدیث یا تفہیہ کو کسی رواہی سے کس لذیعت سے دفعہ پیسی ہوتی ہے۔ چنپ سمجھ سکتا ہے کہ قرآن میں ہمکم زدیاں یا تو کہ کہب تمہارے سامنے کوئی رواہ اسے تراویح طرح تحقیق کیجئے بغیر تم اس کو قبول نہ کرنا تو کسی حدیث یا تفہیہ کو کسی رواہی کے عیوب و نزے سے کوئی دفعہ پیسی نہیں ہو سکتی ہے۔

حدیث اتفاقیہ کو راوی ہے کوئی ذاتی عصت افسوس ہوتا کر جو ای کسی شخص کو راویت کیتے ہیں اس کی پوئیاں نو پتھر لگ جاتیں۔ وہ رواہی ہے اگرچہ کرتے ہیں تو شخص خدا کے حکم (تین) کی اعملیتیں.....”

تو ہم نے اس پر خوب غور کیا اور بطور حاصل کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی یہ خاصیت بات مخصوص سنن کی روشناعلان پر انہوں خدا کے ہے اسے کوئی واحد شخص بھی اپنے فرمادیت ہے ہیں اس کا اگر ایت نہ کوہہ لست آن ہے اسی ہوئی تو دوسری مخصوص دو دنیا کے بھت تقاضے سے گزینہ کر کے راہیوں کی تحقیق کے بغیر ہی روشنی میں استبیول کر دیا کیتے اور عقل و تجربہ اخضیور تباہ سکتا کہ راہیوں کے صدق و کذب کا ترتیبلانا ضروری ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ مقدم راہیوں کے واسطے ایک حدیث سن کر اس پر یوں ہی تحقیق فرما بلکہ یہ تحقیق کرنا کس سبب را وی قابل اختیار ہیں یا نہیں۔ غیرہ و معاویہ کا معنی مسئلہ نہیں ہے کہ اس کا پتہ تریکی نہ چلا۔ اگر قرآن کو نہ کر دیں اسی ایت نازل رہوئی بکری تو اللہ کی روی بیوی مغلیل اور تجربے کا ایک ایسا خالہ اور باہر تھا ضاہی کہ بغیر کسی ایت کے ہی ہر دو شخص اسے اختیار کر سکتے ہیں کہ تاہم املاک میں مسلم کرنا ہو کوئی کون سے قبل کی نسبت رسول اللہ کی طرف اپنی اختیار ہے اور کوئی سے کی نہیں۔ ہم قلنی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ایک بھی حدیث ویسا نہیں گورا جائے ہیں اسی ایت نے راہیوں کی تحقیق پکارا اور کیا ہوا احوال سے ”محض خدا کے حکم (تین) کی تعلیل میں“ وہ یوں ہے بحث کی جوہ۔ ”محض“ کا مطلب تو یہ ہے کہ اس کا حکم پر تو قوی نہیں کوہرا وہ احتیل آمادہ کرہی تھی دیگر۔ بلکہ صرف اور صرف ”تعلیل“ ہی کا احمد برادر علی بن اسیہ جو ہم نے پیش کی ہیں۔ ایک روایا چند حدیث کا اعتماد بہر وال وحی الہی یا حدیث رسول نہیں ہو سکتا کہ الحصین بن کعب کے قبور کر لیا جائے۔ اس بات کو آپ نے اسی میں سے کہیں زیادہ زرد و اطرافی پر پیش کیا

لیکن جہانگیر محدث کے کارثیق کا تعلق ہے دہاں پر باتیں  
چل سکتی ہوں کہ دہاں ذائقی و شخصی معاملات دہشیں ہیں۔ نہ سیاست و اقتصاد  
کا کوئی نر جلد سامنے چھے کر جہذا بات کا سوال نہیں آئے۔ نہ سخنے اور  
فودی ہوش و خروش کا معاملہ ہے وہ ذہن فہسم مغلوب ہو جائے کا  
خطرو ہو۔ نہ ڈرے کہ ان قصصیں واقع مالجھا الٹھے یعنی حجتین کی  
صورت میں محدثین کے کسی پرچھے دوسرے کا بھی کوئی اندر نہیں ہے  
وہاں تو ایک سینیڈہ علم دفن سے مسلط ہے۔ دہاں مغل و نگر کو الہیان کے  
کام کرنے کا موقع ہے۔ دہاں پر عقل و علم عامیوں کی رول سیل  
نہیں ہے۔ اور ایسا نہیں کہا جاسکتا کہ اگر مذکورہ آیت پیش نظر ہو تو قو  
غیبل فیم استدھین ہر درست کو باحقیقی ہی تپوں کرتے چلے چاہتے ہیں  
سرے سے شرح حدیث ہی کا کام ہجھڑے چھٹے۔

کچھ کا حاصل یہ کہ جس آیت میں کسی فاسق مجرم کے بالے  
میں تحقیق و تبین کا حکم ہے اس کو محدثین کے کارثیق کی اساس بتانا  
ایک ایسا وحی ہے جو تاریخی ثبوت کا لمحہ ہے۔ اور یہ ثبوت فرمائو گئے  
تو مقصود مغلی نگری تحقیقات کی محتیاج پھر بھی باقی رہ جاتی ہے۔

ہمارا مخصوصہ مولا نما ایں احسن کے فرمودات پر تقدیم کرنا نہیں  
چاہا۔ بلکہ بعض غور نہ ان کی ایک دلیل چند اشارة جواب استفارات کی کتاب  
ہے ناظرین کر دی۔ وہ دلیل جس کے بالے میں مرتب الفرقان کو  
ناظر ہے کہ ایک نئے انداز کی چیز ہے اور اس سے بات بہت زیادہ صاف  
ہو جاتی ہے۔

لفظ کی بات ہے کہ مولا نے فیضت کی تعریف کرنے ہوئے  
ہر اس شخص کو شامل تعریف کریں گی جی کہ یہ جو فی المحتیقت وہ تعریف  
نہیں ہے۔ بلکہ درست مصنفات میں سے ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی  
محوث کی تعریف اس طرح کرے کہ وہ تمام شخصیں جن میں قرآن حدیث  
زیر تذکرہ آئیں تاہل فرمائی اور ہمایت دی کو خبر سکو ہوش و حواس  
کو خوبی پہنچانی ہے اس کے صدق و کذب کا پتا چلا۔ اس طرح  
محل حاصل کا شعبہ پاک صاف ہو جاتا ہے۔ آدمیوں میں کسی طرع  
کے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو عام حالات میں نہایت فیض و سین ہوتے کے باوجود  
ہنگامی جذبوں کی رویں بہرہ جاتے ہیں۔ اور وہ بھی ہیں جو حقیقت اور اس کے  
مصولی تفاصیلوں کا بھی احسان نہیں کر سکتے۔ سبھی کی تنبیہ کیلئے آیت  
شریعت نازل ہوئی۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب یہ کارثیق قبل و طبیعت ہی کا امام تھا  
فہمہرا تو یہ آیت کیوں نازل ہوئی۔ اللہ سے تحلیل حاصل کی تو قرآن و نہیں کی  
چاہکتی۔ ہم جواب دیں گے کہ آیت اس کارثیق کے بالے میں ہے یہی  
نہیں جس پر بالآخر تقطیع کیا جائے۔ اسے بلکہ تو وہ مترجم کے ان معاملات  
سے تعلق ہے جن میں اس کا فائدہ اور ضرورت انتہا تھا۔ ستر ہے اس کی  
شان تر وہ ہے کہ ایک صاحب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلط یا اسی  
دکیہ سے زکوٰۃ لیتھے یعنی۔ انہوں نے دالیں اگر اہل طبع دی کرو لوگ  
تو اسلام کے خالق ہو گئے ہیں۔ حضور نے اس خبر پر اعتماد نہیں کی  
بلکہ خالد بن ولید کو تحقیق کیئے یعنی۔ اور شامت ہوا کہ خبر فلامی۔

اب دیکھیجے! حضور نے تو تحقیق صدر دی کیجیں لیکن الجی محدث میں  
کسی بھی اور سردار سے تو قرآن کو سکتی تھی کہ وہ اپنے فرستادہ کی دی ہوئی  
خبریں کو صحیح سمجھ کر مذکورہ قبیلہ پر چڑھ دوڑے اور تاریخ کروائے۔ دہاں  
کسی علم و اسنے کے قواعد کا سند تو نہیں کہ اس تاریخ نہیں دل دیا ماغ  
سے عقل و علم کا استعمال کر ستے۔ بلکہ ایک ایسا سیاسی و حریمی سند تھا  
جس میں فودی ہوش اور جذے کی کارفرائی سے متعلق انساف کا تعلق تھا  
بالا تکمیل نظر انہ از ہو سکتا تھا۔ اسی نیتے اللہ تعالیٰ نے حضور سے نہیں  
بلکہ امتحنوں سے خطاب کریں ہوئے تنبیہ فرمائی کہ خبر دار ہنگامی ہوش و  
خسر و نیکی میں تعلق ہاں سے تخبر نہ ہو جاتا۔

اس شان تر دل سے بلکہ دوز مردہ کی نام زندگی جس دیکھی۔ بار بار  
ایسا یوں تلبے کو کچھ نہیں کیے تھیں کی متعلق کوئی خبر دی اور کم جذبہ ہیں  
اگر ہنگامے۔ ہنگامی جذبہ بالعموم بیانت کو فنا اور زہن کو خلوص کر دیتا  
ہے۔ یہ نکری تحصل اور جذبہ ای اشتغال کے مامن میں آدمی بلا تھیقی  
فقط قدم الحماجیت کے۔ اللہ تعالیٰ نے آدمی کی اسی کمزوری کی وجہ پر  
زیر تذکرہ آئیں تاہل فرمائی اور ہمایت دی کو خبر سکو ہوش و حواس  
کو خوبی پہنچانی ہے اس کے صدق و کذب کا پتا چلا۔ اس طرح  
محل حاصل کا شعبہ پاک صاف ہو جاتا ہے۔ آدمیوں میں کسی طرع  
کے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو عام حالات میں نہایت فیض و سین ہوتے کے باوجود  
ہنگامی جذبوں کی رویں بہرہ جاتے ہیں۔ اور وہ بھی ہیں جو حقیقت اور اس کے  
مصولی تفاصیلوں کا بھی احسان نہیں کر سکتے۔ سبھی کی تنبیہ کیلئے آیت  
شریعت نازل ہوئی۔

ضیافت کی تعریف پر کی گئی ہے:-

”اویحی کسی سکونتی پرچے اس کی کسی واقعی باتی کا اس کی تھی تو تذیل کی نیت سے چڑھا کرے اور صاف ہی اس کی کافی بہت سند ہو کر جس کی واقعی وہ گردابے اسکو سکے اس فعل کی تعریف ہو۔“

ہم بھیں مگر تو ہی شرطِ فضل مولانا محمود دری کو زندگی کرنے کے لیے کافی گئی ہے وہ ضیافت کی حقیقت اور غیریں وہ شامل ہیں ہے۔ فرض یعنی زیارتیں، حملان، فراوش اور نشکاری ہے۔ اب بگرایا جائے اس کے اس عیوب کو خوب نوب بیان کرنا بھرتا ہے اور اس کی اسے پرداختیں ہے کہ زندگی کو اس فعل کی حیثیت پر یاد کرو۔ تو کیا آپ اسے ضیافت نہیں کہوں گے؟

اپنے ضیافت کی پہنچ جائز شکلوں کو دائرہ ضیافت ہی سے بکال دینے کے لیے پیشہ وار طبیعتی ہے جو لاکر متعدد شکلوں ایسی کی ہیں کہ وہاں پیشہ وار ہوتے ہوئے تسلی ضیافت ہوام ہی سہی ہے جسی کرہتے مشان دی۔

بہر حال یہ تھا مولانا این احسن کا دھنمنوں جیسے ہر سے اتفاق اور حکیم کے ساتھ پیش کی گیا تھا۔ مولانا محمود دری سے تازہ تر جان القلم آن میں اس کا نوٹس نہیں ہے۔ لیکن ہمیں چاہیے تھا۔ گفتگو سمجھیدہ ملی عطا تھی کی حدود میں تو ہو سکتی ہے۔ لیکن دھواں واقعیت کے خود تعریف، ”زراہی“ جو شش دخوش اور انتیت کے اس دائرے میں نہیں تو سکتی ہے مولانا این احسن کے تکمیل کیکھیتی ہے۔ انتیت کا الفاظ میں سے خفیہ میں نہیں ہوا۔ جس کا بھی چاہے مولانا این احسن کا مذکورہ ضمیون دیکھتے تھیں، انتیت، ادھار اور قاہر اور حکیم کا اسٹریپہاؤ مسئلہ ہی سے کہیں یہاں۔

غیر تازہ تر جان القلم آن میں غلام ابن قیمہ کے یہ رشحت چھپتے۔ جیسا کہ نہ سکتی ہے۔ ان سے صاف ظاہر ہے کہ لکھتے میں کی بیویات مولانا محمود دری کی زیبان سے تکلی کر قیامت بن گئی ہے وہ فی الحال نہ قیامت ہے نہ لکھنے بلکہ اصلہ اثابت و فرع یہاں کی الحدایہ کا مصدق ہے۔ اے حقیقین! زیان کرتے آئے ہیں اوس پر ہر بڑے اہم امور کا مسلمان یہ الگ بات ہے کہ مولانا محمود دری سے اختلاف خیال نے بعض قوبہ ہیں ذاتی و نسبائی مخالفت کی شکل اختیار کر لی ہے اور پھر انھوں نے خود بین لکھا کر بارے صافی مدد کیا ہے جی کیونے دھکلائے خود رکھ کر دیتے ہیں۔ جتنے

اعتراضات مرتب الغرقان اور مولانا این احسن نے مولانا محمود دری کے حکم ملی و اسے تقریب پر کیے ہیں وہ سب کے سبب ہے اور فی جنبشِ استلزم نہوز بالله حضور علی اللہ علیہ وسلم اور صاحبِ رضوان اللہ علیہم السلام جھیں کی طرف وٹ سکتے ہیں۔ جب تی تھیں محل کر مولانا محمود دری پر کیجی گئی ہیں ان کے رخ حیاذا بالله یا سلفی تو اسی مقدسه کی طرف پھر سکتا ہے۔ جس کا جی چاہے اس پر یہی بحث کو خود سے دیکھ جائے اگر وہ معاذ غلام اور سن شناس ہے تو واضح ہو جائے گا کہ جو کچھ بھی مولانا محمود دری کے خلاف کیا گیا ہے وہ کم دبیش سب بلا کسی مطلق سبق کے ہر اس فرم ہستی کے لیے کہ جا سکتا ہے جس کا تذکرہ اب تیہ نے اپنے رشحات میں کیا ہے۔

ہم نہیں کہتے کہ مولانا محمود دری کے کسی دھوے یا دلیل میں کافی جھوں نہیں۔ یا انھوں نے جو کچھ کہا یا کیا ہے وہ اعتراف دیا ہوئے ہے اما تو ہے۔ لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ ان کی تذیل و تعمیر کا یہ اسلوب جو استدرا مولانا مظہور نہیں تھے اختیار کیا تھا۔ پھر مولانا این احسن کے نہ ہم ہیں نے اسے بھی انکر تین نقطہ مسروق پر پہنچا اور اسکی پہلو سے پسندیدہ نہیں ہے۔ اس سے دین اور اہل دین کی رو سوائی کے سوا کچھ ماضی میں ہوتا ہے۔ اور یہ فرمانا کہ مولانا محمود دری ہی سے

”اپنے خدمت سے اسلام کے خلاف ایک بہت بڑا اقتدار اٹھا دیا ہے۔ اس وجہ سے مجھے بھروسایہ طریقی کھنچنے پڑی ہیں اگر میں نہ کھٹا تو قیامت میگے“ اسی بیان اخلاقی اور کتابن حق کے حرم میں بیسکے منہ میں اُس کی کلام کافی جاتی.....“

ایسا بھوٹا سو اگلے مکوس ہوتا ہے کرپا و پھر۔ اگر ہمارا احساس غلط ہے اور غوف آخرت کا یہ مظاہرہ محسن لخنوں کا اورت نہیں ہے کہ فلب سے بھی اس کا تعلق ہے تو یہ کیا تم ظریفی ہے کہ کتابن حق کے شفیع میں پہنچنے کے لیے اپنے ایک ہر لکھن شہشت جرم کی راہ اختیار کی۔ اس سے قلع خفر کر اپنے حق مز عمومات کو آپ حق کا نام دے رہے ہیں۔ وہ حقیقی بھجوایا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کتابن حق کے حرم کی مز اگر شیخان بھر اخضا اور اگلے کی کلام پر ہوتا ہے تو کیا اپنے ایک دلیل بھائی، ایک مددج، ایک سالی، امیر و فائد، ایک راجحی، انتیت دین کی حوصلہ اور پھر بھر جو مل مسخ اساخت کرنا، تبیر اور تذیل و تعمیل کے سارے وہے استعمال کر دالتا

تاریخ کیا۔ اور آج یہ سشیا طین کی سستی چسما گاہ بننا ہوا ہے۔  
**نشانِ برگ محل تک بھی چھوٹا سا بغیں گلپیں**  
**تری قمتو سے رزم آرائیاں ہیں با غیابوں میں**

ادبیں و مشعر یقانہ انہار حق کی بجائے از خود تحریک عالمیں کی طرح  
 کی پڑھیا جانا آخرت میں انعام داکم کا موجود ہو گا۔ ذرا نایاب تو کس  
 استراحت و حدیث میں تذیل مسلم در تحریر مون کے بدیے خود تصور کی  
 بشارت دی جائی ہے۔  
 ائمہ: یہ اجزا اہو اگلشن اسلام ہے خود مالیوں کی آجی شریعت

**رسول اللہ کے ارشادات و خطبات** [صور صلی اللہ علیہ وسلم کے ضروری ارشادات و تعلیمات کا خلاصہ۔ احادیث کی ایمان افسوس و تشریفات۔  
 ہے یہ بسطہ حادی رد پے۔

**تلائش رو حق** [ایک طالب حق کے ہواب میں مولا نام تھا نوی۔ مولا نام ناظرا حسن گیلانی۔ مولا نام حمزہ مظفر تھانی۔ مولا نام اصلی مودودی اور میاس طفیل احمد کے خطوط۔

**اسلام کی اخلاقی تعلیمات** [تج کی شستہ اور لکش اسلامی کی تفصیل جن کی ہر سلطان کو ہر دقت ضرورت ہے  
 قیمت سوار و پیہ

**دین کی یاتیں** [از مولا ناصد الحنفی صاحب۔ جس میں اسلامی عبادات بینا دی جاتا تھا۔ اخلاقی۔ سیاست۔ حقوق اور ذکر الدین وغیرہ کو ایمان افراد اداریں بیان کیا گیا ہے۔ تفہیں لکھائی چھپائی۔  
 قیمت یہ ہے دورو پے

**اصول الفہری** [شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے ایک قیمتی رسا کا ملیس اردو ترجمہ مع جواہی معنیدہ۔  
 قیمت ایک روپیہ

**مسئلہ کا پتھر** مکتبہ تخلی دیوبند

**فتنه انکار حدیث کا منتظر پیشہ منتظر** [بہت مفضل بربری جامع اور دلچسپ ایمان افسوس زکن جس میں منکر ہیں حدیث کے فرمودا ت پر بربری دلچسپ اور اسکر انگریز بخشی ہیں۔ منکل دو حصوں میں۔ سارے سچے روپے۔

**ست پیر عمر بن عبد العزیز** [اس جلیل القدر ہستی کی سفضل اور مستن سوائج جس کی خلافت کو یہت سے طمار نے پانچوں خلافت راشدہ سے تغیری کیا ہے۔ مجلدین روپے مشہور روزانہ محدث حضرت ابن الجوزی "لطائف علمیہ" کی مشہور آفاق تالین "کتاب الاذکیہ" کا ملکیں اردو ترجمہ۔

اس کتاب میں سیکروں ایسی دلچسپ حکایات مجمع کی گئی ہیں۔ یہ مزار۔ فراست و ذہامت، حاضر ہوا ہی، ہجورت طبع، طبیعت گرفتہ بزرگی، نکتہ آفرینی عالمانہ دفت تلف و فیرہ کے نادر تجویزی بیش کرنی چاہی۔ بیکار دلچسپ۔ قیمت بلڈ پاپنچر ہے۔

**گلستانہ لغت** [لغتیہ کلام۔ چند مقالات بھی بطور مضمونہ شامل ہیں۔ صفات ذاتی سے زیادہ۔ قیمت صرف ذریعہ ضرور پر ہے۔

**کنز** [ایک اصلاحی ناول۔ عہد بارک کی ایک سبق امداد اسٹان انتہائی دلچسپ بہرہ میں۔  
 قیمت سارے سیکن روپے۔  
**نیا گھر** [ایک بیکار دلچسپ معاشرتی ناول۔ جو نہایت بحق آنہ تھا ہے۔ قیمت سوار دو روپے۔

# جو لاہمہ برادری کے نام کا مسئلہ

ایک ایسے بزرگوار کا مضمون جو اسکے ساتھ اپنا نام شائع کرنا پسند نہیں کرتے

بجھتے کی کوشش کروں گا۔

پہلی بات تو یہ بڑا دینے کی ہے کہ جو برادری جو لاہمہ کے نام سے باد کی جاتی ہے وہ زندگی کے لئے دور سے گذر چکی ہے اور کتنے تشبیب و فرازدیکھ چکی ہے، اس کو حیرت بیان اور قطب خبریں لانا کوئی انسان کامن نہیں ہے۔ اسی طرح یہ برادری کسی مسلم اور نو مسلم برادریوں کا جھوٹ ہے اس کی تحقیق بھی بخت و خوار ہے۔ بخوبی یہ کہلاتے ہوئے یہ برادری کتنے پیشوں اور کتنے ملقوں پر ہے، اس کا بیان کرنے بھی طوالت سے خالی نہیں، لیکن یہ عجیب بات ہے کہ لوئے ہندوستان میں بھی جو فکر و فلسفہ کی یہ برادری ایکسو نام سے باد کی جاتی ہے اور جیسا کہ انہیں یا جمعیۃ المؤمنین کے نام سے اس برادری کی تبلیغ ہوئی تو وہ سے ہندوستان میں بھی جو فکر و فلسفہ اس نام سے سلاک اور اس کے پلیٹ فارم پر جمع ہو گئی اور یہ یہ علم و مشاہدہ کی بات ہے کہ ہندوستان میں ایسا اور بھی گذرا ہے جب خلافت کیمی اور جمعیۃ العلماء سے بھی اس کی تبلیغ ریا وہ ہمگیر اور زندہ تھی اور مسلم لیگ بنیکوں اور کوئیوں میں بندھی۔

ایسا ذرا پچھی ہے، یہ برادری بھی بھی اور جن حالات میں تھی خود ان مسلمانوں کے ہاتھوں تھریش تھی جو تھی جو کتاب سنتی کے حال اور دین و ملت کے کار فرائی تھے، ان میں علماء بھی تھے، پر ان طریقیت بھی تھے اور اُمراء و رؤسائی بھی، حالانکہ کسی بھی اس برادری سے آباد تھیں، دینی بادی سے اس برادری کی اولاد تھی، عالموں کی شان اور پروردی کی پیری اسی برادری کے دک سے قائم تھی، سبیل میں امامت اس برادری کے اگر کریمہ تھے، صفتیں اس برادری سے آر استہ مہربن تھیں، مد رسول میں

میں وہی کے تھیں ایک خط اور جواب خط تک عنوان سے ایک تحریر نظرت گزدگی۔ یہ عنوان مدیر تحریر کا قائم کردہ معلوم ہوتا ہے درہ اس کا اصل عنوان ہے۔ ”موسیٰ الصادر برادری کو جو لاہمہ۔ کہنا ممکن نہیں ہے۔“ لیکن یہ عنوان بھی خط کا معلوم ہوتا ہے۔ جواب خط اور مدیر تحریر سے پیش افقط ای روست اس کا عنوان ہوتا چاہے ”موسیٰ الصادر برادری کو جو لاہمہ۔“ کہنا ممکن نہیں ہے، کیا معلوم خدا کی اس نالاک دوریں یہ بجھت بھی سامنے آئے گی اور وہ بھی تکمیل میں اور بخوبی دیں، تک کے گواہوں مسائل میں الجھا ہوئے اس کو اس بحث میں بھی اگھنا پڑے کامڈاکٹر سید حسیب احمد صاحب کوئی ایسے بحث مسلمان نہیں سیدا ہیں، ان کو قرآن مجید کے احترام کے تحفظی کی جتنی بھی فکر ہو وہ کم ہے۔ حضرت میر قبیلی کی توزیعی ہی اسی مقصد کے لئے وقف ہے۔ داکٹر صاحب بے شکن مجھے کوئی داعفیت نہیں، لیکن میر قبیلی کے متعلق مجھے چہاں تک انداز ہے وہ اس ناگوار قصیہ کے پیش نظر سے کوئی واقعیت نہیں پیش کر دے وہ اس پہلو پر بھی ضرور تو جسم فرماتے۔ پھر بھی ایک عالم، یہن کی حیثیت سے پیش اور پیش دروں سے متعلق اسخون میں اسلام کا درویش بیان فرمادیا ہے۔ یہ مقصود نہ داکٹر سید حسیب احمد صاحب تردد کرنا ہے اور نہ میر قبیل سے۔ میں صرف چند حقائق پیش کر رہیں کہ اتنا کروں گا۔

داستان بڑی طور پر ہے، اس کا مسئلہ مددیوں کو چھوئے شروع ہوتا ہے، اس کی تفصیلات جو میرے سامنے ہیں اتنی گوناگونی اتنی سبق آمود، اتنی جبرت، اگ اور اتنی دلچسپ ہیں کہ اگر یہ خسارے کے ساتھ بھی ان کو پیش کرنا چاہیوں تو نہ میری فصحت ان کی محض ہو سکتی ہے اور نہ تھی کی لمحات، اس لئے میں زیادہ اسکے

حالات سے ہے۔ الگ کسی برادری کے معاشرتی حالات تبدیل ہو جائیں تو اس کے احکام کفارت بھی جل جائے ہیں۔ چنانچہ بعض فقہاء سے تقدیم ہی سے علوم پر افراد مظہری کے جلا بھوں کو کفارت میں اور پھر حاصل ہے کیونکہ ان کی معاشرت بلدی ہے۔

فقہاء کی رصریحیات ایک استفانہ کی شکل میں جمع کی گئیں اور اس طرح کبھی استفانہ خود اس سلسلے کا جواب بھی تھا، ان رصریحیات کے ساتھ واضح کیا گیا تھا کہ ہنہ وستان کی جو لاہر برادری میں وسیع پہلو سپر ایسا بخوبی پیدا ہو گیا ہے جس کی معاشرت اب کسی اقبال سے بھی اونچی کہنے جانے والی سلام برادریوں میں پست نہیں ہے۔ پھر فقہاء کے اصول کفارت کی بنیاد پر کیوں نہ اس کی کفارت کا حکم بدیل جاتے؟ کیوں علماء آنکہ ہنہ کسے چہ سواد آٹھ سو بر س کی کتابوں کی عبارت میں قرآن کریم۔ خود بتارس اس کی ایک بین مثال ہے پھر دو جن دنیی درست سائی برادری کے ہیں؛ اسکی صفت یہ مثال ہے۔ علماء دین کی پوری جماعت اس برادری میں موجود ہے۔ محلہ کے محلے ان کے مخلوقوں اور کوشیوں سے معور ہیں۔ ایک حادثہ کاشکار ہو کر مولانا احمد سعید صاحب سابق ناظم جمیع علماء ہند ایک مقدمہ متفاہیش کیا گیا اور ان سے جواب کی درخواست کی گئی۔ انھوں نے اس وصیت پر استفانہ لیا کہ وہ دہلی جا کر جواب لکھیں گے، وہ وعدہ آج نکل وصہ ہے۔

اسی زمانے میں اس صاری کے "مجد" حضرت مولانا احمد حس خاں صاحب برلوی کا مجموعہ فتاوی شائع ہوا اس میں ایک شکل کے طور پر تھا۔ "مجد" صاحب کا حوالہ یوں جلا تھا ان کے بنیاد پر صاحب زادوں نے تقویٰ شائع کیا تو اس تقویٰ کا خلاصہ حاشیہ پر اور وہیں لکھ دیا۔ اس کا حوالہ یہ تھا کہ جو لاہر عالم ہوت بھی سیدہ کا کافت نہیں ہوتا، لیکن پچھان سیدہ کے کھوپیں میں کہیدا نیاں ان سے ماہر نہیں کر سیں۔

اس تقویٰ کا شائع ہونا تھا کہ برادری میں بھیلی بچ گئی ناممکن الحدوث کے پاس خط آیا کرتے لوگ کہہ رہے ہیں کہ جب ہائیکوئٹ اسلام میں حضرت کا کوئی مقام نہیں تو پھر ہم عسماً کیوں نہ ہو جائیں؟ ہر قسم طرف نے فوراً جواب لکھا کہ اسلام کسی کی اجازہ داری نہیں ہے۔ فتوے کا

اس برادری کے طبلہ بھرے رہتے تھے۔ نایخ اقصیں علماء میں بھی اسی اور برادری کی تعداد زیادہ ہوتی تھی؛ حلال روزی یہ برادری نکاتی تھی اور حلال نکاتی سے دین و ملت کی خدمت کرتی تھی گران تھام بالوں کے باوجود اس برادری کے لوگ بھیتیت برادری ذمیل کے جاتے تھے اور ذمیل بھنے والوں میں سلام امراء اور رؤساؤں داروں کے ساتھ علماء مرشدین اور دین و اخلاق رئیسیتیں بھی شامل تھے لیکن کوئی بھی برادری بہر حال رذیل تھی۔

علماء کے پاس فقہ کی تباہی تھیں، فقہ کی ہر کتاب کے کن الٹکے میں ایک باب کفارتہ کا بھی ہے اور ہر کتاب کے اس باب میں لکھا ہوا ہے کہ جلا ہے فلاں برادری کے گفت ہیں اور فلاں کے نہیں اور اسکا حائل ہی نکالتا ہے کہ جلا ہے تھا ہیں، جلا ہے عالم بھی تھے اور ان لوں برادری کے ہر راب پر ان کا ریمان تھا، اہنہ اپنی رذالت پر بھی انکو دیجان رکھنے کی پڑتا تھا۔ وہ بھی دمہ زارتے تھے۔

زمانے سے کروٹ بدی جلا ہوں کے بعض خاندانوں کے افراد نے انگریزی تعلیم حاصل کی، سرکاری ہبڈوں پر پہنچے، ہندوستان میں نئی زندگی پیدا ہونا شروع ہو گئی تھی، اس کا اثر اس برادری پر تعلیم یافت طبقہ پر پڑا، دوسری طرف ہندوستان میں اہل حدیث گروہ پیدا ہوا، جلا ہر برادری میں بھی اچھے اہل حدیث عالم پسدا ہوئے ان کے نزدیک فقہی کتابوں کی وہ احیت نہ تھی جو اپنی فرقے کے نزدیک اس صورت حال کا بھی اثر نظائر ہوا، مثیجہ نکلا کہ اس برادری کے ایک محدود طبقہ میں اصلاحی حال کے ساتھ انقلاب حال کا جذبہ احسان بھی پیدا ہوا، پہلے بعض مقامی انجمنیں وجود میں آئیں پھر وہ دن بھی یا کر کملتے میں آئیں اور جمیع المؤمنین قائم ہوتی اور اس شان کا اجتماع ہوا کہ جلا ہر برادری کو تصحیح بھنڈا لوکی اسکیں بھل گئیں۔ یہ قابل اگے بڑھا۔ اب جس طرفے اور جس منسے بھی اس برادری کے خلاف کوئی آوارا مٹھی تھی وہ آوار چاہیے ورنکے مجدد اور شیخ ہی کے لئے تکلی ہو گئیں دادا ہی جاتی تھی۔ یہ بات نہیں ہے بیکھیل خود راقم الحودن کا حکیم ہوا ہے، بیکھیل ایس کی الحدیث جلا ہوں کو تو برداشتہ تھی کہ فقہ کی کتابوں میں کا لکھا ہوا ہے، ایک اس قسم الحدیث نے بھیتیت ایک حقیقی کے فقہ کی کتابوں کا جائزہ لیا تو تھیریا پر کتابیں یہ باتیں میں کہ کفارت کوئی غیر مردیل تھی نہیں ہے اسکا الفعل معاشرتی

میں لکھتے ہیں کہ پھانستیہ کے کفوہیں اس لئے کہ مسیدہ ان سے مار نہیں کر سکیں۔

تجھے سن یاد ہیں رہا، واقعہ عرض کرتا ہوں، جو پوریں البتا جمعیۃ العالیہ کا سالانہ مجلس تھا، مولانا حسن عسید مولانا عبد الرحمن لوڈھیانی، مفتی محمد نجم لوڈھیانی، مولانا حافظ الرحمن، مولانا احمد فراز لاہوری، حضرت مولانا مادی غرض تمام، کابیر و جود تھے اور شیخ یافر اور علماء جملہ ہوں کا بھی خاصاً جگہ تھا جو جمعتوں کے حاضر تھے۔

محلہ مضافات میں جولاہ بہر برادری کی طرف سے تھوکا سائنسی مجہٹی ہے یہاں اور کہا گیا کہ جولاہ بہر برادری کا حکم کفارہ بدلتے اس بھی مساري بڑی دل آزادی ہوتی ہے۔ بہرائچ کے ایک خزانہ جمعہ علما ان اشیاء جو شاید مالم کم اور کمین زیادہ تھے فراہی۔ اس سے کچھ نہیں ہوتا، یہ برادری کی عدم حوصل کرے آپ سے آپ سے اس کی ذلت دور ہو جائے گی۔ میں نے برادری سے کھڑے ہو کر مولانا احمد رضا خاں جسما کے قوے کا خواہاں بیکھر کہا۔ اب جو اسے کو اعلیٰ حلال کریں کہ انی رذالت دور ہو، جب دین کا فاتح ہونا بھی ان کی رذالت کو دور نہیں کر سکتا؟“

اس کا ان کے پاس کیا جواب تھا، پھر نہ ہو سے۔ تمام اکابر نے اس معاملہ کیا دیا۔ اللہ تعالیٰ مولانا حسیب الرحمن لوڈھیانی کو صرف انہوں نے صاف بیانی سے کام لیا اور کہا۔ واقعی سیاست قابل توجیہ ہے اس برادری کی اس سے یقیناً تو ہیں ہوتی ہے۔ مگر یہ بات جہاں کی تھا تم مچھی۔

پھر برادر العلوم دیوبند سے بریلی کی تقدیر ہوتی اور مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی محمد شفیع کی طرف سے یہی مسئلہ اٹھایا گیا۔ اس پر بھی ٹرانسکاربریا ہو جو مفتی صاحب کی بر طرفی پڑھتے ہوں۔

یہی مون اور انصار کے لقب کا پہنچ نظر جولاہ بہر برادری مون کیسے کہلاتی؟ اور کیسے جولاہ بہر برادری کا یہ نام پڑا؟ اس سوال کا جواب دیا مشکل ہے۔

اس برادری کو مون موجودہ صدی سے پہلے ہی سے کہا جا رہا ہے۔ میرا قیاس یہ ہے کہ جب وہ خیسلم پار جو یافر مسلم ہوتے ہوں گے جو ہندو ماشرہ میں انتہائی ذیلیں سمجھ جائتے ہیں

روکیا جاتے گا۔ اسلام پر حق مولانا احمد رضا خاں صاحب کا ہے دہی ہر مسلمان کا ہے اسلام ہر گز کسی کو حق تواریخیں دینا اور اسی کے ساتھ ہیں حضرت مولانا مسیح مولانا مسیح ندوی کا ایک مقالہ بریلی مچھی یا جسے میں نے حال ہی میں کتابی صورت میں شائع کیا تھا وہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کے قوے کا جواب نہ ہوتے ہیں مکمل جواب تھا۔ یہ طوفان پرے، ملک بھی بھل گیا، بریلی بھر کتوں نے مولانا احمد رضا کی مریدی کا حلقو تور کرنا پی رکڑوں سے دُور کر دیا۔ اس طوفان کوڑو کرنے کے لئے ماہنامہ ”رمضان مصطفیٰ“ بریلی کا ”موس نمبر“ شائع ہوا، بڑے بڑے علماء نے مولانا کے قوے کی حیات میں مضافات لکھے، کسی نے خالقت کرنے والوں کوڑا انتہ بتانی، مکسی نے تائیف قلوب کی کوشش کی، دلمونہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں اور ہمیں بار و تین۔

مولانا ماجھا اشرف صاحب حدیث پنجھلوی نے پیشہ ضمون میں لکھا کہ مولانا نے کسی برادری کی توہین نہیں کی ہے۔ دین کا مستلزم تباہ ہے۔ میں مولانا کو اس صدی کا مجید دانایا ہوں، لیکن مولانا نے اسی خاندان کی لڑکی ملگتے تو جس نہ دیتا، لیکن کاروبارہ پھانستے اور میں آں رسول ہوں۔ ایک دختر حدیث صاحب رزم لگزیر خانہ برائے بنارس جاتے ہوئے میں نے کشی پر ان کا ضمون ملئے تھا کہ دیا پوچھا حدیث صاحب یہ آپ نے مولانا کے قوے کی تائید کی ہے یا رد تھا؟ یہ تو لکھتے ہیں کہ پھانستیہ کے قفویں سیدہ ان سے عار نہیں کر سکی اور آپ نے مولانا کو لڑکی دینے سے انکار کیا ہے؟ حدیث صاحب کے تھہر سے فضائیوں بخاطر ہوئے۔ پھر ایک شیرتے میرا ہمدون شائع کیوں کر دیا ہے میں نے بھی برسنہ جو اہمی جو ہو کو مروع کرنے کے لئے کہا ری طرف لیے لیے ہے حدیث ہیں۔

اسی مون نمبر میں مولانا محدود علی خار رخنوی لکھنؤی بڑا ایک طویل ضمون لکھا اور اپنی بیتے کے فضائل میں ایک عرب شاعر کا کلام پیش کیا جس میں تھا کہ اُن رسول کی اوشنیاں بھی خیر کئے اُن شوون کو گواہ نہیں کرتیں۔ اس کلام کو پیش کر کے مقام نگارنے انک لگائی تھی۔ گہاں میں اسپے کو سیدہ کا لکف پہنچو لے؟“

میں نے ان کی للکار کا جواب دیتے ہوتے لکھا۔ وہ ہیں مجدد ما تہ حاضرہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلی جو اپنے قوے

شامل ہو چکے تھے اور اس الشمام پر زمانہ گذرا کیا تھا۔  
بلاشہ باروی گولہ باروی کا ازروں کے نسب افمار ہوتے  
کا دعویٰ صحیح نہیں اور تیر جاتا ہے۔ اس کی فالقت خود اسی دلی  
کے اندر بھی ہوتی ہے۔ لیکن جہاں تک لقب کا عمل ہے مجھ سے  
میں کوئی جماعت عالم نہیں ہو تو مون بھی ایک صفائی لقب ہی  
تھے اور یہی نوعیت انصار کی ہے۔ تمام مسلمان گھر یہی کسی کے عالم  
نہیں۔ اگر ایک جماعت اپنا لقب احرا رکھے تو وہ مسلمانوں  
کو ان سے جھکنے کی کیا یہ بہرہ تو سختی ہے کہ باقی مسلمانوں میں ہے؟  
جس کو جھکانا ہو وہ خود بھی اپنے کو خوبی احرار کہے۔ پاکستان میں ایک  
جماعت رضا کاروں کی ہے وہ پشت کو انصار اکتوپی ہے اس پر کوئی  
اعراض نہیں ہوتا۔ الگ کوئی مسلمان جماعت بھیت لقب اپنے  
کو موسن یا انصار کہتی ہے تو کسی کو حق نہیں کہ اس پر قرآن و حدیث  
کی وصوں جلتے۔ مسلمان ہے موسن کہلانے کا اختیار نہیں اور  
جزوں ہے وہ اپنے کو انصار کہتا ہے۔ آپ کا جی چاہے آپ بھی  
اپنے کو موسن یا انصار کہتے۔ اختلاف صرف شبل دعویٰ کی عدم کیا  
جا سکتا ہے اس کا بھی اس باروی کے ایک سختی کو حق مالا ہے۔  
اور کسی کو یہ حق نہیں کہ اس نے شجرے کا مطالباً کیا۔ میڈل ایشیو  
نادویوں اعشاروں، علویوں، رضویوں، پٹھانوں کو اور یونیورسیٹیوں کی جو  
گلی گلی، شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھرے پڑے ہیں کہنوں کے پاس گزوں  
کی سند موجود ہے۔ شروعہ مدد و مجموع النسب لوگوں کو اکی ہے۔ بالکل  
بانا سنتی مارکے لوگ ہیں۔ ان پر کسی کی زبان کچھ ہے۔ کسی کا کلم حکمت  
میں آئے اور ترکتاب و منصب کی بادا آئے۔ سخن و مشتہ نہ کیلے  
روشنیوں میں ہوا ہے۔ لیکن اسی شغل ترک اور یا چالتے اور اس کیس  
کھوکھو کھنچا چاہتے کہ بھیت بھوئی مسلمانوں کا مقام کیا ہے؟ اور وہ  
لکھتے کہاں ہیں؟

ڈاکٹر صدیق، احمد صاحب کو معلوم ہے کہ جولاہ بہرہ مسلمانوں  
برس سے ذیلی فذیلیں کا مترا دفت ہے پھر بھی انکو انصار کہے کہ مسلمانوں  
جولاہ باری کہاںی رہے انکو قرآن و حدیث کی ہربات کا علم ہو۔ لیکن اس  
بات کی انکو خیر نہیں ہے کہ اسی قرآن مجید میں بھی حکم ہے کسی مسلمان  
موجا شکریہ اسکو رسم اسی تیر کر دے۔ (پہلی سورۃ جہرۃ) میں ایسا  
ہے غیر مسلم جولاہ بہرہ کو مسلمان بوجنکہ بعد اسی آیت انہی باروی میں

ہوں گے تو موصفات کے کامنے ان کو یہ لقمیدیدیا جائے گا۔ وہ کچے  
الثدوں کے انسانیت کے سچے خیر خواہ ہے۔ انسوں نے کروڑوں ن  
بیوانوں سے بدتر انسانوں کو پینتے لگایا۔ یا پھر آگے جل کر یا غدا  
بزرگوں نے اس باروی کی دینداری اور بے لوثہ بیخی خدمت  
سے متأثر ہو کر ازروں قدر و محبت اس کو موسن کے لقب سے نوازا  
بوجا بس کی طرف ابتداء میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اس قیاس کی  
ایک بنیاد گاندھی جی کا خاطر عمل ہے۔  
اپنے نے اچھوتوں کو "ہری جن" لقب دیا جس کے معنی  
"اللہ والوں" کے ہوتے ہیں۔ لیکن خالق انسان نہیں چاہتا کہ توڑہ  
عزت میں کوئی اس کا ہمسر ہو، چنانچہ ایک طفیلہ اصرار ہے کہ  
ایک مسلمان طبقہ کی ہٹک دفعوں میں اور دل آزادی جس طرح ہر قبی آئی  
ہے اسی طرح ہوتی رہے اور ہم اپنی شرافت و بزرگی کا پر جسم  
ہزارستہ رہیں خود چاہے اپنے آباد احیاد کے لئے باعث نہ ہو  
کیون نہ ہوں اور دسری جانب یہ خند کہ ہم اچھوتوں کو معاشرو  
میں ہرگز عزت کا مقام نہ دیں گے جا ہے ہزار کا نہ ہی پس باہوں  
اور ناک روپا کر جائیں۔ اونچی ذات کہلانے والے مسلمانوں کی  
اس خند اور اصرار سے مون کا لقب خود جولاہ بہرہ کا ہم جنی بن چکا  
تھا۔ اس سے اس باروی کے ایک جاقر نے انصار کے لقب  
کی چاہے لیکن بھیجا کرنے والے اس پناہ گاہ کے ہمارے شور  
چواریجہ ہیں کہ تم تو یہی پرانے تاریخی رذیل جولاہ ہے چشم کب کے  
موسن انصار ہیں گے؟

یاد رہے کہ جولاہ بہرہ اور اسی کے انصار کہلانے کی محض اتنی  
ہی فیروز نہیں ہے جو ڈاکٹر صدیق احمد صاحب کے جواب خطہ میں  
تمامہر کی گئی ہے۔ جیسا کہ شروع میں کہا گیا ہے یہ باروی مختلف  
مسلم اور غیر مسلم قلعوں اور خاندانوں کا جھوٹ ہے۔ اس میں شیخ غیر  
مسلم کا ایک غضرت ہے تو ایک عنصر شہاکروں کا بھی ہے۔ حضرت  
مولانا فرشاد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی مدرسیہ پر بہرہ لقب  
موسن ہی کے حاوی تھے۔ کہتے تھے ہمارے اجداد شہاکر تھے، اعلیٰ  
مسلمان انسانوں میں ایک غضرو اقصی انصار خاندان سے تعلق رکھتا ہو  
امروہ، لکھتا اور ایسی سی کشته شہروں کے لوگوں کی پاس  
خاندانی شجرے موجود تھے، حالانکہ وہ بڑی موسن باروی میں اور اسی

لٹا ہے وہ سخت مخالفت اگئی نہیں۔ فقہاء کو نسل انساب کا مانجویسا  
نہیں تھا کہ کفارت کی بحوثوں میں پڑے رہے۔ کفارت ایک  
حقیقی موضوع ہے جس کا اسلام احادیث سے لٹائی ہے اور فقہاء نے  
جو کچھ اس بات میں کہا ہے وہ اصولی اعتبار سے شرعاً بھی صالم  
پڑی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض فقہاء سے مبالغہ اور شدت  
کا لامپور ہو گیا ہے، لیکن یہ تو اور بھی سائل میں ہوا ہے تو کہ اس کی  
 وجہ سے ان سب سائل کو بھی لایعنی قرار دیدیا جائے گا؟ جو کچھ  
ہم نے متی کے تجھی میں لکھا تھا علیٰ لحاظ سے اس پر بالکل مطعن  
ہیں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ آئندہ گئے سخت  
کی سماں پر اپنے کے رکھی جاتی ہے، کوئی گرم فراہمی سے  
کچھ لفڑی کی زحمت نہ فرمائیں۔

عامر عثمانی

دینی نمایادوں پر نومن کا القب اہل اللہ اور عملیہ زبانی فردا یا مگا۔  
**تجھی** مضمون آپ سے پڑھ لیا۔ ہمارے نزدیک اس مضمون  
کی اشاعت قطعی ضروری نہیں تھی، لیکن یہ ایک  
ایسے بزرگوار کا ہے کہ ان کے لحاظ میں ہم جو بھرپور ہی گئے اور اس  
لحاظ کے پھیلنے سے بھی تھی کہ اس سلسلہ کا خط اور جواب  
تجھی ہی میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کے کم اجزاء میں اتفاق  
ہے اور زیادہ سے اختلاف طرز تحریر بھی ہٹلے کی حد تک ناگوار ہے  
کیونکہ ہم ہمیں خالص خدا تعالیٰ ہو گیا ہے، تاہم مزید اطمینان  
نہیں کر سکتے۔ اور ہی موضوں مات کیا کم ہیں کہ ایک نئے موضوع  
کی زبانیں دراز کریں۔ ہمارے مضمون کو اشاعت پر اصرار تھا  
تعین کردی۔ فقہاء اور کتب فقہ کے باشے میں جو تاثر اس سے

## مولانا آزاد کی شہری زمانہ تفسیر درستہ ترجیحات القرآن

کون ہے جس نے اس تفسیر کا شہرہ نہیں سننا۔ اگرچہ اس کی تحریر جلد سامنے نہ آ سکی، لیکن دو ہی جلدوں کی مقبولیت بنتیا  
ہے۔ سیغت سے تیاپ تھی۔ ہم نے خاص کوشش سے چند سیٹ مہیا کئے ہیں۔ جلد اول دو فرم محدث کا پہلی پیشی روپیہ۔ (کوئی جلد علیحدہ  
نہیں مل سکتے گی) شاائقین جلد دو جو فرمائیں ورنہ یہ گرانا یہ تحریر رذروز نہیں ملتی۔

## مولانا آزاد کی چنگیں

تذکرہ۔ سات روپے۔ آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی۔ چھ روپے۔ صبح آیمہ۔ (خاص مضاہین) چھ روپے۔  
نقش آزاد خلدو ما کا جبو عذر چھ روپے۔ مقالات آزاد۔ دو روپے۔ مضاہین آزاد۔ دو روپے۔ مسئلہ ان کی راستہ۔ ایک  
والاوت بھوی نہ۔ ان کتابوں کی جمیعی قیمت اکیلیں چار آنے ہوتی ہے۔ سب ایک ساختہ طلب کرنے پر سائیہ اٹھائیں ہے۔  
تمہارا حظم (واقعات کرنا) ڈیڑھ روپیہ۔ مکتبہ تجھی دیوبندی روپیہ۔

## لکھنؤ مہر مفت

دلی کے بڑے بڑے تحریر بہ کار قابل حکیموں کا ایک بورڈ ہے۔ اگر آپ بیمار ہیں تو اپنا پورا  
حال لکھ کر ان سب حکیموں کے مشوی سے بھوز کیا ہو اس نیم فتی لجئے۔ خط پوچھیدہ  
ہے چکا۔ پتھرہ سکرٹری طبی بورڈ۔ لورچ دلی ۷۲

# کھٹک کھوڑے

## نہجۃ

مشکل غصہ

### تھہر کے سلسلے ہر کتاب کے دو نسخے آنے ضروری ہیں

جن سے ظاہر فریب رنگ اور گراہ کن ذاتی کو طبری، تاریخ التواریخ، ابی الشیر، مروج الذهب اور صحیح البلاعہ جیسی قریم و حشم اور ہدوف مشہور کتابوں کے حوالوں نے خوب خوب بخمار دیا ہے، لیکن کہ جن لوگوں کا ضمیر و جدان کسی طرح بھی یہ باور کرنیکیلے تیار نہیں ہوتا کہ معادیہ جیسا طبلہ التدقیحاتی اپنے ایک فاسق دفاجری ہے کو بے شمار صحاپت کی وجہ گی ہیں ولیعہد بناتے کا گناہ کر سکتا ہے ایسا تحدید عالی مرتبہ تابعین رسول اللہؐ کے دو اسے کو طبع کی ہوں کہ اذیتیں دیکھ کر ذاتی ک شفاقت در بریت کا مظہر ہو سکتے ہے دبی یک دفعی عقیدت اور فریب خودگی کے عالمیں کتنے ہیں ملیے اسی لمحے حقیقت مان لیتے ہیں جیسیں حقیقت ان لینے کے بعد حضرت معاویہ اور بعض دیگر حضرات آپ سے آپ نجم، عالم اور سیاہ کار پھیر جاتے ہیں۔ نوذر بالله من ذلک۔

زیغمیثرہ کتاب معرفت حاصب قلم جناب سعیتی انتظام اللشہابی کی تالیف ہے۔ الحمول مبتداً ایسی مذکوہ تحقیق و کاوشن ہیں کہ جنہیں چھوڑی ہے، چنانچہ حواشی پر ان کرت تاریخ کے مفصل والے موجودین جیسیں معلوم استدلال سمجھا جاتا ہے۔ اسی کتابوں کی بیان دیکھ اور لوگوں نے بھی مختلف عنوانات سے راقحت کر لائے ہیں سی یہ ساتا باتا سب کا ایک ہے۔ وہی لگانہد معاہدہ یا اسی اسلوب، وہی یکسر غافقد کسی نے بہت تیرتا اتوغری عبارات کے تب جسے میں زیادہ احتیاط برداشتی۔ یا بہت ہی دختنال روایات کو چھوڑ دیا یا بعض روایات کی کچھ بہت توجیہ کر دی۔ لیکن وہ بیاناتی نقشہ سب کا ایک ایسی روایت ہے کہ شہادتِ حسین کی تاریخی عمارت اٹھائی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ نقشہ اسی سب سے باطل الگراہ کن اور حقیقت کو کوئی

**شهادتِ حسین** کہا جاتا ہے کہ دروغ کو فرز نہیں۔ لیکن یہرت کی بات ہے کہ کتنی ہی تاریخی تحقیق پر دروغ و افسوس اکی بھی کاری سے سمجھ کر کھدکی گئی ہیں۔ شہادتِ حسین ہی کو دیکھنے — وہ واقعہ نہیں جسے شیعہ حضرات یہاں کہتے ہیں۔ وہ تو من مکھوت کہاں ہوں کا لیندہ ہے ہی ایک دا قبر جسے تم اول مستد والیحافت و اخیر کہتے ہیں اور حسن کی تحقیق اور تطہیر ہیں پہنچے اپنی دلستی میں ٹڑی اور ہر بڑی کی ہے، اس ہی بھی دروغ کی اتنی آئیں ہے کہ سچائی شاید پر اس قصہ کی مصلحت ہی سے ہو مام لوگا سے باور جیسیں کریں گے کیونکہ الحمول مبتداً جس باول ہیں پر وہ شہادتی ہے دہاں اس تاریخی واقعے کے تعدد طبعاً اور تاریخ قاطاً گوشے مسلم جماعت کی عیینت رکھتے ہیں۔ الحمول نے ماں کے درود کے ساتھ زیریں کی خضرات اور شہادتے کر بلکہ حقیقت و محبت گھومن کر پی ہے۔ احسیں کوں نیچن و لائے کراس، رنگہ دا قدر کی تاریخ کیا جائیں اب تک ایسیں جن لوگوں نے صفحہ قریلہ اس پر تشقیل کیا ہے، وہی غیر وابد اور اولاد میں نہیں تھے۔ ان کے ذہنوں میں کچھ خاص تحسیبات تھے۔ کچھ طبعزاد فقیر ہے تھے۔ اسی کی روشنی میں الحمول نے تاریخ کو مرتب کیا۔ روایات متعارف فرمائیں اور بیس کے نوٹیں نے اسی پر اعتماد کر کے اتحی کے لئے تاریخ کی عمارت اٹھائی۔ شیعہ وکد انسانے حقیقت لگانے اور حقیقت انسانوں کے ایسا ہیں دب کر رہے ہیں۔

بازاریں شہادتِ حسین کے موہروں پر جتنی بھی کتلیں ملتی ہیں۔ تھا وہ ارد و فارسی کی بھویں یا اعرابی کی اور خواہ کی سعوی مولف کی ہوں یا بہت بڑے عالمگری۔ سب ہی مل قریں ترک بھدق و کذب، غلط و قیع اور افاسانہ و حقیقت کا ایک ایسا آئینہ ہے

گویا امام حسین کی عقیدت میں خدا تک سے کھینچا دا ہے  
فوس اس لغواریں شعر کی نقویت بھی فاضل مؤلف کو فوس نہیں  
ہوتی۔

اور سینے :-

طغرا تویں لوح شریعت حسین ہے

آئیش جمال شریعت حسین ہے

نیز :-

مریپاں سے بڑھ کے ہیں شاہزادی صفات

خاکہ فرد و نوں جہاں میں ہجتی بڑی نبات

خود شاعر صاحب دہم دگان کی کس منزل زین جیں استھن جوئی  
دیکھتا تو یہ ہے کہ جو مؤلف اس طرح کی سے خود ماہیا نہ فویات کو پتی  
کتاب میں شامل کرتا پسند کرے اور محلی نبویت کو زد بخوبی اس سے  
کیا تو اُن پوری سمجھتی ہے کہ بے لامگی حقیقت کی دشوار ترین راہ پر پسند مدم  
بھی حل سکے گا۔

مشہد قاسم بن حسن کے بارے میں ہے :-

”وَهُوَ أَسْقِدِيْسِيْنَ تَحْمَدُهُ اسْكَنْدَرُ الْمُكْرَمُ مُصْلُومٌ  
يَوْتَاهُ“

اس سے تفعیل لفظ کر کتبیہ نہایت فرسودہ ہے۔ تعریف کا  
یہ اندازہ ہی کسی تاریکی کتاب کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ آگے ہے:

”شیر کی طرح بچھڑا آیا اور دشمن پر نوٹ پڑا  
یہ تشبیہ مخصوص ہے مخصوص ہوئی جب مؤلف اسی کے بیان نہیں  
بعد یہ معلوم ہوا کہ حریف کے ایک ہی وادی میں ”شیر“ ترین پر آراہا اور  
حریف کو ایک زخمی بھی نہ پہنچا سکا۔

تاریخ تھاری کا بگوہ ہے کہ صفت پر مؤلف نے امام حسین سے  
ایک فارسی خبری کہلو دیا ہے۔

ذرا ان وادی کے ناقص سے بھی کتا سب قابل نہیں۔ تنسیست پر

”بی کاشم ہیں بھی باہمی اتفاق دھنا۔ اپس میں خدا یہ تھے  
کر دے سروں کے جو خالص تھے ان کی پشت گرجی  
کر سکتے تھے۔“

پروردی ہی حمارت نوشتوں کی سی ہے اور ”پشت گرجی“ مکونی

چیز نہیں۔ اگر کتابت کی فلسفیتے فرم مکا ”گرجی“ بن گیا ہے تب بھی

جنہیں تحقیق و تلاش کیا کام دے گا جیساں موضوع پر کئے کھانے کا  
اما دہ ہی اس یقین اطمینان کے ساتھ کیا جائے کہ یہ قریں ایک نظام  
غیر منسق، بد اعمال فرمان روانا اور امام حسین کا اس کے خلاف خروج  
ایک نہایت مقدس، بلکہ اولاد اُن سے حسین اقام تھا۔ یہ یقین اطمینان  
ایک ملے شدہ حقیقت کی حیثیت سے قلب ہوں ہیں جاگریں یہ تو ناتایج  
کی پیلاں تحقیق کیا ہکن ہے، غیر جانہداری، اضافہ اور بے تفصیل کا  
کہاں ہوئے ہے۔ اسے بولیں یہی کہنا پاہیزے کو الجھ اپنے خالص تحریر اور  
بانج نظر مدار نے کتنی بھی صریح البطلان اور دروازہ کا بولوں نہ نکو محض  
اس یقینی کتابوں میں شامل کریا کہ احسین کو کیا بھلا کھا گیا تھا۔ اور پھر  
یہ درستیں مسترنا بعد قرین مسلمات کے طور پر نقل ہوئی گئیں۔ روایت  
پرستی کے زیر کا توڑہ بہت ضلال ہے۔

مفتی اسلام اللہ ماحبب نے اہل بہت کی محبت کے جس جذبے  
سے مشہد ذات حسین مخالفت کی ہے مگن ہے ائمہ کے بیان اس کا  
اجر ملے لیکن ویسا کی حد تک بہانا نہیں مسحورہ ہے کہ وہ اس موضوع پر مزید  
تحقیق کریں۔ ایسی حقیق جو لاگ پیشی سے پاک ہوا وہ میں پیشے ہی  
سے کسی کو ظالم، کسی کو مظلوم، کسی کو اچھا، کسی کو براز ملے کریا گیا ہو  
افسوس، اخنوں نے میر امیں کے مرثیے ملک کتاب میں شامی کریو  
ہیں۔ حالانکہ بات ایسی نہیں تھی جس کا لمحہ بیان کیا گیا تو لوگوں سے مخفی ہے  
شہادت حسین کے موضوع پر اسی دیزیر کے مراثی ایک حصہ مرجع د  
غم کے محل میں نہ لای سیئہ کوئی اور دسی ماتم علاری کیتے تو  
مغید ہو سکتے ہیں، شاعری کے اعتبار سے بھی لائق واد بکھ جاسکتے ہیں  
لیکن نادری کی مقامت کی بارگاہ میں ان کی حیثیت کو کچھی نہیں ہے۔  
میری سے بڑی جوابات ان کے لیے کسی جا سکتی ہے یہ بیکوہہ حیاتی  
بلنچیر دا زیلوں کا شاہکاریں اور اس -

”اخنی پر اس ہمیں۔ مؤلف نے کسی مولوی سید علی شاہ مغلیہ را  
کی میں ایک نظم شامل کتاب کی تھے جس کا عنوان ہے ”مناقب امام  
بہام طلیل الشلام“ اس کی ادبی حیثیت کا اندازہ اس شعر سے کیجے  
ہاں میں کے حوالے اس کے مکمل ہے۔

”فائل کے جو مال پا افسوس تاک ہو  
معنوی گیفیت ملاحظہ ہو:-“

تمکن کا رخانہ دار سین سے پہ نہ من بھیز سے برش دو اختر ہے

”اس آیت مبارکہ کیں جو پاک کرنے کا لفظ ہے اس کی تفسیر میں کھاہے کرنا کرنے سے مراد ہے۔“ ۱۶

یہ ملوب میلاد و فیصلہ کی ان عالمیات کتابیوں کا ہے جو جملہ کے نئے لکھی جاتی ہیں۔ کس نے کھاہے کے کمال کھاہے ہے جسی ساختی آپا ہائے تھا۔ کتاب کو فقط پر لفظ تو تھیں بڑھ کے تاہم جیسا جہاں سے دیکھا ہتر رہا یا۔ ہم اس کے مخالف کی سفارش کریں گے۔

**احکام سلطنتیہ**  
**اسلامی نظام حکومت**

شوانگ کے ایک بھٹے فقیر گورے ہیں۔ ایا الحسن بن محمد بن جعیل البصري البغدادی۔ شہزادوں کے رہنے والے ہیں۔ اس لیے اونہی کہلاتے ہیں

ان کی مشہور کتاب ”الاحکام السلطانیہ“ کا اور تو جیسا کہی مولوی محمد ابراهیم صاحب ایک اسے نے کیا تھا جو حیدر آباد سے شائع ہوا تھا۔ یہ ترجیح فاما تھیم تھا۔ اسی مفتی انتظام اللہ شہابی مکناس بحذف و اضافے کے بعد اسے ”اسلامی نظام حکومت“ کے نام سے بطور خلاصہ منتشر کیا ہے۔ شائع کرنا وہ اسے ہیں سعید اینڈنگر کوئی شک ہوں کہ اسلامی علم ملکت کے بیانی امور پر کتنا ہے بعض اعتمار سے بیش ہے۔ اس میں صفت نے استرگان و حدیث تعالیٰ صاحب اور فرموداں سلف کے سرخپوں سے تقریباً وہ نام اسی آئیں امداد خد کریے ہیں جو اسلامی جیشیت رکھتے ہیں، خلافت و ایام کی حقیقت، اتحاد امام، منادر، ماشینی اور اسی توڑے کے گورنی ٹھواؤں پر واضح اتفاقوں کے بعد وہ سارے ہی ذلیل امور ملنے لائے ہیں جن کا قتلن ختم ملکت سے ہے۔ شافعی ہوشیجیشیت سے مصنف کو ملکت فیہ معالات میں شوانگ ہی کے نفلت لظر کو ترجیح دیں چاہیے تھی اور وہ انھوں نے دی ہے۔ لیکن انداز حالات نے اور جلد ملکتیہ شکر کی ترجیح میں اتفاق پائیں اور فراہدی سے کام لیا گیا ہے۔ جزو امام اللہ مفتی انتظام اللہ صاحب کی تدوین و ترتیب مدد ہے۔ اضافے بھی مقدیں۔ صفات (۵۲۲) میں ایک بالتفہمہ پر مترجمہ میں کتاب میں ذکر نہ کرو شرعاً و شاعت گوئی کے خلافت معاشرہ پیغمبر

کہا تھا۔

”کیا اس فرمیج یوٹ بلوے و صڑک بلوے، خدوے سے“

”پہنچو گرم کرنا“ محاورہ سے پشت گرم کرنا ہوں۔ خودوں میں الفاظ کا ترجیح نہیں ہو اکنہ۔

۳۴ پر :-

”کوئیوں کے دل میں کھلی پڑگی۔ جو ہے دوڑتے گے“ رونوں محاورے ناطق استعمال ہوئے ہیں۔ باعتمار اور دل میں بھلی پر تی ہے زر ہوئے روتتے ہیں۔ ”بھلی دل میں نہیں“ کوئیوں“ میں ڈالنی چاہیے تھی۔ اور پیشہ میں ہوئے رہتا تھا وہ ہے۔ گردہ اور موڑ پر بولتے ہیں۔

۳۵ پر :-

”سنگل مل آرے“ اپنی تلوار بلند روکے پہنچوڑی“ یہ تلوار بندہ ایک معروف شمارے کلم سے مکلتا ہے تاکہ سے مکلتا ہے محدود گلہ واد مالخہ کا غلط استعمال ہے۔ مثلاً باتھ دپا دل رات دون -

”من حسن اسلاماً لَهُ ترکِ مالا“ یعنیہ۔

السان کے سلام کی خوبی ہے کہ اکابر اور جیز کو ترک کر دے۔

”ناکارا ترک“ مجھ نہیں۔

حاصل تصریح ہے کہ ہم اس کتاب کی تحسین نہیں کر سکتے، اس کی ایسی مغل کے لیے موردن چیز ہے جو کسی نالہ و شیوں کے پیش خفہ کی گئی رواہ، نقطہ عیت کیشون پر مشتمل ہو۔

ناشر ہیں سعید اینڈنگر ساز مقابلو ای ای مسافر خانہ کی ای ای صفات ملکتا ہے ذمہ دار پریم۔

”یہ ترکے کام کی کتاب ہے۔ فاضل مولف **کتاب اخلاق**“ جاپ انتظام اللہ شہابی نے اس میں اپنے جدیت کی تصریح و مشہادات کے ساتھ اسلامی اخلاق کو بایہ اور جمع کیا ہے۔ پہلے ادارہ کو بیاہے پھر مکرات و مہیاہ کو، دیباچے میں بہت سکی بات کی کاخلاقیات کے علم سے کچھ ہوں ہوتا اصل جیز ہے عمل۔ کوئی کتبہ ہی فہیم و ذکری اخلاقی بڑا یا نہ پر عمل پیرا ہوئے پیغام کے محسن و ملنخ کا دراک نہیں کر سکتا۔ اندادیان مام فہم اور شگفتہ ہے۔ صفات (۲۲۲)، غشت جلد سو اور در دیپے۔

ناشر ہیں سعید اینڈنگر مقابلو مولوی مسافر خانہ کی ای ای دیباچے کے شروع ہی میں آیت دیکھ جو لکھا ہے :

بڑو سطل پر کھی لو۔ اور خوب نہ ریو گلندہ کرو۔ بالآخر  
وگ جھون کو بچ سمجھے گیں ہے ۹

یہ مقولہ اسی کتب کے مطابق ۱۵۰۰ پر بھی موجود ہے۔ ماقبل یہ  
کہ بزرگ داران کے درمیان کوت کے باہت، میں آنا مسلم جھوٹ بولائیں  
ہے کہ خود وائیخ حکماء میں حقائق شمارہ ہوئے تھیں۔ ہے بیان داتا توں کو  
مسلمات مان لیا گیا۔ بڑی دردش و افتکاروں ناول حساسی  
سے بڑو ہر مسلمان کے بیٹے میں، مل بیت رضی اللہ عنہم سکھیے موجود ہیں  
رسول اللہ کے مدنی متبروکے میں حسین رضی اللہ عنہ میں، احتیاط  
کیا تھا۔ ایسا اجتنہ رجس کا سائیک صیپ کر ہم نہیں دیں سکے، ایں اس  
صحا پریس سے بعض نے توبہ کی۔ اسی شدت سے اس کی خالفت کی اور  
بعض نے تمکیر کے انداز میں پنڈ فیوٹ کا حلقہ ادا کیا۔ لیکن حضرت  
حسین شاہنہ موافق سے نہیں ہے۔ وہ جھان کرتے تھے کہ باپ معاویہ کا  
بیٹھنے یہ کو دل عربہ بنا کر سری سلطنت پر ٹھکن کر دیتا۔ ایک ایسا نادعا  
صلح ہے کہ مو قمریے تو اس کے خلاف سخت قدم اٹھانا چاہیے۔  
یہ مو قدم کو نیوں کے ان خطوط میں دیدیا جائیں۔ بتایا گیا تھا کہ بزرگ داد  
ادی آپ کی بیعت پر تیار ہیں۔ آپ سے مزید تو شوہر کی بیٹے  
چیاز اور بھائی مسلم بن عقیل ٹوکونے، داد کی جھنوں سے خطوط کی تصد  
کر لیں۔ اور حضرت حسین فلانت کا تلاج فریڈ سے چھین کر ایں بیعت کے  
سر مبارک پر بھیجا سے کی خاطر نکل کھڑے ہوئے۔ تقدیر میں شہادت  
تھی۔ جے شہادت ایجاد کیا کہ غم اپیسٹر متعالیٰ صاحبت زیادہ ٹھیں  
تھی۔ لیکن ایک درصدی بعد اعلان غسل و بوس نے اس کا اتنا  
پتایا اور طبعزادیا شہزاد مختار کے، اتنا ایک شدید عذر و شور  
کے لئے لشکر کی اپنے چھے گھبیڑا در حالم زد اتنا تاثر ہو گئے۔ بات  
کھے سے کھوئی گئی اور نظر قندھاری گردیا۔ وہ شہزادت حسین  
وغیرہ متوابوں سے ایک نوئے فی صدی دردش و افتکار سے  
لبڑا کہاں اس طرح زینا بعمریں بھیلی کر آج ہر جھوٹ تھی۔ اور جو حق  
منور سے کھائے اس کا منح نوچ یا جائے۔

لکھاں روزگری جساتی ہیں، لیکن زیر تصریح کتاب ان کتابوں  
میں ہے جو مصطفیٰ میں ایک آدھری بھکی ہا سکتی ہے۔ فاضل صفت  
جاتب محدود ہے۔ اسی سے استثنائی دیدہ ریزی اور تلاش و تحقیق  
کے بعد خلافت معاویہ و فرید کے باہم سے یہ وہ فرید و حید

مواد پیش کیا ہے جس سے ہر الفاظ پسندادی پر نکست ہو جاتے ہے  
کہ حقیقت کیا تھی اور اس کی خوافات اور کیا اس کو حقیقت کہا  
جاتا ہے۔

لماں کا پروگریگز نے شیرخ کی شخصیت کو جتنا بھیں۔ حضرت  
حسین کی شہادت کو جس درجہ مظلومانہ اور دریگر تفصیلات کو جس تقد  
ذرا ما تین بنداریا سے ان کے تصرف سے بند بکر مخدع سے اور تھنپ پسند  
ول و دماغ سے اگر ان کتاب کا سلطان کیا جاتے تو چند جزویات سے  
اختلاف کے وجد ہوئیں ہے کہ من جیش الجہوں اس سے اتفاق ہی کیا  
ہو گا۔ روایت و دعا بیت دلوں ہی کے فنی لکھاؤں کا پورا الحاق، کئے  
ہوئے فاضل صفت سے مخصوصاً والائل پیش کے ہیں اور بے حد کا اس  
کے ساتھ ایسا مادہ ساختہ لائے ہیں جو صدیوں کے پروردگار سے اور  
اپنا نوئی مدد بابت کی گردیں اٹھائے ہوئے۔ کام کر لے کا حقیقی پرہر نکھلتا  
ہے۔ جو امام اللہ خیر الجزا۔

اس کتاب کو خود صفت ہی سے چھاپا ہے۔ پڑھے ٹھوٹ احمد  
عرا سمی۔ کاشٹ ٹھوٹ دھلہ نی ایریا۔ لا لوگھت کر جی ۱۶۔ صفات  
رمانتد، قیمت جبل چور دبے۔ ہندوستان کے لئے کہتے تھے کہ تو سے  
بھی کچھ سختے نہ کھائے ہیں۔

حاصل تبصرہ یہ ہے کہ ہر مسلمان کو دیانت دادی کے ساتھ اس  
کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ کتاب کے چار چیزوں کی روایت سے تھا  
ڈاستہ کا موڑ تیر آتے اور بعض تاریکی شخصیتوں کے متعلق ہونگی  
تسوہات ذہنی درشتیں سے ہیں، ان کی توقع ہو سکے۔ ہم صفت  
کو ان کی عرصت بیڑی، الحنف اور بال نظری کی مبارکہ دلیل پیش کرئے  
ہیں۔ اشارہ اللہ آخرت ہیں، اخیں، بہترین اجر سلمہ کا۔ کیونکہ  
ان کی پیش کردہ تفصیلات صرف امیر محاوی ٹھیں، پیش کیا جسے ہے  
وہ موان اللہ علیہم کے دل میں کرد اور کو ہرزہ سے، اور کے درجے  
وافسوس ایک گرد سے پاک و صاف دھکاتی ہیں اور یہ زینے کے  
باہم سے جو واقع مصلوحت انہوں نے پیش کی ہیں وہ یقینی  
امیر معاویہ کو اس الامام سے حاصل کرائے جاتی ہیں کا انہوں نے  
خلافت کو ملاطسم کی شہہشتی پیٹ میں تھہیں کیا اور ناہل میں کو  
دل ہجھہ بنایتے۔ وہی دشمنِ المصنفوں۔

# روز بروز پرمای ہوں

## کمن وری اور لا غری کا علاج

**بیگم حکیم عظیم زمیری - امر دھرنہ مراد آباد**

روزانہ بیشتر خطوط ایسے لوگوں کے آتے ہیں جو ہر دن قوت کمزوری محسوس کرتے ہیں۔ باوجود مددہ قدر ایسیں کھنکنے کے ان کا وزن نہیں بڑھتا۔ اگر ایسے لوگ کسی کمزور کرنے والے مرض کا شکار نہیں ہیں اور لا غرذنا تو ان بناتے والی کسی کیا حدت میں بچنے ہوئے نہیں، میں تو اس روز بروز شریعتی ہوئی گئوڑی اور لا غری کے دو ہی کھانا دی اساب سخن کی ایک نیکی اور دل اندوں کی تندی کا نامشنا۔ زندگی ایکسا نہیں خوش بالکل شریعت سے کوئی سیکھ کی کی کو کو درکار نہیں۔ دل قی اور بچوں کے ماننے میں اسی وجہ سے فضوبیت سے فائدہ پہنچانا ہے۔ سیکھ کی جب مقدار ہوں ہیں کہم ہو جاتی ہے تو جسم تکا لکھ کھوس ہوئے گتھا ہے۔ ماں جنت گردی کی حق ہے۔ قی کے جامیں اساتی سے اپنا تقدیر جائیتے ہیں، تھیلیوں اور تکوں میں سے الگ سی تخلیقی و موسیکیوں کو مجھی ہے۔ شریعت زندگی کا استعمال ان تمام شکایات کو درغ کر کے جسم میں قوت اور پھر قی پیدا کرنا ہے۔ ہاتھوں کن کو اسی کیا ہے۔ استعمال کر دیکھے۔

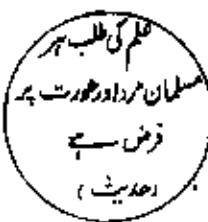
تیشں تو بول شریعت کی قیمت مع تصویل سائیں روپے ہے۔ سائیں تو قوت شریعت کی قیمت بارہ روپے آٹھ آتے۔

### ضروری لوت

مردانہ وزنا مخصوص امرافع کے حقن کا کارکر  
لڑپھر منت ملکا کریتے ہیں۔ پرتم کے امرافع  
میں منت شورہ یعنی لینکن روپا کرنے لگتے یا اتنا فرکنا نہ ہوئے۔ پیریتے  
کافی ہے۔

**بیگم حکیم محمد عظیم زمیری - امر دھرنہ مراد آباد**

دومم یہ کہ احتفاظ بجسم میں کوئی خرابی نہ ہو۔ بھوک اپنی مسوس ہوئی ہو۔ جو فدا کھائی جاتی ہو اپنی جسم میں کوئی خرابی نہ ہو۔ اس کے سختی ہے کہ فدا قوت بکش ہو جاتا ہو۔ لیکن جن پر بولنے نہ چرچھی ہو۔ اس کے سختی ہے کہ فدا میں موجود ہیں۔ ایسی صورت میں الیسی فدا میں کھائی پہنچنے ہیں میں دل انہیں کیسی سبھ۔ آگر ان دن لاد، قاسمیوں کا فی مقدار میں ہوں۔ دو دو بکن۔ پہلے دلتے۔ پھر الیسی ایسی فدا میں ہیں۔ ناشستہ میں دو دو۔ میکن اور اتنے کافی تھاں میں کو کافی قوت پہنچا سکتا ہے۔ یہ آہم کاموں ہے۔ صبح دو ہیرو اور شام ستم اور دو مدد کا استعمال کی جائے تو کم دردی اور خون کی کمی بہت جلد دو بیوی کی ہے۔ بیٹھ کر کم مدد کا فعل درست ہو۔ اگر بیٹھ کر کہا جو باری اسکا تو زندگی کی جائے تو میں شورہ دوں گی کہ آہم جس کر دو دھنیں دو لرزی گی ملکر پری لیں چاہئے۔ چند ہی روز میں جنم میں کافی قوت پہنچا ہو جائے گی۔ اس گرفت کے نزد میں بڑھنے اتنا بخشن۔ الگو۔ سب سب دھیر کی فدا میں اور بچوں ہیں کھا سکتے۔ اس سے طاقت کو برقرار رکھنے اور روزانہ بڑھانی گلے دستے میں ملے گی کو استعمال کرنے رہنا چاہئے۔ ایک بیالی دو دھنیں چائے کے دوڑی سے بچے "زندگی" ملکر صبح کوپی بینا اساتی کی قوت پہنچ بونا ہے جتنا کہ آہم سبہ دو دھن میکن کی ایک نیکی اور دل اندوں کی تندی کا نامشنا۔ زندگی ایکسا نہیں خوش بالکل شریعت سے کوئی سیکھ کی کی کو کو درکار نہیں۔ دل قی اور بچوں کے ماننے میں اسی وجہ سے فضوبیت سے فائدہ پہنچانا ہے۔ سیکھ کی جب مقدار ہوں ہیں کہم ہو جاتی ہے تو جسم تکا لکھ کھوس ہوئے گتھا ہے۔ ماں جنت گردی کی حق ہے۔ قی کے جامیں اساتی سے اپنا تقدیر جائیتے ہیں، تھیلیوں اور تکوں میں سے الگ سی تخلیقی و موسیکیوں کو مجھی ہے۔ شریعت زندگی کا استعمال ان تمام شکایات کو درغ کر کے جسم میں قوت اور پھر قی پیدا کرنا ہے۔ ہاتھوں کن کو اسی کیا ہے۔ استعمال کر دیکھے۔



# تفسیر علیؑ کتابیں



## کتابیں طلب کرنے والے چند باتوں کا حافظہ ضرور حسین

۱۔ تحریر ائمہ صاف ہو کر آور کی تفصیل اور آپ کا پتہ پڑھنے میں دشواری نہ ہو ① جلد یا خیر مجلد کی بھی وضاحت کر دیجئے  
 ۲۔ تقریبیں روپے سے زائد کتابیں مغلظہ کی صورت میں رہیے پارسیں کفایت رہتی ہے۔ اگر یہ کفایت طلوب ہو  
 تو پاکشیں لکھتے۔ پارسیں میں سے اور میں کی رسیداً کائنے سے دی پی کی سمجھی جاتے گی ② اگر آپ کے خریدار ہیں تو پی  
 پارسیں سے زائد کے آور پر کچھ بچھے مشکلی روازنگی میں چھیس دی پی میں کم کرو رہا جائے گا ③ ڈائیانے کے دی پی کی اطلاع تھے  
 ہیچ پڑا لیجئے، ذیر کرنے سے داہم ہو جاتی ہے ④ ال آپ کو گان ہو کر دی پی کو قوع سے پھر زائد رقم کی ہے تو اسے داہم  
 کریں، بلکہ وصول کر لیں۔ آپ کے اطلاع دینے پر مکمل تقدیر اپنے شکایت کا ازالہ کرے گا۔

خادم مجھ کتبہ بسلی دیوبندی

## قرآن کی تفسیر

**تفسیر ابن حشمت** الصدیقؑ کی روشنی میں دیا تھا جو مظہر  
 ہے۔ ترجیح میں اکثر دیواری و تغیر جو دنیا بھر میں ہو تو قبول  
 ہے۔ ترجیح میں الحکایٰ پسندیدہ یا بخ جعلہوں میں مکمل۔ یہ  
 مجلہ چھپنے روپے کوئی بھی جلد ملحدہ نہ مل سکتا۔

**تفسیر موضع القرآن** شاہ عبدالقدار محنت پڑھی کی تفسیر  
 اور تفسیر موضع فیادی اہمیت دوستی میں  
 کلام سائز۔ ہر یہ جلد اعلیٰ میں روپے۔ غیر جلد سول روپے۔

**تفسیر سان القرآن** مولانا اشرف علیؑ کی عظیم تفسیر اپنا  
 جواب آپ ہے۔ دوسروں میں مبتدا  
 کی جا سکتی ہے۔ بہت بڑا سائز۔ بارہ حصوں میں مکمل۔ پڑھنے ملک

نہ اٹھ رہے۔ کہ جلد وہ میں عائد شتر روپے۔ **●** مولانا سائز  
 تین پاروں میں مکمل۔ غیر جلد شاخہ نبی پاک جلد نہیں جلد سیکھ پڑھنے  
 دوسری قسم کا ہر بارہ الگ بھی طلب کی جا سکتا ہے۔ فی پارہ دو روپے۔

## قرآن ترجمہ معراج

(۱) شاہزاد فیض الدینؑ (۲) مولانا اشرف علیؑ  
**قرآن بیوق ترجمہ** متعدد سائز میں جلد کریج کا ہدایہ  
 سائز ہے بارہ روپے۔ بہت بڑے سائز میں جلد کا ہر یہ کھٹکیں روپے  
 (۳) اسکی الحکایٰ بہت جلا ہے)

**قرآن بیک ترجمہ** مولانا اشرف علیؑ جلد کریج کا ہدایہ  
 سائز ہے دس روپے

**قرآن بلا ترجمہ** اچھا سفید کا خذ۔ تخلی سائز۔ ہدایہ  
 جلد یا خیر روپے

**قرآن بلا ترجمہ** جلی عالم، روشن حروف سیکھ جلد کا ہدایہ  
 آٹھھے روپے

**قرآن ترجمہ** ترجمہ حضرت شیخ الاسلام۔ تفسیر علامہ شیراز حوشانیؑ

طبیو صلاح ہو رہا۔ ہر یہ جلد رہائی میں پیپری قرآن

بڑا سائز طبع و مجموعہ۔ جلد حجی قیامت پڑھنے روپے۔

علم الکتب

## متوطّل امام مالک ترجمہ عربی معنی اردو (وہ جمیع حجت خارجی احادیث و آثار کا)

سے پہلے تریخ ہوا ملیٹس ترجمے کے ماتحت عربی میں بھی ہے۔ جلدی  
بازہ روپے۔ جلد کرچ میزہ روپے (جلد اعلیٰ چورہ روسیے) صحیح  
بخاری شریف (غالص رو) قرآن کے بعد اس کے صحیح  
ترجمہ تین جلدیوں میں کل ہر چیزیں روپے۔ جلد پختہ ستائیں روپے  
مجلد اعلیٰ تین روپے (محلہ کا مطلب تین الگ الگ جلدیں ہیں)۔  
مشکوہ شریف کا بھی سلسلہ کر دو  
مشکوہ شریف (غالص رو) ترجمہ دو جلدیوں میں حاضر ہے۔

**ترمذی شریف (خاصی ردو)** مجلہ زبانی حصہ دوم

**مختاری مسلم کی صرف قوی احادیث کا مختاری مسلم کی صرف قوی احادیث کا مختاری مسلم کی صرف قوی احادیث کا**

پھر سے پہلوم کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے کہ کوئی مانسترنگ ملٹری سے نکلے ترجمہ کساحٹ شروع بھی ہے اور عوامی تین بھی ہدایتیں

**چودہ روپیہ - مجلہ پندرہ روپیہ (مجلد اولیٰ سوڑ روسی)**  
**لشون المرام** [مشورہ امام فی حافظ ابن حجر عسکری، کتاب بخاری]  
**لشون المرام** [مسلم، ترمذی، ابو داؤد اور مکتبتہ جبروت مشتبہ  
 کے نئے دینی احکام کا بیش بہا جھوڑ ہے۔ ترجمہ ورقی میں مجلد اولیٰ  
**مستند امام عظیم** (مع ترجیح فائد) [ابن الصنفون] کا مرتب فربود  
 احادیث کا جھوٹ جیسیں ہوں۔

**عبدالرشید نعیانی** کا بہترین طور پر افراد مقدمہ بھی ہے۔ مجلد آنحضرت وہ ترجمان **الستمع** احادیث کی بہترین فہمیں دشمن عیشل اور دوسرے خوبیوں کا اجمالی تعارف بھی شامل ہے۔ لیں دیکھئے تعلق رکھتی ہے جلد اول دوسرے روپ پر (مجلد بارہ روپیہ) جلد دوسرا نو روپیہ (مجلد گمراہ وہ) جلد سوم دوسرے روپے آٹھائیں (مجلد بارہ روپیہ آٹھائیں)

**تفسیر حفافی** امولانا عبدالحق محدث دہلوی کی تفسیر نیا بہ  
ہو گئی تھی؛ اب ہر یاہ ایک پارہ چھپ رہا ہے،  
ایک نکل سیل پائے چھپی چکھیں۔ فی پارہ دو نکل پر صرف پارہ اول  
جھوڑے تو من خصوصیں پرستیں ہے۔

**تفصیل** میں اسی ترتیب میں آپ کو براہ راست مختصر قرآن نکلے گئے ہیں۔ دل کشیں، مستند اور ذہن میں اُتر جائے والی باہمی بھلی اور دوسرا جلدیں فراہم کی جاسکی ہیں۔ جلد اول مختصر ساختہ بارہ جلدیں مختصر شدہ درہ رفیعے۔

二

# البيان في علوم القرآن

شہرو تفسیر حنفی کی مصنفوں  
مولانا عبدالحق محمد شہروہی

**قصص القرآن** [قرآن کے بیان فرمودہ قصص پر لاجوابات  
غیرهم معلومات کا خراز دستند اور محققان  
تفصیلات سے ملا الال۔ حصہ اول سات بیچے حصہ دوم چار بیچے  
حصہ سوم ساٹھی یا تیسرا بیچے۔ حصہ چہارم سات بیچے پنجم سیٹ  
شگفتہ پر قیمت تین بیچے (محاذ طلوب ہوں تو ایک پنجم بیچے پر طریقہ  
روزہ روزہ جائے گا)۔

**لغات القرآن** ترجمی لغات کی تحریر جو انسان زبان ہیں جو لوگ قرآن کو بارہ جریب سمجھنے کی خواہش اور شوق رکھتے ہیں اسکے تلویہ کتاب بڑی مد فراہم کر دی ہے۔ قیمت مجلہ ۱۰ روپیہ

**حضرت امام ابوحنیفہ کی سیاستی نظریہ** از مولانا

گلائی۔ سائنس پاچھوئے ذات صفات کی کتاب پر موضع پر لا جواب ہے۔ قیمت مجلد بارہ روپے۔

**حیث امام ابوحنیفہ یعنی قیام اللعوان** سے قیکر احمد

حضرت ابوحنیفہ رعیت مفضل حالات زندگی دیجپ اور ایمان افزور  
قیمت تین روپے (مجلد چار روپے)

**تجھیات عثمانی** شیخ الاسلام علم شیرزادہ عثمانی علی زندگی  
مفضل حالات آپکے علم فصیر حديث فخر  
کلام المنطق، فلسفہ، مناظر، تقریر اور د فارسی، عربی ادب اور سایہ  
بزرگ صاحب تبصرہ پرستے ۱۲ صفحات۔ مجلد چھین سو روپے

قیمت مجلد ساٹھ ہدیہ روپے

**سیرت اشرف** حکم الامت مولانا اشرف علی ہلی مفضل بیت

حیات و ولی شاہ ولی اللہ اور ان کے آناؤ بعد اداوار  
اسانہ کا نذکر۔ مجلد چھی روپے۔

**حیات امام احمد بن حنبل** مصر کے یا یہ ساز حق ابو زہروں  
کا فیض اور در ترجیح۔ امام احمدیہ اپنی نویعت کی واحد کتابی۔

قیمت دش روپے

**محمد بن عبد الوہاب** از مولانا اسماعیل عبدالمندوی

بارھوں صدی تحریک پر مشہور مصلح  
شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب تحدی کی سیرت اور دعوت پر علی  
تحقیقی تصنیف جمیں شرق و غرب کا نام آخذ اور ملک لکھا الف کفر علطا  
شمیوں اور غلط بانیوں کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ ڈھانی روپے۔

## درست کر دیدعہ

**تقویۃ الایمان** (اردو) شاہ اسماعیل شہری کی وہ شہروں ناکتا

قیمت چار روپے۔ (مجلد پانچ روپے)

**معارف الحدیث** از مولانا منظور نعمانی۔

احادیث نبوی کا ایک جدید استحباب۔ مجلد اول مغلب پانچ روپے چار آٹے۔  
جلد دوم مغلب پانچ روپے آٹھ آٹے۔

**صحیفہ امام بن مذہب** [بغدادی] دعوطا امام الکتب سے بھی قدیم وہ  
اپنے شاگرد ابن نذر کیلئے مرتب کی۔ ہر یہ سال تھیں روپے دو مغلب ساٹھ چار روپے۔

**بستان الحاذین** شاہ عبدالعزیز مدد شد بڑی کی ایمان افزور  
کتاب کا اور در ترجیح۔ ملک دیباں حاذین کے حالت

اور خدمات و تالیفات کا بکریہ نہ کرو۔ مغلب پانچ روپے۔

**ابن ماجہ** [صیاحج شتر] کتاب این طبقہ کا بکل اور  
سلیں ترجیح۔ شاگرین حديث کے لئے نادر تر تھے۔

صفحات ۴۰۰ ہر یہ مجلد بارہ روپے۔

**ابن باجہ اور حديث** امولانا عبد الرشید لعماں کی بہترین  
تالیف۔ مجلد آٹھ روپے۔

**قدۃ الکار حديث کی نظر و میمنظہ** ابتدی مفضل بڑی  
ایمان افزور کتاب دو حصوں میں کل۔ سائنس چھ روپے۔

**علم الحدیث** افسوس علم الحدیث کی جماد تحقیق۔ قیمت سوا روپے۔

## سوانح اور نزدکے

**حضرت صدیق اکر غوث** از مولانا اسماعیل احمد اکبر ابادی ایک ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق مکہ نہادیت  
مفضل دیوبوت نزدکہ جس میں آپکے ذاتی حالات و سوانح۔ عظیم الشان

کارناموں، دینی و سیاسی خدمات جلیلہ، اخلاق و رکام اور عبدیت  
کے نام جھوٹے ہے۔ واقعات کے علاوہ اس دوسرے اکبر ابادی، سیاسی، فقہی

اوہ تاریخی بحث و سائل پر بڑی جامعیت اور تحقیق سے سیر جعل بحث  
کی گئی ہے۔ قیمت سات روپے۔ مجلد کنج آٹھ روپے دو مغلب مالی رائٹنگ توپے۔

**الفاروق** امیر المؤمنین خلیفہ شاہی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
کے حالات سوانح پر طالب شعبی کی یہ کتاب دنیا بھر  
میں مشہور ہے۔ قیمت مجلد چھ روپے۔

**حیات مسلمین** [مسلمانوں کی زندگی کیسی ہوئی چلیتے وہ کن  
مجلد کی قیمت ایک روپیہ بارہ آئے

**تعلیم الدین** [وہ کی علمیت شائع علمہ تہذیبات معلومات  
پرستش] مجلد ایک روپیہ بارہ آئے۔

**نشر الطیب** [سید الاسلام صاحبِ اللہ علیہ وسلم کی سیرت بڑی بڑی  
مجلدات کا جو ٹوپی قیمت تین روپے۔

**دعوات عبادت** [مولانا اشرف علی کے خدمواخدا کا مجموعہ  
حصہ مکمل ہو چکے ہیں۔ ہر حصہ مجلد اور ہر حصہ کی قیمت پانچ روپے۔

## عنوان دو فقرے

**ہشتی زور** [مولانا اشرف علی کی وہ شہروآفاق کتاب جو  
یوز مرہ کے تمام دنی میں سائیں کے علاوہ سیکڑوں  
معینہ مضامین پرستش ہے۔ ستم اول میں مجلد پندرہ روپے۔

قسم دم غیر مولیٰ مجلدات میں دلوں کیوں ہر فرنج ہے کہ  
قسم اول میں تو خاصہ پر طرزی کتبے حملے شیئے تھے ہیں اور قسم دوم  
میں عاشیہ نہیں ہے۔ اصل حضور دلوں کا ایک ہے۔

**دین کی بائیس** [اسلام ایمان عمل صالح ارکان اسلام اخلاق  
حقوق سیاست اور خوبیت دین کے طبقہ  
پر نہایت دلنشیں اور ایمان افزود گئی۔ بلاک کی حمدہ چھپائی  
قیمت پانچ روپے۔

**عظامہ الاسلام قسمی** [اسلام کے جملہ اصول حقائق کو سہل  
اگرچہ ہوئے لیکن ٹروں کے لئے بھی ایک بیوی مفید ہے کیونکہ  
نما اصولی حقائق سے بڑے بھی کم ہی باخبر ہیں۔ ڈھانی روپے (مجلد تین پیپری)

## ادبیات

**شناخت مسلمان** [حصا اول] [اشر مولانا ناصر عثمانی]  
[رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ  
مبارک اور اس کے بعد پہلی خلافت راشدہ کا قیام، علیحدہ اول کا

**الشہاب الشاق دارو**، ابادیات کے درمیں ایک مفید کتاب۔  
قیمت پانچ روپے

**کتاب التوحید** [مخدی کی نظریہ کتاب۔ قیمت مجلدین روپے۔  
مولانا فاطر عثمانی ادوبیں دیگر حضرات کے

**بعدت کیا ہے؟** [مضامین کا مجموعہ صحوہ شرک و بعدت اور  
توحد و منیت فرقہ ائمہ ازہر لا جواب نہیں کرتا ہے۔ مجلدین پیچے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیرہ خایا  
روز عظاہ بعدت کیا ہے؟ اس پر فصل و مدلل بحث۔

قیمت ایک روپیہ۔ (مجلد دیڑھ روپیہ)

**شہاد اعلیٰ شہید اور معاندین** [حضرت اکمل شہیہ پر  
اہل بعدت نے الزامات کا کافی شافعی

قیمت دیڑھ روپیہ (مجلد دو روپے)

**تصانیف شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ علیہ**

**حجۃ العدال بالغ** [چھیم کتاب معلوم و معارف کی کان ہے۔  
تسلیم اور دو ترجیح مع عربی متن دو جلدیں  
پرستش] قیمت مجلد میں روپیہ۔

**خیر شیر** [شاہ ولی اللہ علی شہور کتاب الخیر الکشیر  
کا اردو ترجمہ۔ قیمت مجلد سارہ تھیں روپے۔

**فیوض الرحمن** [شاہ ولی اللہ علی کے مشاہدات و تأثیرات۔  
قیمت مجلد دو روپے (مع اردو و عربی)

**سریق رسول** [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور ان کی  
خصوصیات، عادات امیال ایمان اور تسبیح و حسبي  
رشد اروں کی تحقیق و تفصیل۔ ترجمہ لیں اور عالم فہم۔ دل آئے۔

**تصانیف ولانا شرف غلی رحمۃ اللہ علیہ**

**صلاح الرسم** [مسلمانوں میں راجح شدہ رنگ برلنگی رکون  
کی شرعاً پوزش کیا ہے؟ اس کا تحقیقی جواب  
قیمت مجلد ایک روپیہ بارہ آئے

عوہنات پر حضرت شیخ عبدالغادیر جیلانیؒ کے مشہور و معروف مقالات کا مجموعہ جس میں مولانا عبد اللہ احمد ریاضی ابادی کا بسو طبع اعلانی مقالہ بھی شامل ہے۔ قیمت ڈھانی روپے۔

**حکایات صحابہ** [صحابہ موسیٰ اور عورتوں و فیروکو سبق آموز فتاویٰ افتعالات جن مطالعہ سے الحج تازہ اور سینہ کشادہ ہوتا ہے۔ قسم اول مجلدین ہے۔ قسم دوم سو اور روپے۔

**تحریک اخوان اسلمین** [اصغری شہرور اسلام پسند جماعت تحریک اخوان اسلمین "اخوان اسلمین" جس کے کئی رہنماؤں کو بچا سیاں و بڑی لگتی ہے۔ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب اور مفصل جواب مکالم کئی تحریک اخوان کے محمد شفیق کی یہ قابل اعتماد کتاب ملاحظہ فرمائیے جس کا ملیس اور دوسرے جو تحریک اخوان ملی نہ کیا ہے۔ (قیمت مجلدین روپے)

**عبد نبوی کے میدان جنگ** [مشہور محقق داکٹر محمد حمید اللہ رحمہ کتاب جو فرمائی اور درست گز ربانی ہی بھی بے شمار بھی۔ جیب کتاب پختہ نقشہ احمد شہزاد، احمد اور سید کارخی مقامات کے چوتھیں توڑو بھی ملک ہیں۔ قیمت تاریخ صوفیہ (مجلد دو روپے)

**اسوہ حسنہ** [مشہور مصلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر ایک کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اسیں بعض ایسیں غفید باقیں بلیکن جماں طور پر کتب سیرت میں نہیں ملتیں۔ سو اور روپے (مجلد سو ایک روپے)

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** [شامل میں عالم ہوں عکزوں قبائلی مسوانوں اور اعمالوں کے نام دربار کے مکونات و معاہدات رسالت کی خط و کتابت

اور معاہدات اختری تشریفات اور اصل خطوط کے ذکر بھی شامل ہیں۔ قیمت سو اور روپے۔

**حدیث و قرآن** [از مولانا استاد ابوالا علی مودودی) حدیث کا الفعل قرآن سے کیا ہے۔ دریں حدیث کو کیا حیثیت حاصل ہے۔ رسالت کی کہیں ہیں اور اسکے تلفظ کیا ہیں؟ اس طرح کے سوالات کے دلائیں اور دل جوابات یہ کتاب

اٹھا کب کو نکر عمل میں آیا۔ حکی اصول، معرفہ اور ایمان۔ تابعیت کی روشن صفاتیں زبان سعین ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت مجلدین روپے۔

**شعلہ طور** [مجموعہ کلام ایس المتریں جناب عزیز ابا بکرؑ کی قیمت پانچ روپے

**کلیات اقوال** [ڈاکٹر اقبال کے آرڈنکلام کا انتحاب۔ قیمت مجلد پانچ روپے

**فردوس** [ماہر القادری کی وجہ انگریز نظلوں کا ولپڑی مجموعہ۔ قیمت ساٹھی تین روپے

**دلوان غالب** [نقیس ایڈیشن جس میں غالب کی خوبی کا عکس، اون کی تصویر اور بعض ایسے اشعار شامل ہیں جو دوسرے ایڈیشنوں میں نہیں ہاتے جاتے۔ قیمت ساٹھی پانچ روپے قسم دو مطبوعہ تاج پیشی کریں۔ ساٹھی تین روپے۔

**اردو کے چاندیاں** [اردو کے تقریباً تمام بالمال شاعروں کا مجموعہ تذکرہ اور نمونہ کلام۔ قیمت مجلد ساٹھی تین روپے

## خلاف علم و فنون

**اصح اسر** [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تاریخی واقعات پر کتاب۔ مخفی تفصیل، مخفی مختصر اور دلچسپ علمی و تحقیقی کتاب۔ سیرۃ النبیؐ کی صحیح علل دستورات سوا اور دو میں کوئی کتاب بیرہ لسکپیے کی نہیں۔ مجلد دش روپے

**حصینین مترجم** [دعاؤں، مناجات، وظیفوں اور جامع حصینین میں مترجم، کلمات کا مشہور مجموعہ۔ مجلد اٹھ روپے

**مقدمہ ابن خلدون** [آنکھی ہے۔ مجلد پشتہ پندرہ روپے

**اساس عربی** [اعدہ کتاب۔ پانچ روپے (مجلد چھ روپے)

**سیر الصحابة** [سید شیرہ سوچا پڑھ کحالات جن سے عام طور پر سیر الصحابة لوگ واقف نہیں۔ قیمت مجلد پانچ روپے۔

**فتوح العیب** [ایمان اتفاقی، صبر، فقر، غیر و شر، جروقدار، مت و بدعت اور شریعت و طریقت وغیرے

خاں پنچ سی فقرہ نظر سے جھپٹی گئی ہے جو اپنے مفہود کا غصہ کے طور پر دیکھتے  
مصنفوں کی قیمت صرف بارہ تسلیم رکھتے ہیں۔

**مکاتیس سید سلیمان تدوینی** مجلہ سواتین روپے  
اسلام کی اخلاقی تعلیمات آن اسلامی تعلیمات کی  
لکھنؤلی میں تدوین کی تفصیل جو ہماری روزمرہ  
کی ضرورت کی جیشیت رکھتی ہیں۔ قیمت سوارد پر ہے۔

**اصیل اللغات** عربی اور دوسری علیم اشان کتاب  
المخنی، قاتوس، تاج العروس، نہایہ، سعی، الرب اور اسی پر  
کی دویگہ لغات کا پنجواہ۔ قیمت مجلہ سو لپڑے روپے۔

**کریم اللغات** عربی و فارسی کے جو محاورات اور الفاظ  
اردو میں رائج ہیں ان کی بہترین پادری دو شریح  
یونیٹ محمدہ اردو لغت اور بھجے میں بہت مدد ہی ہے۔ قیمت  
دو روپے (مجلہ ڈھانی روپے)

**کتاب الصلاوة** ناز، پرہام، احمد بن خبیل کی مشہور  
کتاب ترجیح کے ساتھ امام احمد احمدی کے  
اشواکیز حوالات بھی شامل کئے گئے ہیں۔ مجلہ دو روپہ روپیہ  
اسلام کیا ہے؟ مولانا متنلور نعیانی کی وہ مقبول کتاب جسے  
اسم اقلیں دو روپے آٹھ آنے۔

**آیین حج کیسے کریں؟** از مولانا متنلور نعیانی جسیسا کہ اس سے  
اطاہر ہے اس میں حج کی کوئی تفصیلات  
ہیں۔ قیمت مجلہ دو روپے۔

**سر اپنے رسول** محرابی کتاب میں آنکھوں کی کذالت  
دلائل سے سامنے لا یا گیا ہے۔ اُنہاں پیشنا کھانا پینا، سوچا جان  
پوتا مکران، معاملات، اخلاق، عادات، مرغوبات۔ غرض  
آنکھوں کا تمام کتاب میں سراپا الفاظ کی صورت پیش کی گئی ہے  
پیش نقطہ استاد ابوالاٹی مودودی کا ہے۔ قیمت صرف جو ڈنگے  
ابن زیارت الہ مت تصنیف۔ مجلہ دو روپہ روپیہ

**مہست قسم** ارشاد اصلیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نما مڈیشن  
صراط میم عمدہ کتابت طباعت۔ ڈھانی روپے (مجلہ دو روپہ)  
**تعلیمِ اسلام** دینی تعلیم پر پیرین کتاب۔ جھپٹی مکھی قیمت  
مکھل پر چار حصہ ایک روپے تھے لکھنؤلی لوگوں کی ایت ایت  
انشرکریت دوسری کتاب۔ جھپٹی مکھی قیمت  
تحقیقات کتاب۔ قیمت تین روپے۔

**حسن الصالوۃ** نمازو، حضور، نعم اور غسل کے فرائض و واجبات،  
سنن، مستحبات اور مفضلات و مکروہات کو  
نہایت دھنیعت سے درج کیا گیا ہے۔ صرف پانچ آنے  
غیر ملتوی مدلل شہادت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
رحمۃ اللعائیں و سطوت کا تبوث صفحات۔ تین آنے۔

**محکمات** قرآن کی بعض آیات اور ان کی تفسیروں پر علماء عبد اللہ  
العازی کا عالمانہ تصویر و محاکمہ۔ دو روپے بارہ آنے۔

**اردو کا مقدمہ** اردو کے بائی میں ادیبوں، شاعروں،  
علم غسل کی شہادتوں پر مبنی دیچپ، ڈرام، جو پر لطف ہونے کے  
ساتھ ساتھ اردو کے حق میں دستاویزی جیشیت رکھتا ہے۔ ایک روپہ  
حقیقت جماعت اسلامی پر کئے گئے بعض اعراضات پر

**مولانا مودودی اور اصنوف** مولانا شیخ  
احمد کا ایک  
معززہ الاراء بہر طبقاً کتابی مکھل پیش کرکے "تعارف ما پر لفڑی  
کے پیش لفڑی" اور مولانا عاصم عثمانی کے مقدمے سے مرتیز ہے  
قیمت دو روپہ روپیہ

**کل کاش صحن** اب بھی مل سکتا ہے  
ایمان ہم کے مسئلہ  
پر تفصیلی تحقیقات بحث مذروا نیاز، فاتحہ و غرس اور سایع موثق وغیرہ  
کا جائزہ وغیرہ لکھ۔  
اسی میں مولانا شیخ احمد کا شہود مقالہ مولانا مودودی اور

# عربوں کی گذشتہ تجارت انگلستان کی صنعت و حرف

اس کے پڑھنے سے پڑھتا ہے کہ ان دونوں ملکوں نے تجارت کی بدولت کس طرح اور کتنی ترقی کی۔ قیمت صرف آئندے۔

**اشاعت اسلام** دناییں آئی جلوساً ملک کس طرح پھیلا؛  
بیں اور اس کا جواب کیا ہے؟ یہ سب کچھ ملکوں دلائل کیا ہے؟  
اس میں ملی گا۔ کاغذ طباعت اکتابت سب عده۔ قیمت جنم روپے  
**اردو ہندی لغت** معاشرتی، صنعتی اور تجارتی،  
اجاری اعدالتی اور دفتری غرضی کہ تم کے مقفرہ الفاظوں کے  
ساتھ ساتھ مرکب لفظوں کی بھی ہندی دیدی کمی ہے۔ ہندی  
سیکھوالوں کے لئے ایک اچھی چیز ہے۔ صفات علا۔  
قیمت مجلد مع گروپ ش سائٹ ہے میں روپے۔

**دین و شریعت** بہت مفہود مبسوط مباحثہ پر کش  
ہے۔ قیمت مجلد ہیں روپے (اپ کی تین اور کتابیں بھی ہم سے  
مل سکتی ہیں) (۱) اسلام کیا ہے اصلہ شدھا پیر خیں۔ ڈھانی روپے  
(۲) اپ کیچھ کیسے کرن۔ مجلد دو روپے (۳) معارف الحدیث  
حضرت اول مجلد سوا پانچ روپے۔ حضرت دوم مجلد سائیٹ پانچ روپے  
ہندوستان کی ہمیں اسلامی تحریک

مسعود عالم ندوی کی شہرہ آفاق کتاب حضرت مسیح شہید کھلیق  
بیوی تحریک اور ان کے کارناموں پر تصریح و تقدیم اخیروں کی  
غلظیوں کی شاندیہ اور تردید و غیرہ۔ ڈھانی روپے۔  
**تاریخ عالم** حضرت آدم سے یکر رسول اللہ کے تسلیم ایسا  
تاریخ اسلام و دیگر اقوام عالم کی تاریخ پیدائش ووفات و دلائل  
حکماً اور ریاستوں کی تاریخ۔ مجلد سائیٹ پانچ روپے۔

تفوٰف "بھی شامل ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپے۔  
نووف: تہباہی ملکا نہ ہو تو منی آرڈر سے ایک روپیہ سارہ لئے  
بھجو یکجہے۔ وی پی طلب کریں گے تو دو روپے دو اسے خرچ  
ہو جائیں گے۔

**بتدیلوں کی تجویہ** قرآن پڑھنے اور پڑھنے والوں کے  
لئے بہترین ہے۔ تجوید کے بہترین  
طریقہ آسان زبان میں ہی کہتے ہیں۔ صرف بارہ آنے  
دریں گا رسول کے دو طالب علم جلیل الفتنہ

صحابی حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبد اللہ بن سعید۔  
ان دونوں کے تصریح میں مستند حالات اور سوچ طرز تحریر  
بے حد دلکش ہے۔ کتابت و طباعت اچھی قیمت ایک روپیہ  
**رورواقض** (اردو) ایک دلچسپ مناظر اور  
کایاں نہ ہیں، اس پر حضرت محمد الف ثانی کا خود نوشتہ  
رسالہ عرف آخر ثابت ہوا۔ جو اب اور دو میں ترجیبہ ہو کر  
چھپا ہے۔ قیمت صرف ایک روپے۔

**احکام القمار** حسین تجویہ کی تعریف اسکے اقسام اور  
احکام حدیث و قرآن سے پیش کئے گئے ہیں  
مستند علمی فرضی فرضی صاحبے قلم سے۔ قیمت صرف چار آنے  
**توحش الاعظم** یعنی حضرت شیخ احمد القادر جیلانی کے تصریح میں  
توحش الاعظم نہیں۔ قیمت صرف چار آنے۔

جلال الدلیل بصار اردو ترجمہ نور الانوار  
شہر المنساں

یہ ترجمہ صدر سے مکایہ ہے۔ اسکے جلدیں نہیں گئے ہیں۔  
ضورت منہ تصریحات فوری توجہ دیں۔ دو جلدیں میں مکمل ہے۔  
غیر مخلد کی قیمت بارہ روپے اور مخلد کی سول روپے۔

**خلافتے راسدین** (از مولانا عبد الشکور رحمہ  
کی تحریت پر بے نظر کتاب ہے۔ قیمت ڈھانی روپے۔

## اصحول قصیر

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے ایک  
قیمتی رسالہ کا سلیس اور دو ترجمہ  
مع خواشی مفیدہ۔ قیمت ایک روپیہ۔

## تلاش راہ حق

ایک طالب حق کے جواب میں مولانا  
ستید سلمان ندوی، مولانا شرفعلی  
حسانوی، مولانا مناظر حسن گیلانی، مولانا محمد عظیم خاں  
مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور میراں طفیل احمد کے خطوط  
قیمت مجلد رونے دو روپیے

## اسلام کی اخلاقی تعلیمات

آج کی نشرتہ اور  
دلکش زبان میں  
تعلیمات اسلامی کی تفصیل جن کی بہتران کو ہر وقت ضرور سمجھے  
قیمت سوار روپیہ

## دین کی یامیں

از مولانا جسٹنگی صاحب۔ جس میں  
اسلامی جہادات، نیادی حقوق، اخلاق،  
سماںیات، حقوق اور ذکر ارشد دغیرہ کو ایمان اور  
اندازیں میان کیا گیا ہے۔ تفصیل لکھائی چھپائی۔  
قیمت پونے دو روپیے

## رسول اللہ کے ارشادات و خطبات

بریت طبیہ  
اور حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ضروری ارشادات و تعلیمات  
کا خلاصہ۔

احادیث کی ایمان افراد تشریفات  
بھی مجبل دو روپیے آٹھ آنے

## آپ کے تعاون کا مستحق

## ملکبہ سنجی دلوپند

(یو۔ پی)

## الغزالی

شہرو آفاق عالم راجحہ ای رحمۃ اللہ علیہ پرمولانا  
شیخ شعراوی کی محققہ تصنیف، نایاب ہے۔ دو روپیے  
از علام عبد القادر عودہ  
اسلام اور انسانی قانون شیخی ایک تفسیر کتاب  
ترجمہ سلیس ہے۔ قیمت صرف بندہ آنے۔

## سدید باب ذرعیہ

علام ابریفتم کا ایک عجیب صحنون جسمیں  
مشائون کے ذریعہ تیار کیا گیا ہے کہ اللہ  
تعالیٰ جب کسی نے کو ہرام کرتا ہے تو اس نک پہنچنے والے تمام  
وسائل و ذرائع کو بھی منوع کر دیتا ہے۔ قیمت دس آنے۔

## تفصیل الحسن

بسم اللہ الرحمن الرحيم ارشاد اکابرین  
کی آراء کا خلاصہ بھی دیا گیا ہے۔ ہر یہ دو روپیے۔

## تختہ اتنا عشرہ بردار

از حضرت شاہ عبدالعزیز قزوینی  
پیر لاش و قابویج ناہب شیخہ۔ اُن کی مختلف شاخیں، اُن کے  
اسلاف علماء اور کتب کا بیان۔ اُلومیت انیوتوں، امامت اور  
تعادہ کے بائے میں اُن کے عقائد۔ اُن کے مختلف مسائل فقہیہ۔

## صحابہ کریم ازدواج مطہرات اور اہل بیت کے حق میں اُن کے

اقوال و افعال اور مظاہن۔ مکاہیہ شیعی کی تفصیل۔ اسکا وہ ای  
تھبیات اور حکومات کا بیان۔ قیمت مجلد مع حسین ڈیٹکر بارہ  
نحوں نبوت کامل ہر حصہ

حضرت مولانا منصف، حضرت مولانا منقی  
محب شفیع صاحب

جس میں ایک اسوے زائد آیات قرآنی اور دو سو مل حاویہ

رسول اور ارجائی امت اور سیکڑوں اقوال صحابہ و تابعین و  
امم زادین سے مسئلہ ختم نبوت کے برپا ہوئے کو وہیجی کیا گیا ہے اور

شہباد کے خاتمی جو ایات دینی ہیں۔ قیمت مجلد مدد شکر مجتبی  
سیرہ عمران عبدالعزیز

اس میں الفضلہ سنتی کی  
حیثیت کی خلافت سے علمائے پانچوں خلافت راشد

سے تعبیر کیا ہے

قیمت مجلد تین روپیے

آئٹھ تو سال پہلے

لی ایک عظیم تاریخ جو کو کا دت  
فرستے ہے جو پر نہیں حالت  
وقتیات اور اطاعت حکایات پر  
مشتمل ہے، تمام دید ہے

طلفت اعلم پیغمبر

ترجمہ اردو

كتاب الذاكرا

مُؤلَّفَه: شَهْرَه آفَاقِ مُحَدِّثٍ وَفِيقِهٍ، اَوْيَنْ خَطِيبٍ عَالَامَه اَيْنَ الْجُوزِيِّ بَغْدَادِيِّ

اس کتاب کے صفتِ تحقیقیِ حمدی بجھی کے طبیلِ اللہ محدث فیضہ علامہ امام ابن الجوزی بددادی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کے بلند علمی مقام اور تجزیہ و تفہیمے دینی ملکی طلاقے بخوبی اتفاق ہیں۔ آپکے تعارف میں عام و انتاسی بتانا کافی ہو گا کہ آپکے ہاتھ پر بسیز سیرہ و دنصاری نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیاد آدمیوں نے توہیکی۔ حدیث سے متعلق آپکے حسن تعلق اور شذخ فک کا نہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ جن قلعوں سے آپ احادیث صحیحے تھے ان کے ترازوں مخفوظ رکھتے تھے۔ آپ پیغمبر دبایی کیسر میں رست کاپاں ان ہی تراشوں سے گرم کیا جائے۔ جنچاچو ایسا ہی کیا گیا اور تراشوں کا ایک ذخیرہ پھر گئی باقی نہیں گی۔ اے عالی مقامِ صدقہ! ای تاصدیق! جس قدر اعلیٰ وارث ہو سکتی ہیں ظاہر سے جنکش علم ہم سن آپکی تیس سو چالیس تصانیفیں مجددات کیں تھیں اور جو جرأتیں اے عالی مقامِ صدقہ!

## ۱۰۰ اس کتاب میں

سات شواہیے قسم و طائف نہ کوئی جس تین ہر یک دکاوت یا حاضر ہو ای باختہ رسی یا انشودہ مراج یا ایسے جی کسی کارناٹ عقل و فرشت کا آئندہ  
ہے۔ یہ کتاب تین ایک پڑھنے ہے جن درج دفترست کے فتنے دل و مناقب و فہم دکاوتی طبلات کے علاوہ انبار، صحابہ، علماء و مشائخ، مفتیان  
و ادب، عباد و زبان، روساد و خربہ، عوام و خواص غرض سب بی و تعلق دیکھنے پڑھنے ہیں۔ یادشاہیوں، وزیریوں، شیروں حتیٰ کہ چوپانوں تکی دکاوت کے طالبات  
و پذیریں لہذا میں بیان کرنے گے ہیں۔ اصل کتاب عربی میں اور عبارات نہایت دقیق تھیں۔ فاضل ترجم حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب  
تاذم العلوم دیوبند نے بڑی محنت و جانشنبی سے اس اوقیان کتاب کو تصرف ارادہ لاس پہنچا بلکہ بہت سختی اضافے جسی کے۔ بات کو سمجھنے کے لئے  
عربی حکاہوں کی توضیح اور تاریخی واقعیات کی تضادی و خلافت کے علاوہ جہاں اختصار کے باعث طلب بھجنے مشکل تھاہ بیان عمارت، شعادی ای جی بن  
دکاوتیں میں کوئی خاص نکتہ دیا چیز پاہما تھا تو سنیں۔ اسکی طرف اشارہ کر دیا گیا، وہی وہ خبر و غرض افادتیں گئیں جو دل کو اشنیں جھوڈیں گی جو حضرت مولانا  
فارسی محمد طیب صاحب ہم دیار الحرم دیوبند نے اس کا پیش لفظ تحریر فرمایا ہے۔ ہم ناظرین سے اس کتاب کے مطابعکی پڑھ دیجیں کرتے ہیں۔  
ضخی مرتضیٰ، حازر شنگی اسی صفحات۔ **عیجمت** ہے۔ مجتمد سعی خوشناگ دیوبند صرف پانچ روپے (ریم)

ہر قسم کی عربی فلسفی اور دوکت بیز قاعدے پائے } مکتبہِ تحریک دیوبند ضلع سہارانپور یوپی

رُورِ نَجَفٍ شَهْرِ دُمَرِ دُنْدُبِ سَرِيرِ  
جو تقریباً سول ساتے اپنی صدماء بجا دریکا

ایک دل پلان روپے آوٹا تو لوتے میں پے  
ڈاک تریخ  
تیار کیا ہوا جس میں  
صحیح موئی اور دیکھ  
بھی ہمیشہ سے استعمال کرتے رہتے  
کیونکہ یہ آخری عمر تک حکما و فقائیم رکھتا اور  
مرض کے حملوں سے بچاتا ہے  
سیال میں  
یہ دن بھنگ کے  
بخاری لسی مرض کے  
مخصوص طریقے  
دھات کے پاندار  
خوبیں

## DURR.E.NAJAF

- دھنے جالا روندا پر بال سرخی، اور سمجھیں دکھنے میں مفید ہے۔
- آنکھوں کے آگے تاسے اڑتے ہوں یا مینائی گئوں ہو تو جا رہی ہوں یا آنکھیں تمکاوت محسوس کری ہوں تو اسے استعمال فرمائیے۔
- ضروری ہی ایات ساتھ بھیجی جاتی ہیں۔

جن حضرات نے تجربہ کے بعد تعریفی تحریر میں مرحمت فرمائیں انہیں سے چند کے ایسا گرامی

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدفون رحیم حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحیم - مولانا قاری محمد طیب صاحب تتمہ دار العلوم دیوبندی - مولانا اشتیاق احمد صاحب اسٹاڈرال العلوم دیوبندی - حضرت مولانا مطلوب الرحمن صاحب عثمانی مولانا مفتی عقیق الرحمن صاحب (ندوۃ المصنفین می) - ڈاکٹر ظفر یار خاں ستاپیق مدرسی سرجن - حکیم کتبیالال صاحب دیوبندی پور - ڈاکٹر انعام الحکیم صاحب ایں ایم ایم ایس ہمیوپیٹیک - ساہبو جو السرن صاحب رمیس اعظم مراد آباد جناب مسیار شکی ایڈیٹر اسلامی میں دیوبند

ہندستان کاپتہ دارالقیض حسینی - دیوبند - صنیلخ سہارنپور - (یو - پی) انڈیا  
پاکستان کاپتہ عثمان غنی - کرانہ مریضت ۲۲۸ مینا بازار پیر الہی بخش کالونی - کراچی پاکستان